ن و
٥٦

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی

قصیدہ اطیب النغم

مع اردو

پیر محمد کرم شاہ الازہری

1008

Marfat.com

1008

قصیدہ اطیب النغم

مصنّفہ

حضرت شاہ ولی اللہ
محدّث دہلوی ؒ

ترجمہ اُردو

پیر محمد کرم شاہ الازہری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ گنج بخش روڈ ۰ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

58744

نام کتاب	قصیدہ اطیب النغم
مصنف	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
مترجم	پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری
کتابت	میاں عبید اللہ
صفحات	۲۲۲
تاریخ اشاعت	مارچ ۱۹۸۵ء
تعداد اشاعت	گیارہ سو
بار	اوّل
طابع	کارواں پریس لاہور
ناشر	ضیاالقرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ۲
ہدیہ	۳۰ روپیہ

Marfat.com

1008

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

Marfat.com

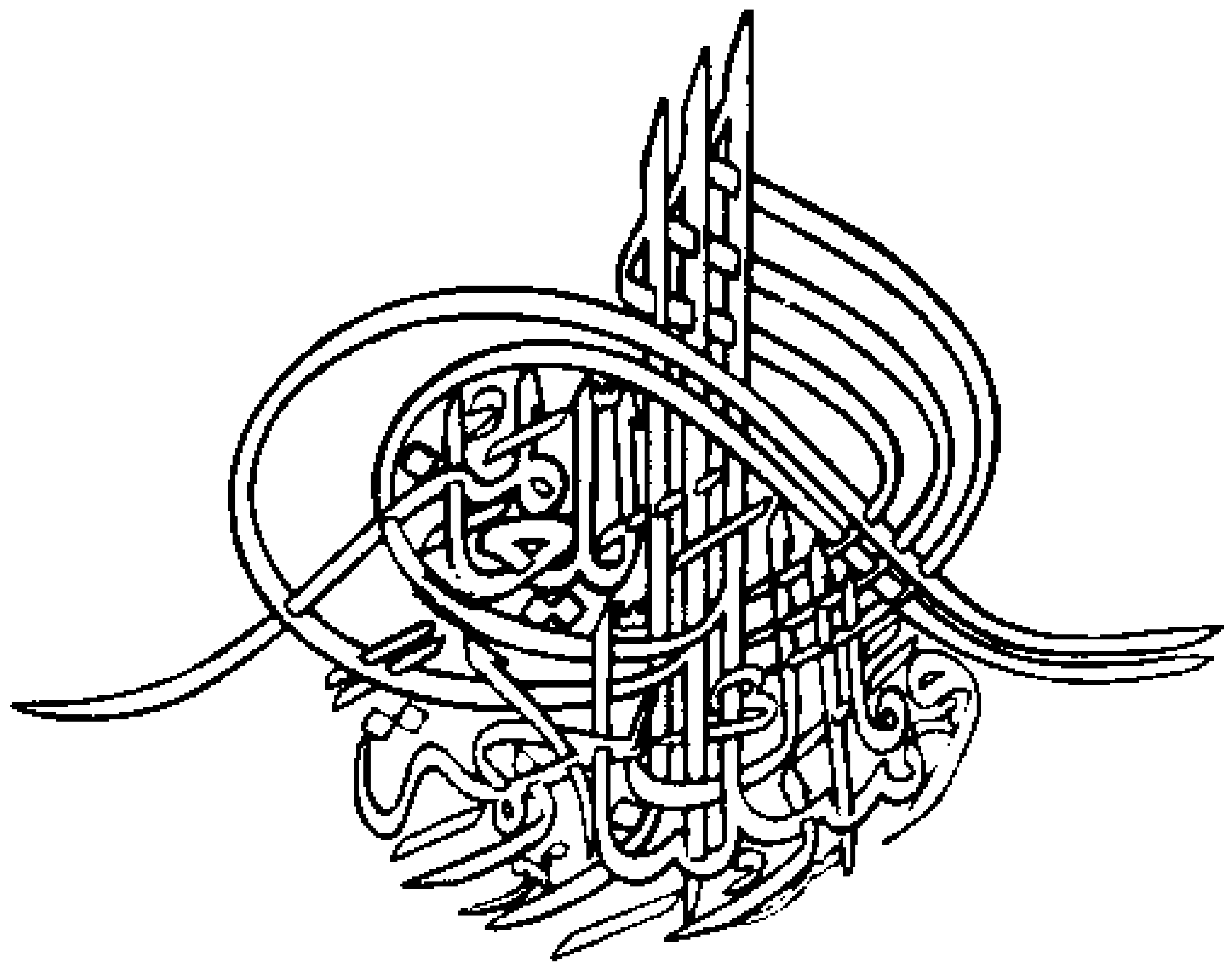

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذخیرہ ... لاہور پاکستان

مقدمہ

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونومن بہٖ ونتوکل علیہ۔ ونصلی و نسلم علی افضل من طاب بہ النجار و سمٰی بہ الفخار و استنارت بنور جبینہ الاقمار وتضاءلت عند جودہ یمینہ الغمائم والبحار سیدنا و نبینا محمد و علی اٰلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار ما شجعت فی ایکہا الاطیار۔

امّا بعد:

Marfat.com

امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و احسان رہا ہے کہ جب کبھی اس پر ادبار و انحطاط کا دور آیا قدرت الٰہی نے اسے کسی ایسی دلنواز شخصیت سے سرفراز فرما دیا جو اس کے مطلع حیات پر چودھویں کا چاند بن کر چمکی اور اپنی ضوفشانیوں سے محرومیوں مایوسیوں اور ہر قسم کی ظلمتوں کو کافور کر دیا۔ جب بھی سفینۂ ملت کسی گرداب میں پھنسا تو اسے کوئی ایسا جوانمرد ناخدا مرحمت فرما دیا جس نے اسے خطرناک گردابوں سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا دیا۔

انھیں مسعود و ارجمند ہستیوں کی فہرست میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی چمکتا دمکتا نظر آتا ہے۔ آپ نے سیاسی زوال و انحطاط کے دور میں ہندوستان کی غیر مسلم اکثریت میں گھری ہوئی ملت مسلمہ کو نیست و نابود ہونے سے بچا لیا۔ ان کے گرتے ہوئے حوصلوں کو سنبھالا دیا۔ ان کے فرسودہ افکار و نظریات کو حیات نو ارزانی فرمائی ان کی زنگ آلودہ قوت کو صیقل کیا اور انھیں اس قابل کر دیا کہ وہ پھر کارزار حیات میں باطل کو للکار سکیں۔ حضرت شاہ صاحب کا وجود مسعود اللہ تعالیٰ کی ایک گراں بہا نعمت ہے لیکن اس نعمت کی گراں قدری کا صحیح اندازہ اس وقت لگایا جا سکتا ہے جب ہم ان سیاسی معاشرتی، معاشی حالات کا جائزہ لیں جو اس ہندوستان میں رونما ہو چکے تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۴ شوال ۱۱۱۴ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۷۰۳ء بروز چہارشنبہ بوقت طلوع آفتاب ہوئی آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے تیس ۳۰ واسطوں سے حضرت فاروق اعظم تک اور والدہ کی طرف سے امام موسیٰ کاظم تک، رضی اللہ عنہما، پہنچتا ہے۔ اپنے نام کے بارے میں حضرت شاہ صاحب

Marfat.com

"انفاس العارفین" میں رقم طراز ہیں:

"میرے والد ماجد، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کی مزار مبارک کی زیارت کو گئے۔ حضرت بختیار کاکی نے لڑکے کی بشارت دی اور فرمایا اس کا نام قطب الدین رکھنا۔ میں پیدا ہوا تو والد ماجد یہ نام رکھنا بھول گئے۔ بعد میں یاد آنے پر قطب الدین نام رکھا۔"

آپ کا وصال ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۱۷۶ھ مطابق ۲۰ اگست سنہ ۱۷۶۲ء بوقت ظہر اکسٹھ سال چار ماہ کی عمر میں ہوا۔ دہلی کی شہر پناہ سے باہر بجانب جنوب ترکمان دروازہ کی طرف آپ کا مزار شریف ہے۔

اس عرصہ میں جو بادشاہ دہلی کے تخت پر متمکن ہوئے ان کے نام مع مدت حکومت درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام بادشاہ	تاریخ آغاز	مدت حکومت
۱۔	عالمگیر محی الدین محمد اورنگ زیب	یکم ذی القعدہ ۱۰۶۸ھ ۳۰ جولائی ۱۶۵۸ء	
۲۔	شاہ عالم اول بہادر قطب الدین محمد	۲۸ ذی القعدہ ۱۱۱۸ھ ۳ مارچ ۱۷۰۷ء	چند ماہ
۳۔	جہاندار شاہ معز الدین	۱۹ محرم ۱۱۲۴ھ ۲۸ فروری ۱۷۱۲ء	گیارہ ماہ چند دن
۴۔	فرخ سیر معین الدین احمد	۲۳ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ ۹ جون ۱۷۱۳ء	چھ سال چند ماہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام بادشاہ	تاریخ آغاز	مدت حکومت
۵	رفیع الدرجات شمس الدین محمد ابوالبرکات	۸ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ ۲۸ فروری ۱۷۱۹ء	تقریباً پانچ ماہ
۶	شاہجہان ثانی شمس الدین محمد رفیع الدولہ	۱۹ رجب ۱۱۳۱ھ ۷ جون ۱۷۱۹ء	تقریباً چار ماہ
۷	محمد شاہ روشن اختر، ناصر الدین	۲۵ ذی قعدہ ۱۱۳۱ھ ۹ اکتوبر ۱۷۱۹ء	تقریباً تیس سال
۸	احمد شاہ بہادر مجاہد الدین	۲۷ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ ۲۷ اپریل ۱۷۴۸ء	تقریباً چھ سال
۹	عالمگیر ثانی عز الدین محمد	۲ شعبان ۱۱۶۷ھ ۵ جون ۱۷۵۴ء	تقریباً چھ سال
۱۰	شاہجہان ثالث	۲۰ ربیع الثانی ۱۱۷۴ھ ۳۰ نومبر ۱۷۵۹ء	چودہ دن
۱۱	شاہ عالم ثانی جلال الدین محمد	۴ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ ۲۵ دسمبر ۱۷۵۹ء تا ۱۸۰۶ء	

حضرت شاہ صاحب کی عمر اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے وقت تقریباً چار سال تھی اور شاہ عالم ثانی کی حکومت کے ابھی اڑھائی سال گزرے تھے کہ آپ نے اس عالم فانی کو الوداع کہا اور راہیٔ ملک بقا ہوتے۔

Marfat.com

سلاطین کی مندرجہ بالا جدول کو دیکھنے کے بعد انسان بآسانی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی بااختیار نہ تھا۔ محمد شاہ کے بغیر جتنے بھی بادشاہ گزرے ہیں ان کو اطمینان سے حکومت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان میں سے بیشتر یا تو قید ہوئے یا تہ تیغ کر دیئے گئے۔ جہاندار شاہ قتل ہوا۔ فرخ سیر کو اندھا کر کے قید کیا گیا پھر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ رفیع الدرجات چار ماہ بھی حکومت نہ کر سکا کہ مر گیا۔ رفیع الدولہ کی تخت نشینی کی مدت بھی چار ماہ سے زائد نہ تھی۔ احمد شاہ کو اندھا کر دیا گیا، پھر قید کر دیا گیا۔ اور عالمگیر ثانی کو قتل کیا گیا۔

قلیل عرصہ میں گیارہ بادشاہوں کا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تخت نشین ہونا اور عبرتناک انجام کو پہنچنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مملکت مغلیہ پر نزع کا عالم طاری تھا۔ بادشاہ کی اپنی کوئی حیثیت نہ تھی، درباری امراء کے ہاتھ میں وہ مٹی کا ایک کھلونا تھا۔ وہ جب چاہتے اس کو زمین پر پٹخ کر ریزہ ریزہ کر دیتے۔ جب سیاسی افراتفری کا یہ عالم ہو تو قوم کے اخلاقی زوال اور معاشی تباہ حالی کے بارے میں کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

کمزور طبع اور عیش پسند بادشاہوں کی وجہ سے ملک بھر میں طوائف الملوکی کی وبا پھوٹ نکلی۔ جہاں کسی طالع آزما کا حالات نے ساتھ دیا اس نے اپنی آزاد مملکت کا اعلان کر دیا۔ بنگال اور بہار کے دور افتادہ صوبوں پر علی وردی خان نے قبضہ کر لیا۔ اودھ پر برہان الملک اور صفدر جنگ قابض ہو گئے۔ روہیل کھنڈ اور دوآبہ میں روہیلوں اور بنگشوں نے اپنی خود مختاری کا پرچم لہرا دیا۔ دکن میں نظام الملک نے اپنی آزاد حکومت قائم کر لی مسلمان صوبیداروں کی خود غرضی اور عاقبت نااندیشی کے باعث غیر مسلم

Marfat.com

طاقتیں بھی سر اٹھانے لگیں۔ انھوں نے بھی دہلی کی حکومت کی اطاعت کا قلادہ گردنوں سے اتار پھینکا۔ مرہٹے، جاٹ اور سکھ جنگجو قومیں تھیں انھوں نے مسلمان آبادیوں پر شب خون مارنے شروع کر دیئے اور جہاں جہاں ان کا بس چلا اپنی آزاد مملکتیں قائم کر لیں۔ داخلی انتشار کے باعث بیرونِ ملک سے بھی کئی مہم جو اشخاص نے ہندوستان کو برسہا برس تک خوان یغما بنائے رکھا۔ نادر شاہ ایرانی، احمد شاہ ابدالی کے حملے، بنگال میں انگریزوں کی پیش قدمی اور پلاسی کے میدان جنگ میں جعفر کی غداری سے سراج الدولہ کی شکست اسی دور کے واقعات ہیں۔

اسی پس منظر میں حضرت شاہ ولی اللہ کی شخصیت اور ان کے تاریخ ساز کارنامے نمایاں ہوتے ہیں۔

شہاب الدین غوری جو پہلے مسلم فاتح تھے جنھوں نے ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ ان کے دور سے لے کر لودھی خاندان تک تمام حکمران خانوادے سنّی اور حنفی تھے۔ لیکن دوسرے مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کو شیر شاہ سوری نے شکست دے کر ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو اس نے ایران میں جا کر پناہ لی۔ اور کچھ عرصہ بعد ایرانی بادشاہ کی مدد سے اپنا کھویا ہوا تاج و تخت واپس لیا۔ اس وقت سے دربار شاہی میں ایرانی عنصر جو شیعہ تھا، دخیل ہو گیا یوں تورانی امراء جو سنی تھے اور ایرانی امراء جو شیعہ تھے ان میں باہمی رقابت کا آغاز ہوا۔ جب تک دور اندیش اور اولوالعزم مغل سلاطین تخت حکومت پر متمکن رہے انھوں نے کوئی ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دی۔ جس میں یہ خلفشار اور کشمکش مملکت کی سالمیت کے لیے نقصان کا باعث ہو لیکن جب کمزور اور عیاش شہزادے تاج شاہی پہن کر تخت طاؤس پر

Marfat.com

بیٹھے اس وقت سے اس آویزش نے خطرناک صورت حال اختیار کرلی اور امراء دربار کا جو گروہ غالب آتا۔ وہ اپنے پسند کے شہزادے کو تخت شاہی پر بٹھا دیتا اور پہلے بادشاہ کو قتل کر دیتا یا اس کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر کر اندھا کر دیتا اور قید خانہ کی کسی کوٹھڑی میں اسے بند کر دیتا۔

'جادو ناتھ سرکار' جو ہندوستان کا قابلِ اعتماد مورخ ہے لکھتا ہے:

"آخری مغلیہ دور کی تاریخ انھیں دو گروہوں کی جنگ و جدال کی تاریخ ہے"

سادات بار نے جو شیعہ تھے اپنے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے مرہٹہ جیسی اسلام دشمن طاقت کے ساتھ معاہدہ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہ کی۔ جنوبی ہند میں سیواجی کی سرکردگی میں مرہٹوں کی تاریخ ایک طوفان بن کر ابھری۔ لیکن عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی اولوالعزمی نے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد پھر انھوں نے ہلڑبازی شروع کی اور دہلی کے گرد و نواح تک بڑھتے چلے آئے ۱۷۵۷ء میں انھوں نے جاٹوں کی مدد سے دہلی پر حملہ کیا اور مرہٹوں نے اپریل ۱۷۵۸ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا۔ ۹ رذی الحجہ ۱۱۷۳ھ مطابق ۳ راگست ۱۷۶۰ء کو مرہٹوں کے سپہ سالار "بھاؤ" نے لال قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ اور شاہی حرم سرا کے ساتھ تمام کارخانے ان کے تصرف میں آگئے۔ اگر ۱۴ رجنوری ۱۷۶۱ء کو احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کا خاتمہ نہ کر دیا ہوتا تو یقیناً مغلوں کا تخت طاؤس کسی مرہٹہ بادشاہ کے قدموں میں ہوتا۔ احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کے میدان میں دو لاکھ مرہٹوں کو تہ تیغ کیا۔ اسی جنگ میں ان کا سپہ سالار 'بھاؤ' اور ان کا متوقع تاجدار 'بسواس راؤ' بھی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ ہندوستان کے شمال مغرب میں سکھوں نے

Marfat.com

اودھم مچا رکھا تھا جہاں جہاں ان کا تسلط قائم ہوتا وہاں مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑتی ان کے مقبوضہ علاقوں میں کسی مسلمان کو اجازت نہ تھی کہ وہ بلند آواز سے آذان دے سکے، انھوں نے مسجدوں کی حرمت و تقدس کو بھی پامال کر دیا تھا مسجدوں میں گرنتھ پڑھا جاتا اور مسجد کو مست گڑھ کہا جاتا۔ اسی طرح جاٹ قوم جو دہلی اور آگرہ کے درمیانی علاقہ میں آباد تھی اس نے اس علاقہ کا امن و سکون برباد کر دیا تھا۔ اب دہلی سے آگرہ جانے والی شاہراہ ان کے قبضہ میں تھی جس قافلہ کو چاہتے لوٹ لیتے اور جس قافلہ کو چاہتے منزل کی طرف بڑھنے سے روک دیتے دہلی کے بادشاہ میں یہ دم خم نہ تھا کہ وہ ان سے بازپرس کر سکے۔

نادر شاہ کا حملہ

سید برادران کے خاتمہ کے بعد ایرانی گروہ کی طاقت کمزور پڑ گئی اس لیے انھوں نے نادر شاہ کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ نادر شاہ، محمد شاہی عہد میں ۹ ذی الحجہ کو دہلی میں داخل ہوا۔ دوسرے دن عید الاضحیٰ کے خطبے میں محمد شاہ کے نام کے ساتھ نادر شاہ کا نام آتے ہی شہر میں کہرام مچ گیا۔ شہریوں نے نادر شاہ کے سپاہیوں کے ساتھ بدسلوکی کی۔ اس طرح نادر شاہ کو قتل عام اور غارت گری کا موقع مل گیا عید قربان کے تیسرے یا چوتھے روز اس نے قتل عام کا چنگیزی طریقہ اختیار کیا۔ آٹھ نو گھنٹے قتل عام جاری رہا۔ جس میں کم از کم تیس ہزار اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ آدمی مارے گئے لوٹ مار کا سلسلہ تو کئی ہفتوں تک جاری رہا۔

شاہ صاحب کے عہد میں سیاسی ابتری کا نقشہ آپ نے ملاحظہ فرمایا جس

Marfat.com

ملک میں سیاسی استحکام مفقود ہوتا ہے معاشی بدحالی اور اخلاقی انحطاط خود بخود رونما ہو جاتا ہے عام رعایا کا تو کیا کہنا شاہی مطبخ میں بھی تین تین روز تک آگ نہیں جلتی تھی۔

حضرت شاہ صاحب نے ان ناگفتہ بہ حالات میں ایک بے بس اور خاموش تماشائی کی طرح زندگی بسر نہیں کی بلکہ ہر محاذ پر اپنی خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دادِ شجاعت دی۔ سیاسی حالات پر قابو پانے کے لیے انھوں نے عیاش بادشاہوں، اخلاق باختہ امراء اور ضمیر فروش رؤساء کو خوابِ غفلت سے جھنجھوڑا اور انھیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف بڑی سختی سے متوجہ کیا انھوں نے تمام ایسے افراد سے رابطہ قائم کیا جو ملک کو سیاسی تباہی سے بچانے کے لیے معاون ثابت ہو سکتے تھے۔ جب مرہٹوں کی زیادتیاں انتہا کو پہنچ گئیں اور آپ کی دوربین نگاہ نے بھانپ لیا کہ ہندوستان میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جو اس طوفانِ بدتمیزی کا رخ موڑ سکے تو آپ نے احمد شاہ ابدالی والیٔ افغانستان سے خط و کتابت شروع کی اور اس کو آمادہ کیا کہ وہ آگے بڑھے اور امتِ مسلمہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو غرق ہونے سے بچائے۔ آپ کی حوصلہ افزائی اور ترغیب پر ہی اس نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو فیصلہ کن شکست دی۔ اگر آپ اس کو ترغیب نہ دیتے اور اس کی حوصلہ افزائی نہ کرتے اور ابدالی میدان میں نہ آتا تو معلوم نہیں ان سفاک اور درندہ صفت مرہٹوں کے ہاتھوں امتِ مسلمہ کا کیا حشر ہوتا۔

آپ نے قوم کی اخلاقی اصلاح کے لیے بھی اپنے علم و فضل کو بڑی سلیقہ شعاری سے استعمال کیا علماء، صوفیاء، رؤساء، اہلِ صنعت و حرفت، تجار، زمینداروں کو بڑی شدت

Marfat.com

سے ان کی خامیوں کی طرف متوجہ کیا۔ ہندوستان میں اس وقت آپ کی ہی منفرد شخصیت تھی جو شاہانِ وقت کے غرور و نخوت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سچی بات کہہ سکتی تھی۔

ان گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود فقر و درویشی سے ان کا تعلق پوری شان و شوکت سے قائم رہا۔ اپنی کثیر التعداد تصنیفات میں انھوں نے صوفیاء کرام کی صحیح تعلیمات کو یوں نکھار کر پیش کیا کہ شکوک و شبہات کی گرد چھٹ گئی اور حقیقت کا رُخ زیبا اپنی جملہ رعنائیوں کے ساتھ پھر دلوں کو موہنے لگا۔

آپ نے امت کے ہر طبقہ کی اصلاح کے لیے بھرپور کوشش کی۔ علماء فقہاء کو خبردار کیا کہ وہ تقلید جامد سے باز آئیں۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے قرآن کریم کے فارسی ترجمہ سے لے کر حجۃ اللہ البالغہ جیسی ادق اور پُر از حکمت کتاب تک آپ نے زندگی کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا جس پر طبع آزمائی نہ کی ہو۔

آپ کی تاریخ ساز شخصیت اور حیات آفریں کارناموں کے باعث آپ کی شہرت ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گئی تھی ہر شخص آپ کو ادب و احترام کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ آپ کی خداداد مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض بدمذہبوں نے خود کتابیں تالیف کیں جن میں اپنے عقائد باطلہ کو بیان کیا اور اہلسنت کے عقائد حقہ پر طعن و تشنیع کی حد کر دی پھر ان کتابوں کو حضرت شاہ صاحب کی طرف منسوب کر دیا تاکہ ان کے نام کی وجہ سے ان کھوٹے سکوں کو بھی لوگ آنکھیں بند کر کے قبول کرتے جائیں۔ ان کتب میں جو تصنیف کر کے آپ کی طرف منسوب کی گئیں درج ذیل ہیں:

Marfat.com

۱- البلاغ المبین

۲- تحفۃ الموحدین

۳- قرۃ العینین فی ابطال شہادۃ الحسین

۴- الجنۃ العالیۃ فی مناقب المعاویہ،

خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علما محققین نے پوری تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ ان کی نسبت حضرت شاہ صاحب کی طرف محض جھوٹ ہے۔

وہ ایک صوفی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ، اپنے زمانہ کے جلیل القدر نقشبندی صوفی تھے اس لیے تصوف سے انھیں فطری لگاؤ تھا۔ وہ اس کی افادیت اور اثر انگیزی کو تہ دل سے تسلیم کرتے تھے تصوف کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بے پایاں عشق پر ہے۔ آپ کے دل نیازمند کو جو براہ راست تعلق سرکار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے تھا، وہ آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں محبوب رب العالمین کی نگاہ لطف و کرم جس طرح آپ کی تربیت فرماتی رہی اور آپ کی خداداد صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی رہی اس کی جھلکیاں قارئین کو فیوض الحرمین، در ثمین، اس کے علاوہ آپ کی دیگر تصنیفات میں جا بجا نظر آتی ہیں۔ مرقع حسن و دلبری صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے آپ کو جو بے پایاں عشق اور بے انداز محبت تھی۔ ان کیفیات نے ان عربی قصیدوں کا روپ اختیار کر لیا جو انھوں نے اللہ تعالےٰ کے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں نظم کئے ہیں۔

Marfat.com

یہ دو شعر آپ بھی پڑھیئے اور اگر میخانۂ محبت سے کوئی گھونٹ نصیب ہوا ہے تو ان میں جو کیف و سرور ہے اس سے لطف اندوز ہونے کی سعادت حاصل کیجئے۔

من شاء فلیذکر جمال بثنیة

من شاء فلیغزل بحب الزیانب

سأذکر حبی للحبیب محمد

اذا ذکر العشاق حب الحبائب

ترجمہ

(۱) جس کا جی چاہے وہ بثینہ (عرب کی محبوبہ) کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا رہے۔

(۲) جس کا جی چاہے وہ دوسرے حسینوں کے عشق میں غزل گوئی کرتا رہے۔

(۳) جب دوسرے لوگ اپنے محبوبوں کے حسن و کمال کی تعریف کریں گے

(۴) میں تو صرف اپنے محبوب سے جن کا نام نامی محمد ہے جذبات عشق کا اظہار کروں گا۔

آپ کا مجموعہ قصائد جس کو آپ نے الطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے قصیدہ بائیہ اور قصیدہ ہمزیہ کے مشکل الفاظ کی تشریح اور ان اشعار کی فارسی شرح بھی آپ نے اپنے مبارک قلم سے لکھی ہے۔

اس کا آخری مطبوعہ ایڈیشن جو میری نظر سے گزرا ہے وہ مطبع مجتبائی دہلی میں طبع

Marfat.com

ہوا اس پر تاریخ طباعت ۱۳۰۸ھ درج ہے یعنی تقریباً چھیانوے سال پہلے۔
ایک اور مطبوعہ نسخہ اس کے بعد کا بھی میری نظر سے گزرا جس پر تاریخ طباعت ۱۳۴۴ھ لکھی ہے اس میں کسی بزرگ نے اشعار کی اردو میں تشریح تو کی ہے لیکن حضرت شاہ صاحب کی فارسی شرح نقل کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اس کو بھی طبع ہوئے تقریباً ستّر سال گزر چکے ہیں۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز (وقف) لاہور اور اس کے جواں ہمت اور جواں سال ناظم عزیز محمد حفیظ البرکات شاہ مستحق صد تبریک ہیں کہ انھوں نے اس دور میں ان قصائد کی اہمیت کا احساس کیا اور ان کو حضرت شاہ صاحب کی فارسی شرح کے ساتھ شائع کیا۔

یہ فقیر بھی اپنے رب کریم کا تہ دل سے شکر گزار ہے کہ اس نے اس پر تقصیر کو یہ شرف وسعادت ارزانی فرمائی کہ اس شرح کو میں نے اردو کا جامہ پہنایا تاکہ ہمارے عام قارئین بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس مجموعہ قصائد کی جو روحانی اور وجدانی برکتیں ہیں ان سے لطف اندوز ہونا تو انہی لوگوں کا حصہ ہے۔ جو خلوص نیت سے اس کا مطالعہ کریں گے لیکن ان کے علاوہ بھی اس مجموعہ قصائد کی طباعت کے گوناگوں فوائد ہیں۔ اطیب النغم ادب عربی کا ایک شاہکار ہے فصاحت و بلاغت کا ایک حسین مرقع ہے اور اس کی فارسی شرح اسرار و معانی کا ایک خزینہ ہے جو چھیانوے سال سے گلدستۂ طاق نسیاں بنا ہوا تھا عوام تو کجا خواص بھی اس سے استفادہ کرنے سے محروم تھے اس مجموعہ کی طباعت سے اب محرومی کا یہ دور ختم ہو جائے گا اور حضرت شاہ صاحب کا ہر عقیدت مند آپ کے اس کلام معجز نظام سے مستفید

Marfat.com

ہو سکے گا بلکہ آپ کے عقائد و نظریات سے بھی اس کو آگاہی حاصل ہوگی جس کے باعث وہ طرح طرح کی ان غلط فہمیوں سے اپنا بچاؤ کر سکے گا جس میں آج لوگ کثرت سے مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

میری تجویز تو یہ ہے کہ ان پاکیزہ قصائد کو عربی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے جس طرح ہم نے مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کے نصاب میں اسے شامل کیا ہوا ہے اس طرح ہم عربی ادب کے نو خیز طلبہ میں عربی ادب کا صحیح ذوق پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور یہ بات بھی ان کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی کہ خاک ہند سے پیدا ہونے والا ایک عاشق رسول اپنے پیارے رسول کی زبان میں کتنی مہارت اور دستگاہ رکھتا ہے اور کس ذوق و شوق سے اپنے جذبات محبت کو بصد ادب و نیاز اپنے محبوب کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کر کے نگاہ لطف و کرم کا امیدوار بنتا ہے۔

بجائے اس کے کہ ہمارے نصاب میں امرؤ القیس وغیرہ کے قصائد داخل ہوں جن میں جاہلی عربیت تو ہے لیکن اسلامی ادبیت مفقود ہے ہم ایسے قصائد کو داخل نصاب کریں تو یہ بہترین نعم البدل ہوگا۔

ان ابتدائی کلمات کے ساتھ میں شمع جمال مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کے پروانوں اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قدر دانوں اور مداحوں کی خدمت میں یہ مجموعہ قصائد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و تب علينا انك انت التواب الرحيم بجاه حبيبك الكريم و نبيك

Marfat.com

الرؤف الرحیم۔ علیہ وعلی الہ من الصلوات ازکھٰا ومن التحیات انمٰھا ومن التسلیمات اوفٰھا۔

الفقیر الی رحمۃ ربہ

التمسک بذیل نبیہ

العبد المسکین

محمد کرم شاہ

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۱۷ جون ۱۹۸۴ء

دار العلوم محمدیہ غوثیہ

بھیرہ

Marfat.com

Marfat.com

قصیدہ
اطیب النغم

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

ابتدائیه

الحمد لله الذی علّم الانسان ما لم یعلم
والهمه اصناف العلوم والحکم و صلی الله
علی سیّدنا محمد شفیع المذنبین و وسیلة
المقربین و علی اله و اصحابه اجمعین ۔

امّا بعد

می گوید فقیر ولی الله عفی عنه که مدح سیّد المرسلین صلّی الله تعالیٰ علیه وسلم و نشر مناقب آنحضرت و ذکر دلائل نبوت آنجناب بے شبه مثمر برکات و موجب درجات است و این فقیر موفق شد دریں اثنا بنظم قصیده بائیه دریں باب که به تتبع قصیده سواد بن قارب صحابی (رضی الله عنه) سر بر زده و آں قصیده بغایت بلیغ است بر طور عرب اول بسمع مبارک حضرت صلے الله علیه وسلم رسیده و بقبول خاطر

58744

Marfat.com

شریف مشرف شدہ و قصیدہ ایں ضعیف ہر چند دراں مرتبہ نیست کہ در جنب قصائد بلغا۔ باں ابتھاج کردہ شود و لیکن مشتمل است بر دلائل نبوّت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و اشارت میکند بجملہ آں مقاصد مہمہ و خالی از بعض لطافت نیست و چوں بعضے الفاظ قصیدہ خالی از غرابت نبود لازم آمد کہ شرح آں بطریق ایجاز و اختصار کردہ شود مناسب چوں می نماید کہ ہر مقصدبے را بفصلے متمیز کردہ آید و نام ایں قصیدہ اطیب النغم فی مدح سیّد العرب و العجم مقرر کردہ شود۔

ترجمہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لیے جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا اور گوناگوں علوم اور حکمتیں اس کے دل میں الہام کیں اور درود بھیجے اللہ تعالےٰ ہمارے آقا محمدؐ پر جو گنہگاروں کے شفیع اور مقربین کے وسیلہ ہیں اور آپ کی آل پر اور آپ کے جملہ صحابہ پر۔

امّابعد

فقیر ولی اللہ عفی اللہ عنہ کہتا ہے کہ سیّد المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مدح اور آنحضور کے کمالات کا تذکرہ اور آنحضور کی نبوت کے دلائل کا بیان بلاشبہ بڑی برکات کا باعث ہے اور درجات کی بلندی کا سبب ہے۔ اسی اثناء میں اس فقیر کو بارگاہ الٰہی سے یہ توفیق ارزانی

Marfat.com

ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامور صحابی حضرت سواد بن قارب کے قصیدہ بائیہ کے انداز پر ایک قصیدہ نظم کرے۔ حضرت سوادؓ کا قصیدہ از حد اہل عرب کے انداز بیان کے مطابق از حد بلیغ ہے۔ سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جب اس کو پہلی بار سنا، تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے شرف قبولیت سے نوازا۔ اس ضعیف کا قصیدہ اگرچہ فصاحت و بلاغت میں اس درجہ پر فائز نہیں کہ اسے بلغاء عرب کے قصائد کے پہلو بہ پہلو رکھ کر فخر و ناز کیا جائے۔ بایں ہمہ میرا قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل پر مشتمل ہے اور بعض اہم مقاصد کی طرف اس میں اشارات ہیں، اور ادبی لطافت سے بھی وہ بالکل معرا نہیں ہے جب کہ اس میں بعض ایسے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں جو غریب اور مشکل ہیں۔ اس لیے یہ ضروری معلوم ہوا کہ ایجاز و اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی شرح کر دی جائے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس قصیدہ کو متعدد فصلوں میں منقسم کر دوں تا کہ ہر فصل میں ایک مقصد کا بیان ہو۔ اس قصیدہ کا نام "اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم" (عرب وعجم کے آقا کی مدح میں پاکیزہ نغمہ) تجویز کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل اوّل

در تشبیب بذکر بعض حوادث
زمان کہ در آں حوادث لابد است
از استمداد بروح آنحضرت صلّی اللہ
علیہ وسلم و تخلص بذکر مناقب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ۔

Marfat.com

ترجمہ

اس تمہید میں زمانہ کے حوادثات کا تذکرہ ہے کہ ان حوادثات سے نجات کے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ حضور نبی مکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی روح پُرفتوح سے مدد طلب کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مناقب اور کمال کا ذکر کر کے ان سے نجات حاصل کی جائے۔

۱

کَأَنَّ نُجُومًا اَوْمَضَتْ فِی الْغَیَاھِبِ
عُیُوْنَ الْاَفَاعِیْ اَوْرُءُوْسَ الْعَقَارِبِ

شرح حضرت ناظم

الایماض: درخشیدن برق۔ الغیھب: تاریکی، غیاھب: جماعۃ۔
یعنی گویا ستارگاں کہ مے درخشیدند در تاریکیہا چشمان یا سرہائے کژدم است قلق خاطر را بیان میکند ماخوذ از آنکہ ہر کہ مشوش می شود شبہا بخواب نمی رود و ستارگاں در نظر او بمنزلہ چشم افعی و سر کژدم می آید۔

تشریح مشکل الفاظ

اومضت: بجلی کا چمکنا۔ غیاھب: یہ جمع ہے اس کا واحد غیھب ہے۔ اس کا معنی تاریکی، اندھیرا ہے۔

الافاعی: افعی کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے: اژدھا۔ عقارب: عقرب کی جمع ہے اس کا معنی ہے: بچھو۔

Marfat.com

ترجمہ

ستارے جو گھپ اندھیروں میں چمک رہے ہیں وہ گویا اژدھوں کی چمکدار آنکھیں ہیں،
یا بچھوؤں کے سر ہیں جن کے دیکھنے سے خوف و دہشت طاری ہو رہی ہے۔

تشریح

یعنی میرے دل کی بےچینی اور اضطراب کا یہ عالم ہے کہ آنکھوں سے نیند اڑ گئی ہے
بے خوابی کا شکار ہوں اور اندھیری رات میں ستاروں کے دیکھنے سے اس طرح خوفزدہ اور
ہراساں ہوں جس طرح زہریلے سانپوں کی چمکتی ہوئی آنکھوں یا بچھوؤں کے سروں کو دیکھ کر
انسان مضطرب ہو جاتا ہے۔

۲

إِذَا كَانَ قَلْبُ الْمَرْءِ فِي الْأَمْرِ خَاثِرًا

فَأَضْيَقُ مِنْ تِسْعِينَ رَحْبُ السَّبَاسِبِ

شرح حضرت ناظم

خاثر ای ثقیل النفس غیر طیب و لانشط۔ سبسب: بیابان، سباسب جماعۃ۔
رحب بالضم: فراخی۔ رحب وسعۃ: منہ یقال بلد رحب۔
یعنی وقتیکہ باشد دلے مرد در کارہائے از کارہا محزون و پریشان پس در
نظر او تنگ تر می نماید از عقد تسعین بیابانہائے کشادہ۔
و عقد تسعین عبارت از آنست کہ سر انگشت سبابہ در اصل ابہام بند کنند و
وجہیکہ حلقہ بغایت تنگ پیدا شود۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

خاثر، پژمردہ، افسردہ۔ تسعین، انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ سے ملانے سے جو تنگ حلقہ بنتا ہے، اہل عرب اسے تسعین کہتے ہیں۔ سباسب، جمع ہے اس کا واحد سبسب ہے جنگل، بیابان۔ رُحب، فراخی، کشادگی۔

ترجمہ

جب کسی کا دل کسی وجہ سے افسردہ اور پژمردہ ہوتا ہے تو بیابانوں کی وسعتیں اُن کے نزدیک تسعین کے حلقہ سے بھی تنگ تر ہو جاتی ہیں۔

۳ہ

تَشْغَلُنِیْ عَنِّیْ وَ عَنْ کُلِّ رَاحَتِیْ

مَصَائِبُ تَقْفُوا مِثْلُھَا مِنْ مَصَائِبِ

شرح حضرت ناظم

تشغلنی، شغلہ فھو شاغل وذاک مشغول، یعنی باز داشت از وے۔ قفوتہ ای تبعتہ۔

یعنی باز می دارد مرا از تامل در حال خود و بہرہ مند شدن براحت خود مصیبت ہا کہ از پلے در می آیند مثل خود را از مصائب دیگر۔

تشریح مُشکل الفاظ

شغل عنہ، غافل کر دینا۔ قفا یقفو، پیچھے پیچھے آنا۔

ترجمہ: ایسے مصائب وآلام نے جن کے پیچھے انہی جیسے تند و تیز مصائب و آلام

کا سیلاب امڈا چلا آ رہا ہے، مجھے اپنی ذات اور اپنی ساری مسرتوں سے غافل اور بے خبر کر دیا ہے۔

تشریح

یعنی ہجوم مصائب نے مجھے یوں سراسیمہ اور مدہوش کر دیا ہے کہ نہ میں اپنی نجات و فلاح کے بارے میں سوچ سکتا ہوں اور نہ ہی راحت و آرام کے جو وسائل مجھے میسر ہیں، ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہوں۔

۴ـ

إِذَا مَا أَتَتْنِيْ أَزْمَةٌ مُدْلَهِمَّةٌ
تُحِيْطُ بِنَفْسِيْ مِنْ جَمِيْعِ جَوَانِبِ

شرح حضرت ناظم

ازمۃ: سختی و قحط۔ ادلہام: تاریک شدن شب۔ لیلۃ مدلہمۃ: شب تاریک۔ یعنی وقتیکہ می رسد بمن سختی در غایت تاریکی و صعوبت گرد می آید نفس مرا از جمیع جوانب من۔

تشریح مشکل الفاظ

ازمۃ: شدت، تنگی۔ مدلھمۃ: سخت تاریک۔

ترجمہ

جب مصیبت کی گھری تاریکی مجھے ہر طرف سے اپنے مرغے میں لے لیتی ہے۔

Marfat.com

۵

تَطَلَّبْتُ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ اَوْ مُسَاعِدٍ
اَلُوْذُ بِهٖ مِنْ خَوْفِ سُوْءِ الْعَوَاقِبِ

شرح حضرت ناظم

لوذ ولیاذ : پناہ گرفتن وحرف "من" اینجا مانند من است در آیۃ اطعمھم من جوع وامنھم من خوف۔

یعنی می جویم کہ آیا ہیچ یاری دہندہ ومددکنندہ ہست کہ پناہ گیرم باوتا ترس شدت وسختی عواقب امور دفع گردد۔

تشریح مشکل الفاظ

تطلّب : کسی چیز کو تکلف اور کوشش کے ساتھ بار بار طلب کرنا۔ لاذ یلوذ لوذا ولیاذا : پناہ لینا۔

ترجمہ

میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت میں مجھے برے نتائج کے خوف سے پناہ مل سکے۔ اور امن امان نصیب ہو سکے۔

۶

فَلَسْتُ اَرٰی اِلَّا الْحَبِیْبَ مُحَمَّدًا
رَسُوْلَ اِلٰہِ الْخَلْقِ جَمِّ الْمَنَاقِبِ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

جموم : بسیار شدن آب درچاہ ؛ جم : بسیار۔

یعنی پس نمی بینم ہیچ کس را مگر آں محبوب را کہ نام مبارک ایشاں محمدؐ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیغامبر خدا تبارک وتعالیٰ وکثیر المناقب ۔

تشریح مشکل الفاظ

جم : کثیر ، بہت زیادہ ۔ مناقب کا واحد منقبۃ ہے اس کا معنے ہے : خصائل حمیدہ ۔

ترجمہ

پس ایسا معاون و مددگار جو مصیبت میں دستگیری کرے مجھے کوئی نظر نہیں آتا بجز اپنے محبوب (دلنواز) کے جس کا اسم گرامی محمّد ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جو ساری مخلوق کے پروردگار کے رسول ہیں اور جن کے محامد و محاسن بے شمار ہیں ۔

تشریح

یعنی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی وہ منبع سعادات و برکات ہے کہ اگر اپنی نورانی جھلک دکھادیں تو مصائب وآلام کی تاریک رات سحر ہو جائے ، گرتے ہووں کو سہارا دینے والے ، روتے ہووں کو ہنسانے والے ، رنج وغم کے بارگراں سے نجات دینے والے یہی حبیب کبریا ہیں ۔

۵

وَمُعْتَصَمَ الْمَكْرُوْبِ فِیْ كُلِّ غَمْرَةٍ
وَمُنْتَجَعَ الْغُفْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبٍ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

اعتصام: چنگ درزدن۔ کرایہ: بالضم: اندوہ۔ غمرہ: دراصل آب بسیار وغرق شدن دراں۔ بعدازاں نقل کردہ شدہ یقال غمرات الموت لشدائدہ۔

انتجاع: بطلب آب وعلف شدن۔

یعنی بنظر می آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگیں است درہر شدتے۔ وجائے طلب کردن مغفرت است بنسبت ہر توبہ کنندہ ودریں بیت اشارہ است بمضمون آیت کریمہ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوك فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔

تشریح مشکل الفاظ

معتصم: اسم ظرف: پنجہ مارنے کی جگہ مکروب: غمزدہ، غمرۃ: پانی کی کثرت اور اس میں ڈوب جانے کو غمرہ کہتے ہیں اور موت کی شدت کے لیے بھی غمرات الموت کا لفظ عربی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے مراد شدت، سختی، مصیبت ہے۔ منتجع: اسم ظرف: وہ جگہ جہاں لوگ گھاس اور پانی وغیرہ کی تلاش میں جاتے ہیں یعنی امید گاہ۔

ترجمہ

مجھے تو حضور رحمتِ عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا جس کے دامن رحمت کو کوئی غمزدہ ہر مصیبت کے وقت پکڑ کر پناہ لے سکے، اور ہر تائب حصولِ مغفرت کے لیے جس کی بارگاہ اقدس کا قصد کر سکے۔

تشریح

اس شعر میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے مضمون کی طرف

Marfat.com

اشارہ کیا ہے ؛

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله و

استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما۔

"اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اے حبیب! تیری خدمت میں حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالٰے سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرے تو وہ اللہ تعالٰے کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا پائیں گے ":

فصل اول کے مطالعہ سے حجۃ الاسلام، حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ روز روشن کی طرح عیاں اور آشکارا ہو جاتا ہے کہ آپ اس زندگی میں حوادث و آلام کے طوفانوں میں گھر جانے کے بعد حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استمداد کو ہی اپنے لئے وجہ نجات یقین کرتے تھے آپ کو یقین تھا کہ حضور کی توجہ اور برکت سے مصائب و آلام کی زنجیریں کٹ جاتی ہیں، رنج ومحن کی کالی گھٹائیں کافور ہو جاتی ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لب لعلین کو جنبش ہوتی ہے تو اللہ تعالٰے کی رحمت کے سمندر میں بخشش ومغفرت کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ اسی عقیدہ کو حضرت شاہ صاحب نے اپنے فصیح وبلیغ انداز میں بڑی دلسوزی اور وضاحت سے بیان کیا ہے۔

وہ لوگ جو اہلسنت پر بارگاہ رسالت میں استغاثہ و فریاد کرنے کے باعث کفر و شرک کی تہمتیں بڑی بے رحمی سے لگاتے ہیں وہ اگر ان اشعار کو اور ان کی اس تشریح کو جو حضرت شاہ صاحب نے اپنے قلم مبارک سے خود تحریر فرمائی ہے مطالعہ کریں گے

Marfat.com

امید ہے کہ شرک سازی کے دھندے سے وہ باز آجائیں گے اور شاید ان کے دلوں میں بھی اپنے محبوب و کریم آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہی عقیدت و نیاز، وہی محبت و اشتیاق پیدا ہو جائے جس کے بغیر ایمان ناکمل رہتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

در بیان منقبت عظیمہ از
مناقب آنحضرت صلّے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم وآں شفاعت کبریٰ
است وتفصیل آں در بخاری
ومسلم مذکور است ۔

ترجمہ

اس میں حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بے شمار مناقب ومحامد

Marfat.com

سے ایک بہت بڑی منقبت کا بیان ہے اور وہ ہے شفاعت کبریٰ۔ اس کی تفصیلات صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔

۱

مَلَاذُ عِبَادِ اللّٰهِ مَلْجَاءُ خَوْفِهِمْ
اِذَا جَاءَ يَوْمٌ فِيهِ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی جائے پناہ گرفتن بندگان خدا و گریزگاہ ایشاں در وقت خوف ایشاں۔ وقتیکہ بیاید روزیکہ دراں سفید شدن گیسوئے ہاست یعنی روز قیامت۔

واضافہ ملجا۔ خوفہم بادنیٰ ملابست است۔

و دریں بیت اشارہ واقع شدہ است بآیہ کریمہ فکیف تتقون ان کفرتم یوما یجعل الولدان شیبا السماء منفطر بہ۔

تشریح مشکل الفاظ

ملاذ: پناہ لینے کی جگہ۔ ملجا: بھاگ کر جانے کی جگہ۔ شیب: سفیدی۔ ذوائب: بال، گیسو۔

ترجمہ

یعنی حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم قیامت کے دن جب کہ شدت خوف سے بال سفید

Marfat.com

ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے پناہ گاہ ہوں گے جہاں وہ خوف سے نجات حاصل کرنے کے لیے دوڑ کر جائیں گے۔

تشریح

اس شعر میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، فکیف تتقون ... (الآیہ) اگر تم کفر کرتے رہے تو اس روز تم عذاب الٰہی سے کیونکر بچو گے جس روز بچے شدت خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔

۲

إِذَا مَا أَتَوْا نُوحًا وَمُوسٰى وَآدَمًا
وَقَدْ هَالَهُمْ إِبْصَارُ تِلْكَ الصَّعَائِبِ

شرح حضرت ناظم

صعوبۃ، دشواری۔ صعائب جمع صعبۃ۔

یعنی وقتیکہ بیایند بندگان خدا پیش حضرت نوح و حضرت موسٰی، حضرت آدم صلوات اللہ وسلامہ علیہم حالانکہ در خوف و فزع انداختہ باشد ایشاں را دیدن آں سختی ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

ھال، خوفزدہ کرنا۔ صعائب: صعوبۃ کی جمع ہے جس کا معنی ہے، دشواری مشکل۔

ترجمہ

جب ساری دنیا شفاعت کے لیے حضرت نوح، حضرت موسٰی اور حضرت آدم

Marfat.com

علیہم السلام کے پاس آئے گی تو اس دن کی دشواریوں اور تکلیفوں کو دیکھ کر یہ حضرات بھی خوفزدہ ہوں گے۔

۳

فَمَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ عِنْدَ هٰذِهٖ
نَبِيٌّ وَلَمْ يُظْفِرْهُمْ بِالْمَآرِبِ

شرح حضرت ناظم

ما یغنی عنک ھذا ای ماینفعک ۔ اظفار ۔ فیروزی دادن ۔ مآرب : بضم الرا فتح ، حاجت ۔

یعنی پس نفع نداد ایشاں را نزدیک ۔ ایں سختیہا ہیچ پیغامبرے و فیروز نساخت ایشاں را ہیچ پیغمبرے در مطلب ھا ۔

تشریح مشکل الفاظ

ما کان یُغنی عنک ھذا ، یعنی وہ چیز تجھے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی ۔ تجھے مستغنی نہیں کر سکتی یظفر : اظفار باب افعال سے ہے ، کسی کو کامیاب بنا دینا ۔ مآرب : مأرب کی جمع ہے اس کا معنی ہے : حاجت ۔

ترجمہ

لوگوں کی ان انبیاء کرام کی خدمت میں حاضری انھیں کوئی نفع نہیں پہنچائے گی اور نہ ہی وہ اپنے مقاصد کے حصول میں ان کو کامیاب کریں گے یعنی کسی کو مجال دم زدن نہ ہوگی کوئی بارگاہ الٰہی میں لوگوں کی شفاعت کے لیے لب کشائی کی جرات نہیں کرے گا

Marfat.com

۴

هُنَاكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَنْحُو لِرَبِّہٖ
شَفِیْعًا وَفَتَّاحًا لِبَابِ الْمَوَاھِبِ

شرح حضرت ناظم

نحو: آہنگ کردن۔ یعنی درآں وقت قصد کند رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بجانب پروردگار خود درحالتیکہ ارادہ شفاعت دارد و ارادہ کشادن دروازہ بخششہا دارد

تشریح مشکل الفاظ

ینحو: قصد کرنا۔

ترجمہ

اس وقت اللہ تعالے کا محبوب رسول گنہ گاروں کی شفاعت کے لیے اور بخششوں کے دروازوں کو کھولنے کے لیے بارگاہ الٰہی میں حاضری کا قصد کرے گا۔

۵

فَیَرْجِعُ مَسْرُوْرًا بِنَیْلِ طِلَابِہٖ
أَصَابَ مِنَ الرَّحْمٰنِ اَعْلَی الْمَرَاتِبِ

شرح حضرت ناظم

پس بازگردد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شادمان بیافتن مقصود خود درحالتیکہ یافتہ است از جناب حضرت رب العزت اعلیٰ مراتبہا۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

طلاب : مقصد ۔

ترجمہ

پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد شاداں و فرحاں واپس تشریف لائیں گے اور خداوند رحمٰن کی بارگاہ سے آپ کو اعلیٰ مراتب ارزانی ہوئے ہوں گے۔

فصل اول میں حضرت شاہ صاحب نے اس دنیا میں مصائب و آلام کے گردابوں میں ہچکولے کھانے والوں کو ذات مصطفوی کی کرم گستریوں کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ جب مجھے چاروں طرف سے مصیبتیں گھیر لیتی ہیں اور مجھے کوئی پناہ دینے والا اور میری دستگیری کرنے والا نظر نہیں آتا تو اس وقت حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست کرم کشود مشکل کے لیے آگے بڑھتا ہے اور مصائب و آلام کی کالی گھٹائیں آناً فاناً ناپید ہو جاتی ہیں۔ اس فصل میں قیامت کے روز حضور کی جو عنایات اور احسانات گنہ گاروں پر ہوں گے ان کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ سب لوگ جلال خداوندی سے لرزہ براندام ہوں گے اور کسی کو مجال دم زدن نہ ہوگی اور آخر کار باہمی مشورہ سے یہ طے پائے گا کہ چلیں کسی اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے کی بارگاہ میں اور اس سے شفاعت کے لیے درخواست کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ابوالبشر ہیں، آپ کی آفرینش اللہ تعالےٰ نے اپنے دست قدرت سے کی ہے۔ آپ زمین میں اپنے پروردگار کے نائب ہیں، تمام فرشتوں کو اس نے حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں، ہم آپ کی اولاد ہیں سخت بدحال اور لاچار ہیں ہم پر رحم فرمائیں اور ہمارے لیے بارگاہ الٰہی میں شفاعت کی التجا کریں۔ آپ اس درخواست کو منظور کرنے سے معذرت کر دیں گے

Marfat.com

اور نفسی نفسی کا اعلان کریں گے۔ وہاں سے مایوس ہو کر لوگ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہاں سے بھی ٹکا سا جواب ملے گا۔ یکے بعد دیگرے تمام اولوالعزم انبیاء و رُسُل کے دروازوں پر دستک دینے کے بعد اور مایوس ہونے کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بڑی شان ارزانی فرمائی ہے بغیر باپ کے آپ کو پیدا کیا ہے، آپ کو بڑے عظیم معجزات سے نوازا ہے۔ ہم حاضر ہوتے ہیں ہمارے لیے شفاعت فرمائیں۔ آپ بھی سابقہ انبیاء کی طرح خود شفاعت کرنے سے معذوری کا اظہار کریں گے لیکن کہیں گے میں تمھیں ایک ایسی ہستی کے پاس بھیجتا ہوں جس کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام واپس نہیں لوٹتا۔ چنانچہ وہ سب کو بارگاہ محمدیؐ میں حاضر ہونے کی ہدایت فرمائیں گے۔ اب شیخان کی روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

فیقول عیسٰی، لست هناکم لکن ائتوا محمدًا عبدًا غفر اللّٰہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیأتونی فاقوم فامشی بین سماطین من المؤمنین فی استاذن علی فاذا رأیت ربّی وقعت لہ ساجدًا فیدعنی ماشاء اللّٰہ ان یدعنی ثم یقال ارفع یا محمد راسک قل تسمع واشفع تشفع وسل تعط۔

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا: "حضرت عیسٰی علیہ السلام معذرت کریں گے لیکن ان سب کو کہیں گے کہ محمد مصطفیٰؐ کی خدمت میں جا کر حاضری دو، وہ اللہ تعالےٰ کے ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کی پہلی اور پچھلی سب خطاؤں کو معاف کر دیا گیا ہے۔ پس سارے لوگ میری خدمت میں حاضر ہوں گے، میں اٹھ کھڑا ہوں گا اور مومنین کی دو صفوں کے درمیان چلتا ہوا بارگاہ الٰہی میں حاضری کا اذن طلب کروں گا اور جب اپنے رب کریم کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ ریز

Marfat.com

ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہیں گے مجھے سجدہ میں رہنے دیں گے۔ پھر حکم ہوگا، محبوب! اے محمد! سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھاؤ، تم کہو میں سنوں گا۔ تم شفاعت کرو میں شفاعت قبول کروں گا۔ تم مانگو میں دیتا جاؤں گا۔"

اس دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبی ظاہر ہوگی اور دنیا کو بارگاہ الٰہی میں مقام محمدی کا کچھ علم ہوگا۔ یہ شیخین کی مفصل حدیث کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے اصل کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔ خود اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں:

ومن الیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

"اے میرے محبوب! سحری کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کیا کرو۔ ہم عنقریب آپ کو مقام محمود پر فائز کریں گے جہاں جن و انس اور ملائک سب تیری تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم غلاموں کو اس دنیا میں بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سحاب جود و کرم سے سیراب کرتا رہے اور قیامت کے دن بھی حضور کے لواء الحمد کے نیچے عشاق نبوی کے زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین بجاہ شفیع المذنبین و وسیلتنا فی الدارین صلے اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

فصل سوم

در بیان نوعی از دلائل
نبوت که بشارات انبیاء سابقین
است بوجود آنحضرت صلی الله تعالی
علیه وسلم و دریں جا اشارتست
بنسب اظهار آنحضرت صلی الله علیه وسلم

Marfat.com

ترجمہ

اس میں دلائل نبوت کی ایک قسم بیان کی گئی ہے یعنی وہ بشارتیں جو انبیاء سابقین نے حضرت سرورِ عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے وجود مسعود کے بارے میں لوگوں کو سنائیں اور یہاں پر اشارہ ہے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب پاک کی طرف۔

۱؎ سُلَالَةُ إِسْمَاعِيلَ وَالْعِرْقُ نَازِعٌ

وَأَشْرَفُ بَيْتٍ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

شرح حضرت ناظم

سلالۃ الشیٔ: ما استخرج منھا۔ نازع: النزع الجذب ونزع القوس جذبھا۔ عرق: بالکسر، بیخ۔ لؤی: بضم اللام وفتح ہمزہ وتشدید یاء، جد اعلیٰ آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خلاصہ است برآمدہ از حضرت اسماعیل واصل بجانب خود کشندہ است فرع را یعنے البتہ فرزند بپدر میماند۔ وقبیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریف ترین قبائل اولاد لؤی بن غالب است۔

و دریں بیت اشارتست بآں قصہ کہ فرشتہ نزدیک ہاجرہ بشارت داد کہ از اولاد فرزند تو پیغامبرے پیدا شود۔ و اشارتست بمضمون حدیث ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم۔ رواہ مسلم۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

سُلالۃ: کسی چیز سے نکالا ہوا خلاصہ۔ عرق: جڑ۔ فازع: یہ نزع سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے: کھینچنے والا۔ جذب کرنے والا۔ اسی سے نزع القوس ماخوذ ہے جس کا معنی ہے: کمان کو کھینچنا۔ لؤی: بضم اللام وفتح ہمزہ اور یا مشدد: یہ حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ایک جدّ اعلیٰ کا نام ہے۔

ترجمہ

یعنی حضور کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر اور خلاصہ ہیں اور ان کے تمام محاسن وکمالات سے متصف ہیں اور اصل، فرع کو اپنی طرف کھینچنے والا ہوتا ہے نیز حضور کا قبیلہ لؤی بن غالب کی اولاد میں سے شریف ترین قبیلہ ہے۔

تشریح

اس شعر میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک فرشتہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بشارت دی کہ آپ کے اس فرزند (حضرت اسماعیل) کی اولاد سے ایک عظیم المرتبت پیغمبر پیدا ہوگا نیز اس شعر میں اس حدیث کے مضمون کی طرف بھی اشارہ ہے جو حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور کنانہ سے قبیلہ قریش کو اور قریش سے خاندان بنی ہاشم کو چنا اور مجھے سارے بنی ہاشم سے منتخب فرمایا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

Marfat.com

۷ بَشَارَۃُ عِیسٰی وَالَّذِیْ عَنْہُ عَبَّرُوْا

بِشِدَّۃِ بَأْسٍ بِالضُّحُوْکِ الْمُحَارِبِ

شرح حضرت ناظم

ضحوک وضحاک بادشاہ مشہور کہ در کثرت فتوح باں مثل زدہ می شود۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مصداق بشارت حضرت عیسٰی علیہ السلام است وآں پیغمبرے کہ تعبیر کردہ اند پیغمبراں از او باسم ضحوک بسبب شدہ قتال۔

و دریں بیت اشارتست بمضمون کریمہ "مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمدؐ" اشارتست باں قصہ کہ انبیاء سابقین گفتہ اند کہ در آخر زماں پیغامبر ضحوک پیدا شود

تشریح مشکل الفاظ

ضحوک یا ضحاک: ایک بادشاہ کا نام ہے جو کثرت فتوحات کے باعث مشہور تھا اب اس کے ساتھ کثرت فتوحات کی مثال دی جاتی ہے۔ المحارب: جنگجو۔

ترجمہ

حضور کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت ہیں، جیسے قرآن کریم میں موجود ہے "ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہٗ احمد" یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ایک رسول کی آمد کا مژدہ سنایا جو ان کے بعد تشریف لائے گا اور جس کا نام نامی احمد ہو گا"

اسی طرح دیگر انبیاء نے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتوحات کی کثرت اور

Marfat.com

ان جنگ میں شجاعت و بہادری کے باعث آپ کو ضحوک کے لقب سے ملقب کیا ہے۔

۳۔ وَمَنْ اَخْبَرُوْا عَنْہُ بِاَنْ لَیْسَ خُلْقُہٗ
بِفَظٍّ وَّ فِی الْاَسْوَاقِ لَیْسَ بِصَاخِبٖ

شرح حضرت ناظم

صخب: بانگ و فریاد۔ فظّ: مرد درست خُو۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آں پیغمبر است کہ خبر دادہ رند پیغمبران پیشیں از وے بآں کہ نیست خُلق او درشت و نیست در بازارہا بانگ بلند کنندہ۔

و دریں بیت اشارہ است بحدیث دارمی کہ در تورات مذکور است در وصف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم: لیس بفظ و لا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق۔

تشریح مشکل الفاظ

فظّ: سخت، تند خو، اجڈ۔ اسواق: یہ سوق کی جمع ہے، بازار، خرید و فروخت کی منڈیاں صاخب: شور مچانے والا۔

ترجمہ

حضور کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وہ رسول ہیں جن کے متعلق پہلے انبیاء نے یہ خبر دی تھی کہ آپ کے خلق میں سختی اور درشتی نہیں ہے اور آپ بازاروں میں آشفتہ سر لوگوں کی طرح شور و غوغا کرنے والے نہیں ہیں۔

تشریح

اس شعر میں دارمی کی اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ تورات میں حضور کی توصیف

Marfat.com

اس طرح بیان کی گئی ہے ۔ (ترجمہ) کہ آپ نہ تو درشت خُو ہیں اور نہ سخت دل ہیں اور نہ ہی بازاروں میں چلانے والے ہیں ۔

۴ے

وَ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمِ عِنْدَ بِنَاءِهٖ
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ نَيْلُ الرَّغَائِبِ

شرح حضرت ناظم

رغیبۃ ، عطائے بسیار ، رغائب ، جماعۃ ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آں پیغامبر است کہ مصداق دعائے حضرت ابراہیم شد وقتے بنیاد کردن وے در مکہ معظمہ خانہ کہ دروے یافتہ شود عطاہائے بسیار ۔

دریں بیت اشارتست بمضمون آیۃ کریمہ و اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسماعیل ۔ (الایۃ)

تشریح مشکل الفاظ

نیل ، پانا ۔ رغائب ، رغیبہ کی جمع ہے ، عطا بسیار ، بڑی بخشش ۔

ترجمہ

یعنی حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دُعا ہیں جو آپ نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف تعمیر کرتے وقت مانگی تھی ۔ اور اس بیت اللہ شریف میں بندگانِ خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں ۔

تشریح

اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے ؛ و اذ یرفع ابراھیم القواعد

Marfat.com

من البیت و اسماعیل۔ (الایۃ)

ان آیات میں اللہ تعالٰی نے اس مبارک وقت کا ذکر کیا ہے جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزندِ جمیل وجلیل سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی معاونت سے اللہ تعالٰی کے گھر کی تعمیر فرما رہے تھے۔ ان قبولیت کی گھڑیوں میں اللہ کے خلیل نے اپنے کریم رحیم پروردگار کی بارگاہ میں دعا کا دامن پھیلایا اور دیگر التجاؤں کے ساتھ ساتھ یہ التجا بھی کی: ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔

ترجمہ: "اے ہمارے رب! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہی میں سے تاکہ پڑھ کر سنائے انھیں تیری آیتیں۔ اور سکھائے انھیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں۔ اور پاک صاف کردے انھیں۔ بے شک بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔"

حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے استفسار کیا: مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خود ہی ارشاد فرمایا: انا دعوۃ ابی ابراہیم۔ "میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چہارم

در بیان نوع دیگر از دلائل نبوت
وتامل در شمائل و اخلاق آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم است کہ ہمہ بجیئۃ
اجتماعیہ بجز پیغامبر را حاصل نشود قطعاً
ہرچند آحاد آں خصال مخصوص بانبیاء
نباشد مثل اعتدال خلقت ،
فصاحت لسان ، نفع رسانیدن
بمردمان ، سخاوت و علو ہمت و

Marfat.com

شجاعت وعفو وحلم وزہد الی غیر ذلک ۔

ترجمہ

اس میں دلائل نبوت کی ایک اور قسم بیان کی گئی ہے یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وشمائل میں غور وفکر کرنا ہے ۔ یہ تمام مکارم اخلاق مجموعی طور پر پیغمبر کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوتے اگرچہ ان کمالات میں سے ایک یا دو کمال انبیار کے علاوہ بھی لوگوں میں پائے جا سکتے ہیں ۔ جن کمالات کا یہاں ذکر ہے ان میں اعضار جسمانی کا متناسب اور موزوں ہونا ۔ زبان کا فصاحت و بلاغت سے متصف ہونا ، مخلوق خدا کو نفع پہنچانا ، سخاوت ، علوہمت ، شجاعت ، عفو ، حلم ، زہد وغیر ذالک ۔

۱۵

جَمِيْلُ الْمُحَيَّا اَبْيَضُ الْوَجْهِ رَبْعَةٌ

جَلِيْلُ كَرَادِيْسَ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ

شرح حضرت ناظم

مُحَيَّا : روئے آدمی ۔ رجل ربعة بین الطویل والقصیر ۔ زجج باریکی و درازی ۔ و الکرادیس : رؤس العظام واحدہا کردوس ۔

یعنی صاحب جمال است روئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و مائل بسفیدیست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و میانہ قامت است آنحضرت ، پُر و قوی ہست سر استخوانہائے آنحضرت و باریک و دراز و تمام است ابروھائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

مُحیا: آدمی کا چہرہ۔ ربعۃ: درمیانہ قامت۔ نہ پست قد نہ دراز قد۔ کرادیس. جمع ہے کردوس کی۔ ہڈیوں کے سروں کو کہتے ہیں۔ جو پُرگوشت ہوں۔ ازج: باریک اور طویل۔ حواجب: جمع ہے حاجب کی۔ ابرو۔

ترجمہ

حضور کا رُخ انور من موہنا ہے۔ اس کی رنگت سفید ہے۔ قد مبارک درمیانہ ہے اور اعضا کی ہڈیاں پُرگوشت ہیں اور آپ کے ابرو باریک اور کمان کی طرح طویل ہیں۔

۳ـ صَبِیحٌ مَلِیحٌ اَدْعَجُ الْعَیْنِ اَشْکَلٌ
فَصِیحٌ لَہٗ اِلْاِعْجَامُ لَیْسَ بِشَائِبٖ

شرح حضرت ناظم

الدعج شدت سواد العین۔ اشکل العین ای فی بیاضہا شیٔ من حمرۃ۔ اعجمت الکلام صیرتہ عجمیا۔ والمراد منہا ترک الایضاح۔

یعنی خوبصورت باملاحت است آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سیاہی چشم آنحضرت بنہایت کمال بود وسفیدی چشم آنحضرت وسرخی آمیختہ بود بافصاحت است آں حضرت نیست رکاکت کلام آنحضرت آمیختہ شدہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

الصبیح: الوضیح الوجہ: روشن چہرے والا۔ ادعج: جس شخص کی آنکھ کی سیاہی بہت شدید ہو، اس کو ادعج کہتے ہیں۔ اشکل: جس کی آنکھ کی سفیدی میں سُرخ ڈورے ہوں

Marfat.com

اس کو اشکل کہتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں آنکھوں کی خوبصورتی کی انتہا ہیں ۔ الاعجام ، عجمیت ، غیر عربی اسلوب ، شائبہ ، ملا ہوا۔

ترجمہ

حضور کا چہرہ مہتاب کی طرح روشن ہے ۔ حضور کا حسن دل لبھانے والا ہے چشم مازاغ کی سیاہی بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سُرخ ڈوروں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد پُرکشش بنا دیا ہے ۔ آپ کے کلام میں ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس میں عجمیت کا شائبہ تک بھی نہیں پایا جاتا ۔

۳ ـ وَاَحْسَنُ خَلْقِ اللّٰہِ خُلُقًا وَخِلْقَۃً
وَاَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ عِنْدَ النَّوَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بہترین خلق خدا است در خصلت و در شکل و نافع ترین ایشاں است مردمان را نزدیک ہجوم حوادث زماں ۔

تشریح مشکل الفاظ

نوائب : جمع ہے نائبہ کی ، مصیبت ۔

ترجمہ

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اخلاق کریمہ اور محاسن جسمانی میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے زیادہ حسین و دلکش ہیں اور لوگوں کو جب آلام و مصائب کے طوفان گھیر لیتے ہیں تو اس وقت ان کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں یعنی حضور کی دعا اور

Marfat.com

توجہ سے مصیبت کی گھٹائیں ناپید ہو جاتی ہیں اور رنج والم کے طوفانوں کا رُخ پھر جاتا ہے۔

حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حسن ظاہری کے بارے میں حضرت شاہ صاحب نے جن رعنائیوں اور دلربائیوں کا ذکر کیا ہے درحقیقت یہ ان روایات کا خلاصہ ہے جو مستند کتب حدیث میں ان صحابہ کرام سے مروی ہیں جنھوں نے مدتیں جمال مصطفوی کے نظاروں سے اپنی بیقرار آنکھوں کو روشن اور اپنے تاریک دلوں کو منور کیا۔

سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت انس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ہند بن ابی ہالہ، حضرت رُبیّع بنت معوّذ، یہ اس گروہ کی چیدہ چیدہ ہستیاں ہیں جنھوں نے حضورؐ کے حلیہ مبارک کو اپنے اپنے انداز میں بیان کیا۔

میں عاشقانِ جمالِ نبوّت کی تسکین کے لیے چند روایات پیش کرتا ہوں تاکہ انھیں اپنے آقا و مولا صلے اللہ علیہ وسلم کی دلربائیوں کا کچھ اندازہ ہو جائے:

۱ - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی آدمی نے دریافت کیا:

أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهه مثل السيف؟

کیا اللہ کے رسول کا چہرہ مبارکہ تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟

قال: لا، بل مثل الشمس والقمر مستديرا۔

حضرت جابر نے فرمایا، ہرگز نہیں بلکہ حضور کا رخ انور مہر و ماہ کی طرح تابندہ اور گول تھا۔ (شمائل الرسول لابن کثیر)

۲ - حضرت اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر کے پوتے ابو عبیدہ نے ایک صحابیہ ربیّع بنت معوّذ سے درخواست کی:

صفي لي رسول الله صلى الله عليه وسلم

Marfat.com

اے مادرِ محترم! مجھے حضورؐ کا حلیہ بتائیے۔

قالت: یابُنَيَّ! لو رایتہ رایت الشمس طالعۃ۔

اے میرے بیٹے! اگر تم محبوب رب العالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تو تمھیں یوں محسوس ہوتا کہ تم سورج کو طلوع ہوتے دیکھ رہے ہو۔

۲۔ حضرت ابراہیم بن محمد، جو سیدنا علیؓ کی اولاد سے ہیں، کہا کرتے، جب ہمارے جدِ امجد حضرت علیؓ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان فرماتے تو یوں دادِ فصاحت دیتے:

قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل الممغط و لا بالقصیر المتردد وکان ربعۃ من القوم لم یکن بالجعد القطط و لا بالسبط۔ کان جَعْدًا رَجِلاً ولم یکن المطھم ولا بالمکلثم وکان فی وجھہ تدویر ابیض مشرب ادعج العینین، اھدب الاشفار، جلیل المشاش والکتد، اَجْرَدُ ذُومَسْرُبَۃٍ شثن الکفین والقدمین اذا مشٰی تقلع کانما ینحط فی صبب و اذا التفت التفت معًا۔ بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لھجۃ والینھم عریکۃ واکرمھم عشیرۃ۔ من رآہ بدیھۃ ھابہٗ ومن خالطہٗ معرفۃ احبّہٗ یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(شمائل ترمذی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ بہت پست قامت، آپ میانہ قد تھے۔ آپ کے

Marfat.com

موئے مبارک بہت گھنگریالے بھی نہ تھے اور بالکل سیدھے لمبے بھی نہ تھے بلکہ متوسط درجے کے گھنگریالے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ چہرہ مبارک گولائی مائل تھا رنگت سپید جو سرخی مائل تھی۔ آنکھیں خوب سیاہ سرمگیں تھیں پلکیں دراز تھیں۔ جوڑ اور کندھے مضبوط تھے۔ کہیں بال نہ تھے۔ صرف بالوں کی ایک لکیر تھی جو سینہ سے ناف تک چلی گئی تھی۔ دست مبارک کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُرگوشت تھے جب راہ چلتے تو قدم زور سے اٹھاتے گویا بلندی سے نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف پھرتے تو پوری طرح پھرتے۔ دونوں مبارک کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ سخی، سب لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے اور نرم طبیعت، نرم خو، بڑے شریف گھرانے کے چشم وچراغ تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا وہ ہیبت نبوت سے خوفزدہ ہو جاتا اور جو جان پہچان کر میل جول کرتا وہ سو جان سے فریفتہ ہو جاتا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کرنے والے کو یہ کہنا پڑتا کہ اس نے نہ پہلے کبھی آپ کا مثل دیکھا ہے اور نہ بعد میں کبھی آپ کا کوئی ہمسر نظر آیا ہے صلے اللہ علیہ وسلم۔

سچی بات تو یہ ہے کہ بارگاہ نبوت کے شاعر حضرت حسان کے ان دو شعروں کے بعد کسی مزید گفتگو کی مجال ہی نہیں رہتی ؎

واجمل منك لم ترقط عینی
واحسن منك لم تلد النساء

خلقت مبرأ من کل عیب
کانك قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: میری آنکھوں نے آج تک آپ سے زیادہ صاحب جمال کوئی نہیں دیکھا۔ اور کسی زمانہ میں کسی جگہ میں کسی عورت نے آپ جیسا حسین بچہ نہیں جنا۔

Marfat.com

آپ کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک کر کے پیدا کیا گیا ہے۔
یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی تخلیق آپ کی مرضی کے مطابق کی گئی ہے۔

۴۔ وَاَجْوَدُ خَلْقِ اللّٰہِ صَدْرًا وَّنَائِلًا
وَاَبْسَطُھُمْ کَفًّا عَلٰی کُلِّ طَالِبٖ

شرح حضرت ناظم

نیل: یافتن و عطارا نائل گویند بمعنی اسم مفعول چنانچہ درعیشۃ راضیۃ گفتہ اند۔
یعنے سخی ترین خلق خدا است باعتبار سینہ و باعتبار عطا۔ وکشادہ کنندہ ترین ایشاں است دست را بر ہر سوال کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

اجود: بہت سخی۔ نائل: اگرچہ اسم فاعل ہے لیکن بمعنی اسم مفعول ہے یعنی عطیہ۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باعتبار سینہ و باعتبار عطیات سب سے زیادہ سخی ہیں اور ہر سائل کے لیے آپ کا دست کرم سب سے زیادہ کشادہ یعنی کبھی کوئی سائل بارگاہ عالی سے خالی نہیں جاتا بلکہ جس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جود و سخا سے بہرہ ور کرتے ہیں اس کی آنے والی نسلیں بھی اس سخاوت سے بہرہ ور ہوتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

۵ وَاَعْظَمُ حُرٍّ لِلْمَعَالِیْ نُھُوْضُہٗ
اِلَی الْمَجْدِ سَامٍ لِلْعَظَائِمِ خَاطِبٗ

شرح حضرت ناظم

حر: آزاد و جوانمرد۔ معالی جمع معلات بمعنی بلندی قدر و منزلت عظائم جمع عظیمہ بمعنے مرتبہ بلند۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بزرگ ترین جوانمرد ایست کہ برائے مراتب بلند برخواستن او باشد بسوئے بزرگی ترقی کند و کارہائے بزرگ را طلب نماید یکہ ازاں شریفہ را خواستگاری کند۔

تشریح مشکل الفاظ

حُر: جوانمرد جس کی بلند ہمت معمولی اور حقیر کاموں میں الجھ کر نہیں رہ جاتی بلکہ وہ ہمیشہ اعلےٰ مقاصد کے لیے مصروف جہاد رہتا ہے۔ معالی: جمع ہے معلات کی، قدر و منزلت کی بلندی۔ عظائم: جمع ہے اس کا واحد عظیمۃ ہے اس کا معنی ہے، بلند مراتب۔ خاطب: منگیتر کو کہتے ہیں جو کسی دوشیزہ کا رشتہ طلب کرتا ہے۔ اب اس کا اطلاق ہر اعلیٰ اور ارفع چیز کے طلب گار پر بھی ہوتا رہتا ہے۔ نھوض: کوئی اہم کام انجام دینے کے لیے اٹھ کھڑا ہونا۔ کاہلی اور سستی کو چھوڑ کر مصروف تگ و دو ہو جانا۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جوانمردوں سے عظیم ترین ہیں۔ آپ ہمیشہ بلند سے بلند تر مقامات پر رسائی حاصل کرنے کے لیے کمربستہ رہتے ہیں، آپ بزرگیوں کی

Marfat.com

طرف پرکشار رہتے ہیں اور عظیم مقاصد کی طلب آپ کو بے قرار رکھتی ہے۔

۶ تَرَى أَشْجَعَ الْفُرْسَانِ لَاذَ بِظَهْرِهِ
إِذَا احْمَرَّ بَأْسٌ فِي بَئِيسِ الْمَوَاجِبِ

شرح حضرت ناظم

عذاب بئیس ای شدید۔ احمرّ البأس ای اشتد الحرب۔ یقال خرج القوم الی مواجبهم ای مصارعهم۔

یعنے مے بینی شجاع ترین سواراں راکہ پناہ گرفتہ است بپشت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وقتیکہ سخت شد کارزار در معرکہ ہائے سخت۔

تشریح مشکل الفاظ

لاذ یلوذ: پناہ لینا۔ احمرّ: سُرخ ہونا۔ بأس: جنگ، جب جنگ شدت اختیار کرلیتی ہے اور سُرخ خون کے دریا بہنے لگتے ہیں تو اس وقت عرب کہتے ہیں: احمر البأس۔ بئیس: شدید، سخت۔ المواجب: مصارع۔ جہاں میدان جنگ میں قتل ہونے والوں کی لاشیں گرتی ہیں۔ الموجب جمع المواجب الموت: یقال خرج القوم الی مواجبهم ای الی مصارعهم (المنجد) موجب کا دوسرا معنی موت ہے اس کی جمع بھی مواجب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قوم اپنی قتل گاہوں کی طرف نکلی۔ (المنجد)

ترجمہ: تُو دیکھے گا کہ بڑے بہادر شہسوار حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت کے پیچھے پناہ لیتے ہیں جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو اور مقتولوں کی لاشیں اپنی قتل گاہوں میں گر رہی ہوں۔

Marfat.com

۷ وَآذَاهُ قَوْمٌ مِنْ سَفَاهَةِ عَقْلِهِمْ
وَلَمْ يَذْهَبُوا مِنْ دِيْنِهِ بِمَذَاهِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی ایذا دادند آنحضرت را صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعۂ بسبب کوتاہی عقل خود و نرفتند در راہ ہا از دین او۔

ترجمہ

ایک جماعت نے اپنی کم عقلی اور بے وقوفی کی وجہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں اور آپ کے دین میں سے کسی راستہ کو اختیار نہ کیا۔

۸ وَمَا زَالَ يَدْعُوا رَبَّهُ لِهُدَاهُمْ
وَإِنْ كَانَ قَدْ قَاسَى أَشَدَّ الْمَتَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

پس ہمیشہ دعا می کرد پروردگار خود را برائے راہ نمودن ایشاں اگرچہ کشیدہ بود سخت ترین مشقتہا۔

و دریں دو بیت اشارہ است باں قصہ کہ کفار بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سنگ می زدند اختند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم می فرمود: اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔

تشریح مشکل الفاظ ، قاسی، چکھنا، برداشت کرنا۔ متاعب جمع ہے متعبۃ اور

Marfat.com

متعب کی : تکلیف ، شدت ۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ایذا پہنچانے والے کفار کی ہدایت کے لیے اپنے رب کی بارگاہ میں دعائیں مانگتے رہتے اگرچہ ان کے ہاتھوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تکلیف دہ مصیبتیں برداشت کی تھیں۔

طائف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوتِ حق کے لیے تشریف لے گئے اور وہاں کے اوباشوں نے طائف کے رئیسوں کے ایما پر جس بے رحمی سے اس ذات اقدس پر سنگباری اور خشت باری کی اور اپنی زبانوں سے طعن و تشنیع کے زہر میں بجھے ہوئے تیر سب لے محابا برسائے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیاں لہو لہان ہوگئیں ان کے نرغے سے نکل کر جب حضور طائف کے باہر ایک چشمے پر پہنچے تو مختلف فرشتے حاضر ہوئے ، باد و باران کے فرشتے نے عرض کی : اجازت ہو تو ان بدبختوں کو پر ایسا طوفان مسلط کردوں کہ ان کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ پہاڑوں کے فرشتے نے آکر عرض کی : ارشاد ہو تو اس پہاڑ کو اوندھا کردوں ، اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہے۔ لیکن اس سراپا رحمت بن کر تشریف لانے والے نبی مکرم نے ملائکہ کی ان پیشکشوں کو شرف قبول نہ بخشا بلکہ بارگاہ الٰہی میں ان پاکیزہ جملوں سے ان کی معذرت خواہی بھی کی اور ان کی ہدایت کے لیے دعا بھی مانگی ، عرض کی : اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ (اے اللہ ! میری قوم کو ہدایت دے ان کی یہ ستم کیشیاں فقط اس لیے ہیں کہ وہ حقیقت کو نہیں پہچانتے ۔

Marfat.com

۹ وَمَا زَالَ يَعْفُوْ قَادِرًا عَنْ مُسِيْئِهِمْ،
كَمَا كَانَ منه عند جبذة جاذب

شرح حضرت ناظم

الجبذ: لغة فی الجذب۔ وقیل مقلوب۔

یعنی ہمیشہ عفو می کرد از بدی کنندہ ایشاں حالانکہ قادر بود بر انتقام چنانکہ واقعہ شد از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک کشیدن جامہ از اعرابی کہ کشیدہ بود دریں بیت اشارہ است بحدیث انس کہ اعرابی ردائے مبارک آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم از پس پشت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کشید تا آنکہ اثر کرد در منکب آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم و وے آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تبسم فرمود و او را چیزے عطا نمود۔

تشریح مشکل الفاظ

مسئ: برائی کرنے والا۔ جبذۃ: کھینچنا۔ اس کے بارے میں اہل لغت نے یہ تحقیق کی ہے کہ یا تو جذب کی ایک لغت جبذۃ ہے اور یا یہ جذب کا مقلوب ہے یعنے بآ۔ مؤخر کو مقدم کر دیا اور ذال مقدم کو مؤخر کر دیا۔

ترجمہ وتشریح

حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدرت و اختیار کے باوجود ہر اذیت پہنچانے والے کو معاف فرماتے رہے۔ جس طرح اعرابی نے جب سختی سے چادر کو حضور کی گردن مبارک میں بھینچا یہاں تک کہ وہاں نشانات پڑ گئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی غضبناک

Marfat.com

ہو کر اس سے انتقام نہیں لیا بلکہ اس بداخلاقی کے بدلے میں تبسم فرمایا اور اس کو اپنے انعام سے نوازا۔

ما زال طول العمر لله معرضا
عن البسط فی الدنیا وعیش المرازب

شرح حضرت ناظم

مرازب جمع ہے مرزبان: والمرزبان الفارس الشجاع: المقدم علی القوم دون الملک معرّب۔

یعنی ہمیشہ بود طول عمر خود برائے رضائے خدا معرض از رفاہیت در دنیا و از عیش رؤسا عجم۔

تشریح مشکل الفاظ

معرض: روگردانی کرنے والا۔ بسط کشادگی۔ مرازب یہ مرزبان کی جمع ہے، مرزبان ایک بہادر شہسوار کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کا پیشوا ہوتا ہے اور اس کا درجہ بادشاہ سے نیچے ہوتا ہے معرّب ہے یعنی اس فارسی لفظ کو عربی بنایا گیا ہے۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم عمر بھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے دنیا کے اموال کی فراوانی اور عجمی رئیسوں کی عیش و عشرت سے روگردانی کئے رہے باوجود اس بات کے کہ اموالِ غنیمت کی کثرت تھی اور صحابہ کرام کے احوال بھی بہت بہتر ہو گئے تھے لیکن کاشانۂ نبوت میں وہی سادگی تھی کھانا بھی سادہ، رہائش کا سامان بھی سادہ

Marfat.com

کبھی کھجوریں کھا کر اوپر سے پانی کے چند گھونٹ پی لئے۔ کبھی جَو کی روٹی کھا کر اُٹھ پھر گزار لیئے۔

اسی طرف اعلیٰ حضرت بریلوی نے اشارہ فرمایا ہے ؎

دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

بَدِیعٌ کَمَالٍ فِی الْمَعَانِی فَلَا امْرِئٌ ۱۱
یَکُوْنُ لَهٗ مِثْلًا وَلَا بِمُقَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی بے نظیر است کمال او در جمیع اوصاف پس نیست ہیچ مردے مانند او ونیست ہیچ مردے نزدیک باد در جمع درمیان بدیع و معانی ایہام تطبیق است و ایں آخر فصل رابع است۔ بدیع کمال دلالت میکند بر انتہائے ایں کلام وبمنزلہ نتیجہ است آں را۔

تشریح مشکل الفاظ

بدیع : بے نظیر۔ مقارب : قریب پہنچنے والا۔

ترجمہ

یعنی تمام اوصاف و معانی میں آپ کا کمال بے نظیر و بے مثال ہے۔ آپ کا ان کمالات میں ہمسر ہونا تو کجا کوئی قریب پہنچنے کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ہر کمال میں اور ہر خوبی میں وہ مرتبہ بلند ارزانی فرمایا کہ دنیا کا کوئی شخص، کوئی نبی، رسول یا کوئی فرشتہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی برابری کا تو کجا حضور کے نزدیک پہنچنے کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل پنجم

در اشارہ بنوع دیگر از دلائل نبوت و آں شامل است
در حالِ عرب و عجم و عادات و مذاہب ایشاں بپیش از بعثت،
حضرت پیغامبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کہ ببداہت عقل فہمیدہ
مے شود کہ لطف الٰہی مقتضی تغیّر آں او ضاع است و تامل در

Marfat.com

حال آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم از امیّت و عدم مخالطت علماء و شہرت بامانت کہ این ہمہ دلالت میکند بر صدق دعویٰ نبوت و تامل در اصلاح آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم امر ملت را باحسن وجوہ و این استدلال بدان ماند کہ ہر کہ عدالت ملک عادل را می داند اگر ببیند کہ رعیت او راہِ فساد پیش گرفتہ اند یقین میکند کہ بادشاہ البتہ زجر و منع خواہد کرد و بر سرآں جماعت قہرمانے را مسلط خواہد ساخت کہ تغیر اوضاع ایشاں نماید و چوں کسے دعوٰے کند کہ من طبیبم و مداوا کند مرضا را و ایشاں شفا یابند بیقین دانستہ شود کہ صادق ہست در دعویٰ خود۔

ترجمہ

پانچویں فصل میں ایک دوسرے انداز سے دلائل نبوت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس میں عرب وعجم کے احوال، ان کی عادات اور مذاہب کا ذکر ہے جن پر وہ حضور صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کاربند تھے اور یہ بات بآسانی سمجھ آرہی تھی کہ لطفِ خداوندی ان حالات کی تبدیلی کا مقتضی ہے نیز آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے امی ہونے اور علماء کی صحبت سے دور رہنے اور امانت کی صفت سے مشہور ہونے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کی صداقت کی دلیلیں ہیں نیز جس عمدگی سے حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ملت کے حالات کو رو باصلاح فرمایا یہ بھی حضور کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور اس استدلال کی مثال یوں ہے کہ جو شخص کسی عادل بادشاہ کی انصاف پسندی کو جانتا ہے اگر وہ دیکھے کہ رعایا فتنہ وفساد کے راستہ پر گامزن ہے تو اس شخص کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ منصف مزاج بادشاہ اپنی رعایا کو زجر و توبیخ کرے گا، اور ان پر ایک ایسا جابر حاکم مقرر کرے گا جو انھیں غلط روی سے باز رکھ سکے اسی طرح

Marfat.com

جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں طبیب ہوں اور بیماروں کا علاج کرتا ہوں وہ اس کے علاج سے شفایاب ہو جاتے ہیں تو ایسے شخص کے طبیب حاذق ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔

اَتَانَا مُقِيْمُ الدِّيْنِ مِنْ بَعْدِ فَتْرَةٍ ۝ وَتَحْرِيْفِ اَدْيَانٍ وَطُوْلِ مَشَاغِبٍ

شرح حضرت ناظم

فترۃ: سستی وزمان میان دو پیغمبر۔ شغب: بالمعجمتین برانگیختن فتنہ وتباہی۔ یعنے آمد بما در حالیکہ راست کنندہ دین است بعد سستی آں ما بعد انقطاع رسل و بعد تغیر ملتہا و بسیار فتنہ ہا و فسادہا۔

دریں بیت اشارہ است بآں کلمہ در کتب سابقہ مذکور است: ولن یقبضھم اللہ حتی یقیم الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ۔

تشریح مشکل الفاظ

فترۃ: دو پیغمبروں کی درمیانی مدت۔ مشاغب: جمع ہے اس کا واحد ہے شغب: فتنہ انگیزی۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دین کو درست کرنے کے لیے اس وقت تشریف لائے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی سو سال تک سلسلہ نبوت منقطع رہا تھا۔ اور سارے دین تحریف اور بگاڑ کا شکار ہو چکے تھے اور فتنہ انگیزیوں

Marfat.com

اور تباہ کاریوں نے بڑا طول پکڑ لیا تھا۔

تشریح

اس بیت میں کتب سابقہ کی ایک پیشین گوئی کی طرف اشارہ ہے و لن یقبضہم اللہ حتی یقیم الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الٰہ الا اللہ (یعنے اللہ تعالےٰ اس نبی آخر الزمان کی روح مبارکہ کو اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ ایک ٹیڑھی ملت کو راہ راست پر گامزن نہ کرلیں گے اور سب لا الٰہ الا اللہ کے عقیدہ توحید پر صدق دل سے ایمان نہ لے آئیں گے۔

۲

فَيَا وَيْلَ قَوْمٍ يُشْرِكُونَ بِرَبِّهِمْ
وَفِيهِمْ صُنُوفٌ مِنْ وَخِيمِ الْمَثَالِبِ

شرح حضرت ناظم

وخیم: ای ثقیل۔ مثالب: عیبہا ونقصہا مثلبہ یکے۔

یعنے پس والے آں قوم را کہ شریک مقرر میکنند با پروردگار خویش و دریں جماعت انواع بسیار است از عیبہائے گراں ونقصہا۔

دریں بیت اشارتست بحال مشرکان عرب۔

تشریح مشکل الفاظ

وخیم: جس کا نتیجہ ہولناک ہو۔ مثالب جمع ہے اس کا واحد مثلبۃ: نقص، عیب۔

ترجمہ

صد حیف! اس قوم پر جو اپنے رب کا شریک ٹھہراتی ہے اور ان میں گونا گوں

Marfat.com

بڑے بڑے عیوب اور نقائص پائے جاتے ہیں جن کا نتیجہ ازحد تباہ کن ہے۔

۳ وَدِیْنُهُمْ مَا یَفْتَرُوْنَ بِرَأْیِهِمْ
كَتَحْرِیْمِ حَامٍ وَاخْتِرَاعِ السَّوَائِبِ

شرح حضرت ناظم

حامی: فحل کہ اورا آزاد کنند وبروے سوار نشوند۔ سائبہ: ناقہ کانت تسیّب فی الجاہلیۃ لنذر۔

یعنے دین این مشرکان چیزے ایست کہ بر می بافند آنرا بعقل خود۔ بغیر استناد بوحی الٰہی مانند تحریم حام واختراع سائبہا۔

تشریح مشکل الفاظ

حام: وہ نر اونٹ جس کو مشرکین آزاد کر دیا کرتے تھے کہ جہاں چاہے چرتا رہے اسے کوئی منع نہیں کیا کرتا تھا۔ اور وہ اس پر سواری بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ سوائب: جمع ہے اس کا واحد سائبۃ ہے: وہ اونٹنی جو زمانہ جاہلیت میں بتوں کے لیے بطور نذر دے دی جاتی تھی۔

ترجمہ

ان کے دینی عقائد وہی تھے جن کو وہ اپنی رائے سے گھڑ لیا کرتے تھے جیسے حام (نر اونٹ) کو حرام کرنا۔ اور بتوں کے لیے اونٹنیوں کو نذر ماننے کی غلط رسم ایجاد کرنا۔

یعنے ان کے مذہبی عقائد کا ماخذ و منبع ارشاد ربّانی نہ تھا اور نہ ہی عقل سلیم اور فہم صحیح کی ان عقائد کو تائید حاصل تھی۔ اوہام وظنوں کے زیر اثر جو جی میں آیا اس کو حلال کر دیا اور جو

Marfat.com

جی میں آیا اس کو حرام کر دیا۔

۴ وَيَا وَيْلَ قَوْمٍ حَرَّفُوْا دِيْنَ رَبِّهِمْ
وَافْتَوْا بِمَصْنُوْعٍ لِحِفْظِ الْمَنَاصِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنے وائے آں قوم را کہ تحریف کردند دین پروردگار خود را و فتوی دادند و ساختہ از طرف خود برائے نگہداشت منصبہا و ریاستہا۔

وایں اشارتست بحال یہودیاں۔

تشریح مشکل الفاظ

مصنوع : خود ساختہ، بناوٹی چیز۔ مناصب کا واحد منصب ہے : عہدہ، مرتبہ۔

ترجمہ

پس ہلاکت و بربادی ہے اس قوم کے لیے جنھوں نے اپنے پروردگار کے دین میں ردّ و بدل کر دیا اور اپنے مناصب اور عہدوں کی حفاظت کے لیے اپنے من گھڑت مسائل کے مطابق دینی معاملات میں فتوے صادر کرتے رہے۔

تشریح

اس میں یہودیوں کی اس حالت بد کی طرف اشارہ ہے کہ وہ معمولی معمولی دنیوی مفاد کے لیے تورات کی آیات میں تحریف کر دیتے اور احکام الٰہی کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی کے مطابق فتوے صادر کرتے۔ ان کی اس عادت بد کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں ہے :

Marfat.com

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنًا قلیلاً فویل لھم مما کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون ۔ (البقرۃ، آیت ۷۹)

(پس ہلاکت ہو ان کے لیے جو لکھتے ہیں کتاب خود اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ نوشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تاکہ حاصل کرلیں اس کے عوض تھوڑے سے دام، سو ہلاکت ہو ان کے لیے بوجہ اس کے جو لکھا ان کے ہاتھوں نے اور ہلاکت ہو ان کے لیے بوجہ اس مال کے جو وہ یوں کماتے ہیں۔)

۵ فَیَا وَیْلَ مَنْ اَطْرٰی بِوَصْفِ نَبِیِّہٖ
فسماہٗ رَبَّ الْخَلْقِ اِطْرَاءَ خَائِبٖ

شرح حضرت ناظم

اطرار: بمبالغہ ستودن۔

یعنے وائے آں کس را کہ مبالغہ کردہ است در مدح نبی خود پس نامید او را پروردگار خلق و مبالغہ مطلب نایابندہ۔

و ایں بیت اشارتست بحال نصاریٰ۔

تشریح مشکل الفاظ

اطرار: تعریف میں مبالغہ آرائی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ خائب: ناکام، نامراد۔

ترجمہ

صد حیف! اس قوم پر جس نے اپنے نبی کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا، اور

Marfat.com

اس کو مخلوقات کا پروردگار کہنا شروع کر دیا۔ یہ ایسا مبالغہ ہے جس کا مرتکب ناکام و نامراد ہوا کرتا ہے۔

تشریح

اس میں عیسائیوں کے عقیدہ باطلہ کی طرف اشارہ ہے کہ انھوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات و کمالات دیکھ کر آپ کو خدا کا فرزند یقین کر لیا۔ (العیاذ باللہ) اور عقیدۂ تثلیث کی بنیاد رکھ کر اس دین توحید کو شرک سے ملوث کر دیا جس کی ترویج و اشاعت کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساری عمر وقف کر دی اور طرح طرح کے آلام و مصائب کو برداشت کیا۔

۶۔ وَيَاوَيْلَ قَوْمٍ قَدْ اَبَارَ نُفُوْسَهُمْ
تَكَلُّفُ تَزْوِيْقٍ وَحُبُّ الْمَلَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

بوار: بالفتح، ہلاکی۔ بار فلاں ای ھلک و ابارہٗ اللہ ای اھلکہٗ۔ زواق: سیماب بلغۃ اہل مدینہ۔ تزویق: آراستن و کل منقش فھو مزوق و آلم یکن ہناک زیبق۔
یعنے وائے آں قوم راکہ ہلاک کردہ است نفوس ایشاں تکلف تزئین و دوستی بازی ہا۔

وایں بیت اشارتست بحال ملوک عجم و رؤسا ایشاں۔

تشریح مشکل الفاظ

: ہلاک کرنا۔ بوار: ہلاکت و بربادی۔ زواق: اہل مدینہ کی لغت میں پارہ کو

Marfat.com

زواق کہتے ہیں۔ تزویق، آرائش وزیبائش۔ ملاعب، کھیل کود۔ ہر نقش دار چیز کو مزوق کہتے ہیں خواہ وہاں پارہ نہ بھی ہو۔

ترجمہ

صد حیف! اس قوم کی بربادی پر جن کے نفسوں کو بناؤ سنگھار کے تکلف اور لہو ولعب کی محبت نے تباہ اور ہلاک کردیا۔

تشریح

اس شعر میں عجم کے ان بادشاہوں اور ان کے رؤسا کی حالت زار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو محلات کی تعمیر، رنگ برنگے لباسوں اور سامان خورد و نوش میں بے جا تکلفات اور بے سود آرائش وزیبائش کے دلدادہ تھے اور اس پر پانی کی طرح روپیہ بہایا کرتے تھے لہو ولعب، عیش و نشاط میں شب و روز اس طرح سرشار رہتے تھے کہ انھیں کاروبار سلطنت کی انجام دہی اور اپنی رعایا کی خبرگیری کے لیے فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ نفرت کا وہ لاوا جو ان کی مظلوم اور بے بس رعایا کے دلوں میں ان کے خلاف پک رہا تھا آخر کار کوہِ آتش فشاں بن کر پھٹا ان کو اور ان کے جملہ سامان عیش و طرب کو جلا کر بھسم کردیا۔

۵ وَيَا وَيْلَ قَوْمٍ قَدْ اَخَفَّ عُقُوْلَهُمْ
تَجَبُّرُ كِسْرٰى وَ اِصْطِلَامُ الضَّرَائِبْ

شرح حضرت ناظم

اخف، سبکسار کرد۔ اصطلام: ازبن برکندن۔ الضریبہ: مایؤدی العبد الی سیدہ من الخراج المقرر علیہ۔ فعیلۃ بمعنی مفعول والجمع ضرائب۔

Marfat.com

ترجمہ

یعنے وائے آں قوم را کہ سبکسار ساختہ است عقول ایشاں را تکبر کسریٰ و از بیخ برکندن خراج و باج ایشاں را۔ دریں بیت اشارتست بحال رعایا عجم کہ پامال ظلم ملوک شدہ بودند۔

تشریح مشکل الفاظ

اخف: ہلکا کرنا۔ بے وزن بنا دینا۔ عقل و فکر کی قوتوں کو ظلم و تشدد سے بیکار بنا دینا۔ تجبر: جبر و تشدد۔ اصطلام: جڑ سے اکھیڑنا۔ ضرائب جمع ہے ضریبۃ کی ٹیکس، محصول وغیرہ۔

ترجمہ

اور صد افسوس! اس قوم کی خستہ حالی پر جن کی عقلوں کو ایران کے مطلق العنان کسریٰ کے جبر و تشدد نے اور جڑوں سے اکھیڑ دینے والے بھاری بھرکم ٹیکسوں نے ناکارہ اور بے وقعت بنا دیا تھا وہ غور و فکر کی سے صلاحیت سے ہی محروم ہو گئے تھے۔

تشریح

جب کوئی طالب علم ایران کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے اور وہاں کے بادشاہوں اور ان کے امراء کے جور و ستم کی داستانیں پڑھتا ہے اور ان ناقابل برداشت ٹیکسوں اور واجبات کو ملاحظہ کرتا ہے تو ششدر رہ جاتا ہے یقیناً ان کی رعایا ان مظالم اور ناقابل برداشت ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے یوں سسک رہی تھی کہ ان کو سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ اس عذاب الیم سے کس طرح رستگاری حاصل کرے۔ ان کے عقل و فہم کی بے بسی کی کیفیت دیکھ کر بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور یہ صورت حال صرف اہل ایران کے ساتھ ہی مختص نہ تھی بلکہ ممالک عجم میں ہر جگہ ان کے حکمرانوں کے جور و ستم اور لوٹ کھسوٹ نے رعایا

Marfat.com

کو خستہ حال بنا دیا تھا اور وہ اس قابل بھی نہ رہے تھے کہ اپنی عقل وفہم سے کوئی فائدہ اٹھاسکیں۔

۸ فَادْرَكَهُمْ فِيْ ذَاكَ رَحْمَةُ رَبِّنَا
وَقَدْ اَوْجَبُوْا مِنْهُ اَشَدَّ الْمَعَاتِبِ

شرح حضرت ناظم

معتبہ بفتح التا، وکسرہا: خشم گرفتن۔

یعنے پس دریافت ایشاں را دریں حالت رحمت پروردگار ما حال آنکہ مستحق شدہ بودند از جانب خدا تعالیٰ سخت ترین خشمہا۔

تشریح مشکل الفاظ

اوجب: اپنے اوپر لازم کرنا، مستحق ہو جانا۔ معاتب: جمع ہے اس کا واحد معتبہ اور معتبہ ہے: غضب، غصہ، ناراضگی۔

ترجمہ

نسل انسانی کے سارے گروہ جن کا ذکر مندرجہ بالا اشعار میں علیحدہ علیحدہ ہو چکا ہے۔ انھوں نے اپنے زشتی اعمال کے باعث اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگیوں کا مستحق بنالیا تھا اس حالت میں ہمارے پروردگار کی رحمت نے ان کو آلیا۔

۹ فَاَرْسَلَ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ نَبِيَّهٗ
وَلَمْ يَكُ فِيْمَا قَدْ بَلَوْهُ بِكَاذِبٍ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

بلاء و ابلاء و ابتلاء ؛ آزمودن

پس فرستاد از بلند ترین قبیلہ درمیان قریش پیغامبر خود را و نبود در آنچہ قریش امتحان کردہ بودند دروغ گوے۔

تشریح مشکل الفاظ

علیا قریش ، قریش کا بلند ترین قبیلہ یعنی بنی ہاشم۔ بلا یبلو ؛ آزمانا۔

ترجمہ

پس اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش کے اعلیٰ ترین خاندان بنو ہاشم میں مبعوث فرمایا اور قریش نے آپ کو ہر طرح آزمایا لیکن حضور کی سیرت و کردار کو دروغ گوئی اور کذب بیانی سے پاک و صاف پایا۔

تشریح

حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اپنے دین کی پہلی مرتبہ دعوت عام کے لیے اہل مکہ کو کوہِ صفا کے دامن میں جمع کیا تو پہلی بات ان سے یہ دریافت کی کہ اے اہلِ مکہّ! اگر میں تمھیں کہوں کہ اس پہاڑ کی دوسری جانب سے ایک لشکر تم پر چڑھائی کرنے کے لیے بڑھا چلا آ رہا ہے تو کیا تم میری بات کو تسلیم کرو گے تو انھوں نے کہا: بے شک ہم آپ کی ہر بات کو مانیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی غلط بیانی کرتے نہیں سنا۔ اعلان نبوت سے پہلے آپ کے ہم وطن آپ کو الصادق اور الامین کے معزز خطابات سے پکارا کرتے تھے۔

Marfat.com

شعر ۱۱

وَمِنْ قَبْلِ هٰذَا لَمْ يُخَالِطْ مَدَارِسَ
الْيَهُوْدِ وَلَمْ يَقْرَأْ لَهُمْ خَطَّ كَاتِبِ۔

شرح حضرت ناظم

یعنے پیش ازیں نیامیختہ بود بمدرسہائے یہود ونخواندہ بود خط نویسندہ از ایشاں۔

ترجمہ

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پیشتر نہ کبھی یہودیوں کے مدرسوں میں اپنی آمد ورفت رکھی اور نہ ان کے کسی کاتب کے خط کو پڑھا۔

تشریح

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا۔ اس لیے قرآن کریم میں حضور کو النبی الامی کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف کا منبع فیض ربانی ہے۔ یہ معارف و اسرار کے سمندر جو صدر نبوت میں موجزن ہیں یہ محض عطا الٰہی ہے اس میں کسی کسب واکتساب کا کوئی دخل نہیں۔ "الرحمٰن۔ علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان" ان آیات میں الرحمٰن معلم ہے اور الانسان تلمیذ ہے اس سے مراد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہے —— علوم نبوت کے بارے میں کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے۔ اس کا علم یا الرحمٰن کو ہے جس نے سکھایا، یا الانسان کو ہے جس نے سیکھا ؎

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغباں
بلبل چہ گفت گل چہ شنید و صبا چہ کرد

Marfat.com

۱۱ے وَاَوۡضَحَ مِنۡهَاجَ الۡهُدٰى لِمَنِ اهۡتَدٰى
وَمَنَّ بِتَعۡلِيۡمٍ عَلٰى كُلِّ رَاغِبٖ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس واضح ساخت راہ ہدایت را برائے ہر کہ راہ یابی خواہد و احسان کرد بآموختن شرائع بر ہر رغبت دارندہ در امر خیر۔

تشریح مشکل الفاظ

منھاج : واضح اور روشن راستہ۔ اھتدیٰ : ہدایت کا طلب گار ہونا۔

ترجمہ

حضور علیہ السلام نے ہدایت کے طلبگاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن کر دیا اور ہر خیر و برکت کے متلاشی کو شریعت کے علم سے بہرہ ور کرنے کا احسان فرمایا۔

۱۲ے وَاَخۡبَرَ عَنۡ بَدۡءِ السَّمَاءِ لَهُمۡ وَعَنۡ
مَقَامٍ مَخُوۡفٍ بَيۡنَ اَيۡدِي الۡمُحَاسِبٖ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس خبر داد از ابتدائے آفرینش آسماں ایشاں را و از ایستادن پیش پروردگار حساب کنندہ کہ ازاں ایستادن ترسیدہ می شود۔

و دریں بیت اشارتست بآیہ کریمہ : ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن

و دریں بیت جمع کردہ شد حال مبدأ و معاد را۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

مقام مخوف : وہ مقام جو خوفزدہ کرنے والا ہو۔ محاسب : باز پرس کرنے والا۔

ترجمہ

اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں افرینش آسمان سے لے کر اس خوفناک مقام تک کی اطلاع دی جہاں وہ اللہ تعالٰے کے روبرو اپنے گزشتہ اعمال کی جواب دہی کے لیے کھڑے کئے جائیں گے۔

تشریح

اس روز شدت خوف کا یہ عالم ہوگا کہ کسی کو کسی کا ہوش نہ رہے گا۔ قرآن کریم کی ان آیات میں ان حالات کی بڑی صحیح اور مؤثر تصویر کشی کی گئی ہے :

یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ و بنیہ

لکل امرئ منھم یومئذ شأن یغنیہ

ترجمہ : (اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے ہر شخص کو ان میں سے اس دن ایسی فکر لاحق ہوگی جو اسے سب سے بے پرواہ کر دے گی۔)

اس بیت میں اس آیت کریمہ کی طرف بھی اشارہ ہے : و لمن خاف مقام ربہ جنتان۔

ترجمہ : (جو شخص اپنے رب کے حضور میں حاضری سے خوفزدہ ہوگا اس کو دو جنت عطا کئے جائیں گے۔)

Marfat.com

۱۳ وَعَنْ حُکْمِ رَبِّ الْعَرْشِ فِيْمَا يُعَنِّهِمْ
وَعَنْ حِکَمٍ تُرْوٰی بِحُکْمِ التَّجَارِبِ

شرح حضرت ناظم

العنن بالفتحتین: پیش آمدن خبر۔

یعنی خبر داد از فرمان پروردگار عرش در آنچہ پیش می آید ایشاں را و از حکمت ہا کہ روایت کردہ می شود بسبب تجربہ ہا۔

و دریں بیت اشارتست بآنکہ حضرت پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم دو علم با تلقین فرمود۔ علم احکام و علم حکم۔ اوّل ظاہر است و ثانی چوں مصالح منزلیہ و علم اخلاق، خواص بعض اطعمہ وغیرہا و ایں علم ثانی گاہے بحکم تجربہ نیز ادراک نمودہ می شود۔

تشریح مشکل الفاظ

عنن: کسی چیز کا پیش آنا۔ حکم: جمع ہے حکمت کی: دانائی کی باتیں۔ تجارب: جمع ہے تجربہ کی۔

ترجمہ

اور انہیں ان امور و حالات کے بارے میں خداوند عرش کے حکم سے آگاہ کیا جو انہیں پیش آنے والے تھے اور ان دانائی کی باتوں سے انہیں مطلع کیا جن کو بہم تجربات کی بنا پر روایت کیا جاتا تھا۔

تشریح

یعنے نوع انسانی کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں جس اشد راہنمائی کی ضرورت تھی، وہ

Marfat.com

بڑے دلنشیں انداز سے بہم پہنچائی۔ اللہ تعالےٰ کے احکام سے انھیں آگاہ کیا حکمت و دانش کی باتیں جو طویل تجربوں سے حاصل کی جا سکتی تھیں، ان سے اپنی قوم کو باخبر کیا۔

۱۴ وَاَبْطَلَ اَصْنَافَ الْخَنٰی وَاَبَادَھَا
وَاَصْنَافَ بَغْیٍ لِلْعُقُوْبَۃِ جَالِبٖ

شرح حضرت ناظم

خنیٰ: بیہودہ گفتن و مراد ایں جا اعم است از قول و فعل اباد ۃ اللہ ای اھلکہ۔

یعنی باطل ساخت اقسام بیہودگی را و برہم زد آنہا را و باطل ساخت اقسام ظلم کہ عقوبت الٰہی را مقتضی است۔

و دریں بیت اشارتست بآں حدیث کہ ہیچ گناہ نزدیک خدا تعالیٰ جالب تر نیست عقوبت را از بغی، خنیٰ اشارتست بامراض نفسانیہ از جہت نفس شہویہ پیدا شود۔ یعنی بامراض از جہت نفس سبعیہ پیدا شود۔

تشریح مشکل الفاظ

الخنیٰ: فحش کلام۔ یہاں اس سے مراد ہر قول اور ہر عمل ہے جو فحش اور غلیظ ہو۔ اباد: ہلاک کرنا۔ بغی: سرکشی، نافرمانی۔ جالب: کھینچنے والا۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیہودہ گوئی اور اعمال قبیحہ کی ساری قسموں کو باطل کر دیا اور انھیں درہم برہم کر دیا۔ بغاوت و سرکشی کی ان جملہ صورتوں کو بھی ختم کر دیا جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اپنی طرف کھینچنے والی ہیں۔

Marfat.com

تشریح

اس شعر میں اس حدیث مبارک کی طرف اشارہ ہے جس میں حضور علیہ الصلوہ السلام نے ارشاد فرمایا: سرکشی سے بڑھ کر عذابِ الٰہی کو اپنی طرف کھینچنے والا کوئی گناہ نہیں۔ اور رَحِی سے نفس انسانی کی ان بیماریوں کی طرف اشارہ ہے جو نفس شہوانی سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۵ وَبَشَّرَ مَنْ اَعْطَى الرَّسُوْلَ قِيَادَهٗ
بِجَنَّةِ تَنْعِيْمٍ وَحُوْرٍ كَوَاعِبٍ

شرح حضرت ناظم

قیاد: رسنی کہ استور را بآں کشند۔

یعنی بشارت داد کسی را کہ بدست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داد مہار خود را بہشت نعمت و حور نوجوان۔

تشریح مشکل الفاظ

قیاد: وہ رسی جس سے جانور باندھا جاتا ہے۔ باگ ڈور، مہار۔ کواعب: جمع ہے کاعب کی: دوشیزہ نوجوان لڑکیاں۔ حُور: جمع ہے حوراء: سیاہ چشم بڑی آنکھوں والی۔

ترجمہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کو جس نے اپنی باگ ڈور اللہ تعالےٰ کے رسول کو سونپ دی نعمتوں والی جنت اور نوجوان حوروں کی خوشخبری دی۔

Marfat.com

۱۶ وَاَوْعَدَ مَنْ يَأْبیٰ عِبَادَةَ رَبِّهٖ
عَقُوْبَةَ نِيْرَانٍ وَعِيْشَةَ قَاطِبٖ

شرح حضرت ناظم

قطوب: روئے ترش کردن۔

یعنے ترسانید کسے را کہ سرباز می زند از عبادت پروردگار خود بعقوبۃ دوزخ وگزراں شخصے کہ روئے ترش کردہ است۔

دریں بیت اشارہ کردہ شد بمضمون کریمہ: ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامہ اعمٰی۔

تشریح مشکل الفاظ

اوعد: ڈرانا، دھمکی دینا۔ عیشۃ: زندگی۔ قاطب: ترش رو، جس کے چہرے پر کراہت اور ناپسندیدگی کے آثار نمایاں ہوں۔

ترجمہ

اور جو شخص اپنے رب کی عبادت سے انکار کرتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے آتش جہنم کی سزا اور ایسے آدمی کی زندگی سے ڈرایا ہے جو ہمیشہ ترش رو اور کبیدہ خاطر رہتا ہو۔

تشریح

اس بیت میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے: ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمٰی۔ (جو شخص میری یاد سے

Marfat.com

روگردانی کرتا ہے تو اس کے لیے ایسی زندگی ہے جو بہت تنگ ہے اور ہم قیامت کے دن اسے اس کی قبر سے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔) العیاذ باللہ۔

۱۷ فَاَنْجیٰ بِہٖ مَنْ شَاءَ مِنَّا نِجَاتَہٗ
وَمَنْ خَابَ فَلْتَنْدُبْہُ شَرُّ النَّوَادِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس نجات داد خدا تعالیٰ بسبب ایں پیغامبر کسے را کہ او نجات خواستہ بود و ہر کہ مطلب نیافت باید کہ نوحہ کنند بروئے بدترین نوحہ کنندگان۔

تشریح مشکل الفاظ

نوادب: نوحہ کرنے والیاں۔ ندب: نوحہ کرنا۔ خاب: محروم رہنا۔

ترجمہ

یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعے اس خوش نصیب کو اپنی نجات کا طلب گار ہوا نجات دی اور جو محروم و خاسر رہا پس چاہیئے کہ نوحہ کرنے والیاں اس پر بدترین قسم کا نوحہ کریں۔

۱۸ فَاَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَ عَبْدَہٗ
بِحَقٍّ وَّلَا شَیْءَ ھُنَاکَ بِرَائِبِ

شرح حضرت ناظم

تقول رابنی فلان: اذا رأیت منہ ما یریبک وما یکرہ۔

Marfat.com

یعنی پس گواہی می دہم تحقیق کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر است از جانب خدا تعالےٰ نیست آنجا ہیچ چیز یکہ در شبہ اندازد۔

تشریح مشکل الفاظ

رائب: شک میں ڈالنے والا یعنے ناپسندیدہ۔

ترجمہ

حضرت ناظم حضور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے محاسن و محامد اور فیوض و برکات کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں:

پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب بندے کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے اور یہاں کوئی چیز ایسی نہیں جو شک میں ڈالنے والی ہو۔

۱۹ وَقَدْ کَانَ نُوْرُ اللّٰہِ فِیْنَا لِمُھْتَدٍ
وَصَمْصَامَ تَدْمِیْرٍ عَلٰی کُلِّ نَاکِبٖ

شرح حضرت ناظم

صمصام: تیغ بُراں، کہ باز نگردد، و یقال نکبہ اذا عدل عنہ۔

یعنی ہر آئینہ بود نور خدا تعالیٰ درمیان ما برائے ہر راہ یابندہ و شمشیر بُراں عقوبت بر ہر یکسو شوندہ۔

و ایں دو بیت دلالت می کنند بر ختم ایں فصل و بمنزلہ نتیجہ است آنرا۔

تشریح مشکل الفاظ

صمصام: تیز کاٹنے والی تلوار جو اپنے نشانہ سے اچٹ نہ جائے۔ تدمیر: باب

Marfat.com

تفصیل کا مصدر ہے۔ تباہ وبرباد کرنا۔ ہلاک کرنا۔ ناکب، منہ موڑنے والا۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہر ہدایت کے طلب گار کے لیے اللہ تعالیٰ کا نور ہیں۔ جس کی روشنی میں وہ اپنے جادہ حیات کو کامیابی کے ساتھ طے کرتا ہوا منزلِ مقصود پر رسائی حاصل کر لیتا ہے اور ہر منکر حق کے لیے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلاک کر دینے والی شمشیر بُراں ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل ششم

در بیان نوعی دیگر از دلائل نبوت و آں تامل است در شریعت آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ہمہ ارشاد است و اقامت عبادت کہ حق خالق است بر مخلوق و تہذیب نفوس باخلاق فاضلہ و دعوت بتدبیر منزل و بسیاست مدینہ و نصب مظان برائے آں

Marfat.com

بوجہیکہ محکم تر ازاں متصور نگردد۔ وایں استدلال بداں مانند کہ اگر شخصے کتاب سیبویہ می خواند یقین می کنند کہ مصنف آں کتاب کامل بود در نحو وہر کہ دیوان متنبی میخواند می داند صاحب آں کامل بود در شعر وہر کہ قانون می خواند می داند کہ مصنف آں کامل بود در علم طب۔ ہمچناں ہر کہ تفاصیل شرائع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم می بیند شک نمی کند درآں کہ استیفاء مقاصد تشریع بدون ایں علوم میسر نیست وصاحب ایں علوم نبی است ایں علوم را بوحی تلقی فرمود۔

ترجمہ

اس میں نبوت کے دوسری قسم کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں فکر و تدبر کرتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ حضور کی ساری راہنمائی کا مقصد عبادت قائم کرنا ہے جو کہ خالق کا مخلوق پر حق ہے نیز نفوس انسانی کو اخلاق حمیدہ کے ساتھ آراستہ کرنا ہے اور گھر کے معاملات کو اور ملک کی سیاست کو درست کرنے کی دعوت ہے اور ان مقاصد کے لیے ایسے دلائل کا مقرر کرنا ہے جن سے مضبوط تر کوئی دلیل متصور نہیں ہو سکتی اور یہ استدلال اس طرح ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص سیبویہ کی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف نحو میں کامل تھا اور جو شخص دیوان متنبی کا مطالعہ کرتا ہے اسے یقین ہو جاتا ہے کہ متنبی شعر میں کامل تھا جو شخص بوعلی سینا کی کتاب قانون کا مطالعہ کرتا ہے اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا مصنف علم طب میں ماہر تھا۔ اسی طرح جو شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کرتا ہے تو اس کو اس بارے میں ذرا شک نہیں رہتا کہ ان علوم کے بغیر قانون سازی کے مقاصد پورے نہیں ہو سکتے اور جو ذات ان علوم کا سرچشمہ ہے وہ نبی ہے اور یہ علوم

Marfat.com

اسے بذریعہ وحی بارگاہ الٰہی سے عطا فرمائے گئے ہیں۔

۱؎ وَاَقْوٰی دَلِیْلٍ عِنْدَ مَنْ تَمَّ عَقْلُہٗ
عَلٰی اَنَّ شِرْبَ الشَّرْعِ اَصْفَی الْمَشَارِبِ

شرح حضرت ناظم

شرب : بالکسر، حصہ آب۔

یعنے محکم ترین دلیلے نزدیک کسے کہ کامل است عقل او برآنکہ آب حدود و شرع صافی ترین جمیع آبخورہا است۔

تشریح مشکل الفاظ

شرب : پانی کا حصہ۔ شرع : شریعت۔ مشارب : جمع ہے مشرب کی : پانی پینے کی جگہ۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے کی ہر عقلمند کے سامنے سب سے قوی ترین دلیل یہ ہے کہ آپ کی شریعت کا پانی تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کے مشرب سے پاکیزہ اور صاف ہے۔

۲؎ تَوَاطِی عُقُوْلٍ فِی سَلَامَۃِ فِکْرِہٖ
عَلٰی کُلِّ مَا یَأْتِیْ بِہٖ مِنْ مَطَالِبِ

شرح حضرت ناظم : تواطوا علیہ ای توافقوا۔

Marfat.com

یعنی با یک دیگر موافق بودن عقل ہا در وقت سلامت فکر بر ہر چہ می آرد آنرا شرع از احکام یعنی عقول جیمہ ہمہ متفق اند بر استحسان شرائع۔

وتسہیل ہمزہ تواطی بنا بر ضرورت شعر است۔

تشریح مشکل الفاظ

تواطی متفق ہونا۔ سلامۃ فکرۃ، جب سوچ میں وہ ہر قسم کے تعصب اور ہٹ دھرمی سے محفوظ ہو۔

ترجمہ

اور عقلیں جب غور و فکر کے وقت ہر قسم کی ہٹ دھرمی اور تعصب سے پاک ہوں تو جو احکام شریعت حضور نے پیش کیے ہیں ان کی سچائی اور افادیت پر ان کا متفق ہونا دلائل نبوت میں سے ایک قوی ترین دلیل ہے۔

۳ــ سَمَاحَۃُ شَرْعٍ فِیْ رَزَانَۃِ شِرْعَۃٍ
وَتَحْقِیْقُ حَقٍّ فِیْ اِشَارَۃِ حَاجِبٖ

شرح حضرت ناظم

سماحۃ: جوانمردی۔ مراد ایں جا سہولت است۔ شرعہ: بالکسر، وشریعۃ، جائے در آمدن بر سر آب، راہ پیدا کردہ، خدا تعالیٰ۔ رزانۃ، آہستگی۔ رزیں، رائے وقور۔

یعنی اقوی دلیل سہولت شریعت است با ترک شتاب زدگی یعنی جامع است در سہولت و وقار۔ نہ چنداں تساہل دارد کہ از حد گزرد و نہ چنداں شدید است کہ شاق باشد۔ واثبات حق در اشارہ ابرو ہا۔ یعنی بسیار از مطالب غامزہ در الفاظ سہلہ بلطافت عجیبہ تقریر فرمودہ۔

Marfat.com

ودریں بیت اشارتست بحدیث "بعثت بالملۃ السمحۃ السھلۃ" وبحدیث : "اوتیت جوامع الکلم۔"

تشریح مشکل الفاظ

سماحۃ : آسانی، سہولت۔ رزانۃ : وقار، متانت۔ شرعۃ : گھاٹ، یہاں سے پانی بھرا جاتا ہے۔ شریعۃ کا بھی لغت میں یہی معنی ہے لیکن یہاں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا راستہ ہے جس پر چل کر ہم اس کی خوشنودی اور اپنی دارین کی فلاح حاصل کرسکتے ہیں۔ حاجب : ابرو۔

ترجمہ

جو شریعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لے کر تشریف لائے ہیں اس میں دو خوبیاں ہیں : وہ سہل اور آسان بھی ہے اس پر عمل کرنا انسان پر شاق اور دشوار نہیں گزرتا اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں وقار اور متانت بھی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کو یہ شان بھی عطا فرمائی ہے کہ وہ اشارہ ابرو سے حق کو واضح اور آشکارا کر دیتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں حضور کے نبی برحق ہونے کی براہین قاطعہ ہیں۔

تشریح

اس شعر میں ان دو احادیث کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلی حدیث ہے :

بعثت بالملۃ السمحۃ السھلۃ : یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے ایسی ملت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے جس میں وسعت اور فراخی کے ساتھ ساتھ آسانی اور سہولت بھی ہے۔

دوسری حدیث مبارکہ : اوتیت جوامع الکلم، یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے جوامع الکلم کی نعمت سے مالامال فرمایا ہے۔ یعنی مختصر کلام میں معانی کے سمندر سمو دیئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

وَمَكَارِمُ اَخْلَاقٍ وَاِتْمَامُ نِعْمَةٍ
نُبُوَّةُ تَاْلِيْفٍ وَسُلْطَانُ غَالِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی خوبی ہائے اخلاق و تمام کردن نعمت راہ نمودن حق با تسلط غلبہ کنندہ۔

یعنی دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم با غلبہ ملک منضم است۔ و دریں بیت اشارتست بحدیث : بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ و اشارہ است بآنکہ ملت محمدی مخصوص است بجمع شریعت با خلافت و سلطان غالب۔ از قبیلہ اضافت موصوف بصفت۔

تشریح مشکل الفاظ

مکارم اخلاق : اخلاق حمیدہ، صفات جمیلہ۔ اتمام، مکمل۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مکارم اخلاق سے متصف فرمایا اور اپنی نعمتوں کو آپ پر مکمل فرما دیا، ایسی نبوت عطا فرمائی جس میں الفت بھی ہے اور غالب حکومت بھی ہے۔

یہ تمام صفات بھی درحقیقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی روشن دلیلیں ہیں کہ اس قسم کا حسین امتزاج ذات پاک مصطفوی کے بغیر اور کہیں نظر نہیں آتا اس شرف و مرتبہ کی بلندی کے باوجود طبیعت میں فروتنی اور انکساری ہے۔ ہر قسم کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی اللہ تعالےٰ نے انتہا فرما دی ہے منصب ختم نبوت کے ساتھ شان دلربائی بھی ارزانی فرمائی ہے۔ کمال رافت رحمت کے ساتھ رعب جلال کا یہ عالم ہے کہ ایک ماہ کی مسافت پر دشمن نام سن کر لرزہ براندام رہتا ہے۔ اس شعر میں اس حدیث پاک کی طرف اشارہ ہے :

Marfat.com

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۔ مجھے اس لیے میرے رب نے مبعوث فرمایا ہے کہ میں اخلاق حمیدہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دوں اور اس میں اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ شریعت اور خلافت و سلطنت کا اجتماع اس دین کا طرۂ امتیاز ہے سلطان و غالب میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہے۔

۵ نُصَدِّقُ دِیْنَ الْمُصْطَفٰی بِقُلُوْبِنَا
عَلٰی بَیِّنَاتٍ فَہْمُہَا مِنْ غَرَائِبَ

شرح حضرت ناظمؒ

یعنی راست می دانیم دین مصطفیٰ را صلے اللہ علیہ وسلم بدلہائے خود با قرائن واضحہ کہ فہمیدن آں از عجائب است ۔ و دریں بیت اشارتست بمضمون کریمہ : افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ واشارتست بتمامی ایں فصل۔

تشریح مشکل الفاظ

بیّنات : اس کا واحد بیّنۃ ہے : دلائل ، براہین - غرائب : غریب کی جمع ہے تعجب میں ڈالنے والا۔

ترجمہ

یعنی ہم اپنے صدق دل سے دین مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں ایسے روشن دلائل کی بنا پر کہ جن کا سمجھنا عجائبات قدرت میں سے ہے ۔

اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے :

Marfat.com

اَفمن کان علی بینۃٍ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ ۔

اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ فصل اختتام پذیر ہو رہی ہے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل ہفتم

در نوع دیگر از دلائل نبوت و آں
تامل در معجزات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

ترجمہ

یہ دلائل نبوت کی ایک دوسری قسم ہے۔ اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں غور وفکر کی دعوت دی جا رہی ہے۔

بَرَاهِينُ حَقٍّ اَوْضَحَتْ صِدْقَ قَوْلِهٖ
رَوَاهَا وَيَرْوِي كُلُّ شَبٍّ وَشَائِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی ایں دلیل ہائے راست است کہ واضح ساختہ است صدق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دعوی نبوت روایت کردہ است آنرا و روایت می کند آنرا ہر جوان وہر پیر۔
دریں بیت اشارتست بتواتر معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ ہرچند آحاد آں متواتر نباشد مثل شجاعت رستم وسخاوت حاتم۔

تشریح مشکل الفاظ

براہین: جمع ہے برہان کی۔ دلیل حجت۔ شبّ: جوان۔ شائب: بوڑھا۔

ترجمہ

ایسی سچی دلیلیں جنھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی سچائی کو واضح کر دیا ہے۔ جس کو روایت کیا ہے اور اب بھی روایت کر رہا ہے ہر جوان اور ہر بوڑھا۔
اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات حدِ تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں اگرچہ وہ اخبار آحاد سے مروی ہیں لیکن رستم کی شجاعت اور حاتم کی سخاوت کی طرح متواتر المعنی ہیں جن کی سچائی میں ذرہ بھر شک نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

۲ے مِنَ الْغَیْبِ کَمْ اَعْطٰی الطَّعَامَ لِجَائِعٍ
وَکَمْ مَرَّۃٍ اَسْقَی الشَّرَابَ لِشَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

سقیت فلانا واسقیتہ منہ قولہ تعالیٰ اسقیناکم ماءً فراتاً۔

یعنی از مدد عالم غیب بسیار بار طعام داد گرسنہ را۔ وبسیار بار آب داد نوشندہ را۔

تشریح مشکل الفاظ

سقیٰ اور اسقیٰ یعنی مجرد اور مزید فیہ دونوں کا معنی پانی پلانا ہے جس طرح آیت ربانی ہے: واسقیناکم ماء فراتاً (پلایا ہم نے تم کو میٹھا پانی۔)

ترجمہ

یعنی عالم غیب کی مدد سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہا بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

تشریح

اگرچہ اس قسم کے بیسیوں واقعات کتب حدیث اور کتب سیرت میں موجود ہیں ہم یہاں بطور تبرک شمائل الرسول جو امام ابن کثیر کی تالیف ہے۔ اس سے صرف ایک واقعہ کے ذکر پر اکتفا کریں گے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ میں فاقہ کشی سے از حد نڈھال ہوگیا اور بھوک کے باعث پیٹ پر پتھر باندھنے پر مجبور ہوگیا۔ ایک روز میں راستہ پر بیٹھ گیا جہاں سے صحابہ کرام کا گزر ہوتا تھا۔ اسی اثنا میں حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے

Marfat.com

میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد یہ تھا کہ وہ میرے چہرہ سے میری فاقہ کشی کو جان لیں گے اور مجھے ساتھ لے جائیں گے، لیکن ایسا نہ ہوا۔ تھوڑی دیر گزری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان سے بھی میں نے ایک آیت کے بارے میں استفسار کیا۔ اس سے بھی مقصد وہی تھا، لیکن وہ بھی گزر گئے۔ یہاں تک کہ میرے آقا حضرت ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور میرے چہرے سے میری حالت زار کو جان لیا۔ فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی، لبیک یارسول اللہ! فرمایا: میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ میں اجازت لے کر حاضر ہوا۔ میں نے ایک پیالہ دودھ سے لبالب پایا۔ حضور نے اہلِ خانہ سے پوچھا: یہ پیالہ کہاں سے آیا ہے۔ انھوں نے عرض کی: فلاں یا اہل فلاں نے یہ بطور تحفہ بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: اباہر! میں نے عرض کی: لبیک یارسول اللہ! فرمایا: اہلِ صفہ کی طرف جاؤ اور ان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ اس حکم سے میں بہت غمزدہ ہوا۔ میرا خیال تھا کہ حضور یہ دودھ مجھے عطا فرمائیں گے اور اس طرح میرا دن اور میری رات گزر جائے گی۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں قاصد ہوں اور جب اہلِ صفہ آئیں گے تو مجھے ہی ان کو پلانا پڑے گا، میرے لیے کیا بچے گا، لیکن اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعتِ حکم کے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا۔ میں ان کو بلا لایا وہ کاشانۂ اقدس میں آکر بیٹھ گئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اباہر! یہ پیالہ لو اور ان کو پلاؤ۔ میں نے پیالہ لیا اور ان کو پلانے لگا۔ ہر شخص پیالہ لیتا تھا اور سیر ہو کر اس سے پیتا تھا۔ پھر پیالہ لوٹاتا تھا یہاں تک کہ ان سب نے سیر ہو کر پی لیا۔ میں نے وہ پیالہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؐ نے پیالہ لیا اور اپنے دستِ مبارک میں اٹھایا اس میں کچھ باقی ماندہ دودھ تھا پھر سر مبارک اٹھایا، میری طرف دیکھا تبسم فرمایا۔ ارشاد ہوا: اے

Marfat.com

اَبَا ہر! میں نے عرض کی، لبیک یارسول اللہ! فرمایا: ایک میں باقی رہ گیا ہوں اور ایک تُو۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! حضور نے سچ فرمایا ہے۔ حکم ہوا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا پینا شروع کیا۔ پھر فرمایا: اور پیو۔ میں نے پھر پیا۔ حضور فرماتے رہے اور پیو میں پیتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کی:

لا، والذی بعثك بالحق ما اجد له فی مسلکا۔

(اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، اب تو میرے پیٹ میں ایک قطرہ کی گنجائش نہیں رہی۔)

فرمایا: اب پیالہ مجھے دے دو۔

فرددت الیه القدح فشرب من الفضلة۔

(میں نے وہ پیالہ حضور کی خدمت میں لوٹا دیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ دودھ سے خود نوش فرمایا۔) رواہ البخاری)

ایک پیالہ ہے جس میں سیر، دو سیر دودھ ہوگا لیکن سینکڑوں اصحابِ صفہ اس سے سیراب ہوگئے اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے آخر میں جو باقی بچا تھا اس سے نوش فرمایا۔ ایک ایک معجزے میں ہزاروں معجزے ہیں اور ہر معجزہ میں حضور کی شان جلال وجمال اور مکارمِ اخلاق کے جلوے دل ونظر کو خیرہ کر رہے ہیں۔

۳ وَکَم مِّن مَّرِیضٍ قَدْ شَفَاہُ دُعَاءُہٗ
وَاِنْ کَانَ قَدْ اَشْفٰی لِوَجْبَۃِ وَاجِبٖ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

اشفی المریض الموت ای اشرف علیہ۔ وو جبہ: یکبار افتادن منہ قولہ تعالیٰ فاذا وجبت جنوبہا۔ ومردن ومنہ قولہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اذا دجب فلا یبکین باکیۃ ای اذا مات۔

یعنی بسیار مریض کہ تندرست ساخت اورا دعائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واگرچہ نزدیک شدہ بود بافتادنی کہ مردہ را باشد ودراشقی واشفی تجنیس است۔

تشریح مشکل الفاظ

اشفی المریض علی الموت ،مریض کا قریب المرگ ہونا۔ وجبہ ،یک لخت آپڑنا۔اسی سے قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

فاذا وجبت جنوبہا۔

(جب کہ وہ اپنے پہلوؤں کے بل آپڑیں۔)

وجبہ کا دوسرا معنی مرجانا ہے۔حضور کے اس ارشاد میں 'وجب' مرنے کے معنی میں ہی مستعمل ہوا ہے۔حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذا دجب فلا یبکین باکیۃ یعنے جب وہ فوت ہو جائے تو کوئی رونے والی اس پر نہ روئے۔

ترجمہ

بہت سے مریض حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے صحت یاب ہو چکے اگرچہ شدتِ مرض کے باعث وہ قریب المرگ ہوکر گر پڑے تھے۔

تشریح: اگرچہ اس قسم کی بے شمار روایات ہیں جب حضورؐ نے کسی بیمار پر

Marfat.com

نظر کرم فرمائی تو وہ بالکل شفایاب ہوگیا۔ ہم یہاں ان احادیث میں سے صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ اس میں ایک نابینا کو حضور نے دعا سکھائی تھی جس سے اللہ تعالےٰ نے اس کو بینا فرما دیا۔ آج بھی اگر ہم انھیں کلمات طیبات سے اپنی مشکل کی آسانی کے لیے یا مرض سے شفایاب ہونے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں خضوع وخشوع سے التجا کریں گے۔ تو اس کی رحمت آج بھی شرف قبولیت سے نوازے گی۔

پہلے روایت کو ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا ترجمہ نقل کروں گا۔

اخرج البخاری فی (تاریخه) والبیقهی فی (الدلائل والدعوات) وصححهٗ وابو نعیم فی (المعرفة) عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریرا اتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال ادع اللّٰه تعالیٰ لی ان یعافینی۔ قال ان شئت اخرت ذلك وهو خیرٌ لك وان شئت دعوت اللّٰه تعالی۔ قال فادعه فامره ان یتوضأ فیحسن الوضو ویصلی رکعتین ویدعو بهذا الدعاء:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذَا فَیَقْضِیْهَا لِیْ۔ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ: وَفَعَلَ الرَّجُلُ مَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ۔

(ترجمہ:)

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں، بیہقی نے الدلائل والدعوات میں اور اس کی تصیح

Marfat.com

بھی کی ہے۔ ابو نعیم نے اپنی کتاب المعرفۃ میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کی : یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیے تاکہ وہ مجھے صحت عطا فرمائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تُو چاہے تو میں اس دعا کو مؤخر کر دوں اور یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہوگا (یعنی تمہاری بخشش کے لیے دعا کروں) اور اگر تُو چاہے تو میں اسی وقت بارگاہ الٰہی میں دست دعا دراز کروں۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی دعا فرمائیے۔ پس حضور نے اسے حکم دیا تو بڑی اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے اور یہ دعا مانگے :

اللھم انی اسئلک[1] ... الخ

اے اللہ! میں تیری جناب میں دستِ سوال دراز کرتا ہوں اور میں تیرے نبی کریم حضرت محمّد صلے اللہ علیہ وسلم جو نبیِ رحمت ہیں، کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں۔ یا محمد! میں تیرے وسیلہ سے تیرے رب کی جناب میں متوجہ ہوتا ہوں، اپنی اس حاجت میں۔ پس میری اس حاجت کو پورا کر دے۔ اے اللہ! میرے آقا کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما۔

اس شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے مطابق پہلے اچھی طرح وضو کیا پھر دو نفل ادا کیے پھر اس کے محبوب کے وسیلہ جلیلہ سے اپنی التجا بارگاہ رب العزت میں پیش کی۔ اور بارگاہ رسالت میں بھی اپنی عرض پیش کی۔ جب وہ دعا سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس کی اندھی آنکھیں بینا ہو چکی تھیں۔

---

[1] : پوری دعا اوپر مذکور ہے۔

Marfat.com

صحابہ کرام بھی اس دعا پر عمل کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان بن حنیف کا ذاتی واقعہ ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ انھیں ایک مشکل پیش آئی جو کسی طرح حل نہیں ہوتی تھی۔ انھوں نے اسی طرح عمل کیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کی وہ مشکل آسان کر دی۔

۴۔ وَدَرَّتْ لَہٗ شَاۃٌ لَدَیٰ اُمِّ مَعْبَدٍ
حَلِیْبًا وَلَا تَسْطَاعُ حَلْبَۃٌ حَالِبٍ

شرح حضرت ناظم

تسطاع اصلہ تستطاع، حذفت التاء تخفیفاً۔

یعنی شیر داد آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم بزے نزدیک ام معبد شیر بسیار حال آنکہ طاقت نداشت یکبار دوشیدن دوشندہ را۔ قصہ ایں در مشکاۃ مذکور است۔

تشریح مشکل الفاظ

درّت: دودھ دینا۔ ام معبد: ایک بوڑھی عورت کا نام ہے کہ اثنا سفر ہجرت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اس کے خیمہ سے گزر ہوا۔ تسطاع: اصل میں تستطاع تخفیف کے لیے ایک تا کو ساقط کر دیا۔ حلبہ: ایک بار دودھ دوہنا۔ حالب دودھ دوہنے والا۔

ترجمہ

امّ معبد کی بوڑھی اور خستہ بکری نے بڑی کثیر مقدار میں دودھ دیا حالانکہ وہ اس قابل بھی نہ تھی کہ ایک بار اسے دوہا جاتے۔

Marfat.com

تشریح :

یہ روایت حزام بن ہشام سے متعدد محدثین البغوی، ابن شاھین ابن سکن ابن منذ طبرانی حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :

حضرت حزام بن ہشام رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سرور عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جارہے تھے راستہ میں دوپہر کا وقت ام معبد کے خیمہ کے پاس سے گزر ہوا۔ سارا علاقہ قحط کی زد میں تھا۔ پانی نایاب۔ جانوروں کے لیے چارہ ناپید۔ ان حالات میں یہ نیک خاتون اپنے خیمہ کے پاس بیٹھی رہتی اور مسافروں کو پانی پلاتی کھانا کھلاتی۔ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب اپنے یار غار کی معیت میں اس کے پاس سے گزرے تو حضورؐ نے دریافت فرمایا، کہ کیا اس کے پاس بیچنے کے لیے گوشت اور کھجوریں ہیں اس نے نفی میں جواب دیا۔ اس کے خیمہ کے ایک گوشہ میں ایک لاغر اور کمزور بکری بندھی ہوئی تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا؛ کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ بکری اتنی ضعیف و نزار ہے کہ دوسرے ریوڑ کے ساتھ چرنے کے لیے بھی باہر نہیں جاسکتی اس میں دودھ کہاں۔ حضورؐ نے فرمایا: اگر تُو مجھے اجازت دے تو میں اسے دوہ لوں۔ حضورؐ کا رُخ انور دیکھ کر وہ سراپا ادب بن کر گویا ہوئی کہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان، اگر آپ اس میں دودھ کا کوئی قطرہ محسوس کرتے ہیں تو بے شک دوہ لیں۔ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک اس کے تھنوں پر پھیرا، اللہ کا نام لیا۔ ام معبد کے لیے دُعا فرمائی تو اس نے اپنی دونوں ٹانگیں کھلی کر دیں۔ حضور نے ایک برتن میں دودھ دوہا جسے

Marfat.com

پی کر سارے ساتھی سیر ہو گئے۔ دوسری مرتبہ پھر دودھ دوہا اور دھار اس زور سے پڑی کہ اس کے اوپر جھاگ بن گئی۔ پھر ام معبد کو پلایا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سیراب کیا۔ سب سے آخر میں خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ اس کو دوہا اور گھر میں جتنے برتن تھے وہ سب دودھ سے بھر گئے۔

تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند آیا، اس نے اپنے گھر کے ہر برتن کو دودھ سے بھرا ہوا دیکھ کر از راہ تعجب کہا: یہ دودھ کی نہریں کہاں سے پھوٹیں۔ ام معبد نے جواب دیا: ایک مبارک شخص آیا تھا جس کی باتیں میٹھی، صورت پیاری، زبان فصیح تھی۔ اس نے حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بھی بیان کیا۔ تو وہ بولا، وہی تو قریش کے سردار ہیں جن کا چرچا ہو رہا ہے۔ دونوں میاں بیوی کشاں کشاں مدینہ منورہ پہنچے اور دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنے قصیدہ میں اس معجزہ کا ذکر فرمایا ہے۔

۵
وَقَدْ سَاخَ فِیْ اَرْضٍ حصانُ سُرَاقَةَ
وَفِیْهِ حَدِیْثٌ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

شرح حضرت ناظم

ساخت یدفرس: ای غاصت فی الارض: حصان: بالکسر، فرس نر۔

یعنی تحقیق بزمین فرو رفت اسپ سراقہ بن مالک۔ دریں باب حدیثے مروی

است از براء بن عازب صحابی و آں حدیث را حدیث رحل گویند کہ در مشکوٰۃ مذکور است۔

تشریح مشکل الفاظ

ساخ : گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس جانا۔ حصان : نر گھوڑا۔ سراقہ بن مالک وہ آدمی ہے جس نے انعام کے لالچ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعاقب کیا۔

ترجمہ

سراقہ کے گھوڑے کا پاؤں پتھریلی زمین میں دھنس گیا اور اس حدیث کو حضرت براء بن عازب نے روایت کیا ہے۔

تشریح

یہ واقعہ بھی کتب حدیث و سیر میں موجود ہے کہ جب کفار مکہ کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے محاصرہ کے باوجود اپنے کاشانہ اقدس سے تشریف لے گئے ہیں اور مکہ سے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی معیت میں ہجرت اختیار کر لی ہے۔ تو انھوں نے اعلان کیا کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ گرفتار کر لائے یا شہید کر دے اس کو ایک سو اونٹ بطور انعام دیا جائے گا۔ ایک سو اونٹ کا انعام حاصل کرنے کے لالچ میں کئی لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ طیبہ کی طرف رواں دواں تھے کہ پیچھے سے گھوڑے کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مڑ کر دیکھا کہ ایک شہسوار گھوڑے کو سرپٹ دوڑائے چلا آرہا ہے اور وہ راہِ حق کے ان مسافروں کو گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ حضور نے فرمایا : فکر مت کرو، ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ جب سراقہ قریب پہنچ گیا تو اچانک اس کے گھوڑے کا پاؤں اس پتھریلی زمین میں

Marfat.com

دھنس گیا۔ اس نے معافی کے لیے درخواست کی۔ حضور نے معاف فرمایا تو زمین نے اس کے گھوڑے کا پاؤں چھوڑ دیا۔ وہ کود کر باہر کھڑا ہو گیا۔ سراقہ کو پھر یہ خیال آیا کہ جس کے تعاقب میں میں نے اتنی طویل مسافت طے کی ہے اور سفر کی زحمت گوارا کی ہے وہ اب چند قدم پر ہے اور میرے قابو میں ہیں اور گھوڑے کا پاؤں اتفاقاً زمین میں دھنس گیا ہے۔ چنانچہ اس نے دوبارہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ زمین نے پھر اس کے گھوڑے کے پاؤں کو اپنے اندر جذب کر لیا۔ پھر اس نے معافی مانگی حضور نے معافی دے دی اور زمین نے اس کے گھوڑے کو آزاد کر دیا۔ شیطان کی وسوسہ اندازی سے تیسری مرتبہ پھر اس کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا۔ پھر اس نے حضورؐ کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے گھوڑے کو ایڑی لگائی۔ اب گھوڑا اس پتھریلی زمین میں گھٹنوں تک دھنس گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ سب اس ہستی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ جس کے میں درپے آزار ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر اس نے معافی کی التجا کی۔ حضور نے پھر اس کو معاف فرما دیا اور زمین نے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ اب وہ گھوڑے سے اترا۔ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور بڑے عجز و نیاز سے معافی کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا: میں نے تیری خطا بخش دی ہے جب روانہ ہونے لگا تو ارشاد فرمایا: میں نے صرف تیری غلطی ہی معاف نہیں کی، بلکہ ایران کے فرمانروا کسریٰ کے سونے کے کنگن بھی تجھ کو پہنا دیئے ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے یہ جملے اس وقت نکلے جب کہ حضورؐ بظاہر دشمنوں کی اذیت رسانیوں سے تنگ آکر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔ صدیق اکبرؓ کے بغیر اور کوئی رفیق سفر نہ تھا۔ ظاہری حالات قطعاً اس بات کی شہادت نہیں دے رہے تھے کہ اتنا عظیم انقلاب بھی رونما ہو سکتا ہے، لیکن نبوت کی آنکھ جو مستقبل

Marfat.com

میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اس کے لیے یہ چیزیں عیاں و آشکارا ہوتی ہیں۔

چنانچہ عہدِ فاروقی میں ایران فتح ہوا اور وہاں سے جو مالِ غنیمت آیا، اس میں کسریٰ کے سونے کے کنگن بھی تھے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے سراقہ کو بلایا اور اس کو سونے کے کنگن پہنائے اور فرمایا:

البس البسك الله ورسوله۔ (پہنو! یہ کنگن تجھے اللہ اور اس کے رسولؐ نے پہنائے ہیں۔) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایئے (الروض الانف للسہیلی ج ۲ ص ۲۳۳)

اس مقام پر اس امر کا ذکر بھی قارئین کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

جب سراقہ واپس چلے گئے اور ابوجہل کو معلوم ہوا کہ یہ باوجود اس بات کے کہ سراقہ حضور علیہ السلام کو گرفتار کر سکتا تھا۔ گرفتار کیے بغیر واپس آگیا ہے تو اس نے سراقہ کو بڑی ملامت کی۔ سراقہ نے اس کے جواب میں یہ چند شعر کہے۔ آپ بھی سماعت فرمایئے۔

ابا حکم واللہ لوکنت شاھدا

لامر جوادی اذ تسوخ قوائمہ

(اے ابوجہل! بخدا اگر تو میرے گھوڑے کی حالت کو دیکھتا جب اس کے پاؤں زمین میں دھنسے جا رہے تھے۔)

علمت ولم تشکک بان محمدا

رسول ببرھان فمن ذا یقاومہ

(تو جان لیتا اور اس بارے میں کوئی شک نہ رہتا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسے رسول ہیں جن کے پاس دلائل و براہین ہیں پس ایسی ہستی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔)

Marfat.com

علیك بکف القوم عنه فانني
اری امره یوما ستبدو معالمهٗ

(اے ابوجہل! تجھ پر فرض ہے کہ قوم کو ان کی اذیت رسانی سے روکے۔ بے شک میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک روز ان کی سچائی کی شہادتیں آشکار ہو جائیں گی۔)

بامر یود الناس فیه باسرهم
بان جمیع الناس طرا یسالمهٗ

(آپ ایسا دین لے کر آئے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ اس بات کو پسند کریں گے کہ ساری مخالفتوں کو ختم کر کے ان کے ساتھ مصالحت کر لی جائے۔)

٦ وَقَدْ فَاحَ طِیْبًا کَفُّ مَنْ مَسَّ کَفَّهٗ
وَمَا حَلَّ رَأسًا جَسَّ شَیْبُ الذَّوَائِبْ

شرح حضرت ناظم

فیح: دمیدن بوئے خوش۔ جس: بدست سودن۔
یعنے ہر آئینہ دمید بوئے خوش از کفے شخصے کہ دست رسانید بدست آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فرود نیامد بسرے کہ دست رسانید آنحضرت آنرا سفیدی گیسوہا۔

تشریح مشکل الفاظ

فاح: مہک کا اٹھنا۔ طیب: خوشبو۔ جس: ہاتھ پھیرنا۔ شیب: بڑھاپا۔ ذوائب: گیسو۔ بال۔

ترجمہ

جس خوش نصیب کا ہاتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چھو گیا اس

Marfat.com

سے خوشبو دار مہک اٹھتی رہی اور جس کے سر پر حضورؐ نے دست شفقت پھیر دیا اس کے بالوں میں بڑھاپا نہ آ سکا۔

۷ وَاَلْقٰی شَقِیُّ الْقَوْمِ فَرْثَ جُزُوْرِهِمْ
عَلٰی ظَهْرِهٖ وَاللّٰهُ لَيْسَ بِعَازِبٖ

شرح حضرت ناظم

عزب عنی فلان ای بعد۔ ومنہ قولہ تعالیٰ لایعزب عنہ مثقال ذرۃ۔

یعنے افگند بدبخت آں قوم سرگیں شتر کشتنی ایشاں را بر پشت مبارک آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ونیست خدا دُور از ایشاں۔

تشریح مشکل الفاظ

فرث: گوبر۔ جزور: ذبح شدہ جانور۔ عازب: دور۔

ترجمہ

قوم کے بدبخت ترین انسان نے ذبح شدہ جانوروں کے گوبر اور اوجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر پھینک دیا اور اللہ تعالیٰ ان سے دُور نہیں تھا۔

تشریح

ایک دن کفار مکہ حرم کعبہ میں بیٹھے خوش گپیاں مار رہے تھے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ابوجہل نے کہا: تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے کہ فلاں جگہ جو اونٹ ذبح کیے گئے ہیں ان کے اوجھ اور گوبر وغیرہ کو اٹھا کر لائے اور جب یہ سجدہ میں ہوں، اس وقت لاکر ان پر ڈال دے۔ ابن ابی معیط نے بڑے فخر

Marfat.com

سے کہا کہ یہ کام میں کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بدبخت گیا اور وہ غلیظ اور بدبودار اوجھ اٹھا کر لے آیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں سربسجود ہوئے تو اس بدبخت نے وہ غلیظ اوجھ اٹھا کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن پر رکھ دیا۔ کفار بڑے زوردار قہقہے لگا رہے تھے۔ اور طرح طرح کی پھبتیاں کس رہے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سجدے کو طویل کر دیا جو لطف و سرور اس سجدہ میں اللہ کے محبوب بندہ کو میسر آیا ہوگا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملی۔ ابھی وہ کم سن تھیں یارائے ضبط نہ رہا۔ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں اور اس بوجھ کو نیچے پھینک دیا۔

اللہ تعالےٰ نے ان نابکاروں کو اس گستاخی کی جو سزا دی۔ اس کا ذکر اگلے شعر میں آرہا ہے:

۸

فَأُلْقُوا بِبَدْرٍ فِي قَلِيبٍ مُخَبَّثٍ
وَعَمَّ جَمِيعَ الْقَوْمِ شُومُ الْمُدَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

شوم: بالضم، بدفال، نقیض یمن۔ مداعب: مزاح کردن۔

یعنی پس افگندہ شدند بمیدان بدر در چاہ بدبو گردانندہ۔ و فرا رسید جمیع قوم را شوم مزاح کنندہ۔

دریں دو بیت اشارتست بحدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ در مشکوٰۃ مذکور است۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

قلیب : گڑھا، کنواں۔ مجنث : بدبودار۔ شوم : بدبختی۔ مداعب : مزاح کرنے والا، تمسخر اڑانے والا۔

ترجمہ

پس ان بدبختوں کو بدر کے میدان میں ایک بدبودار گڑھے میں پھینک دیا گیا اور اس تمسخر اڑانے والے کی بدبختی کی سزا ساری قوم کو بھگتنا پڑی۔

۹ وَاَخْبَرَاَنْ اَعْطَاہُ مَوْلَاہُ نُصْرَۃً
وَرُعْبًا اِلٰی شَھْرٍ مَسِیْرَۃَ سَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

سارب : بریک جہت رونده. سرب الفحل اذا توجہ المرعیٰ۔

یعنے خبر داد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ دادہ است او را پروردگار او فتح و ترس تا یک ماہ مسافت راہ رونده۔

تشریح مشکل الفاظ

سارب : ایک سمت میں سفر کرنے والا، جب نر، چراگاہ کی طرف جائے تو اہل عرب کہتے ہیں : سرب الفحل۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : آپ کے پروردگار نے آپ کو ہر میدان میں فتح و نصرت عطا فرمائی ہے نیز ایسا رعب اور دبدبہ مرحمت فرمایا ہے کہ

Marfat.com

دشمن سفر کرنے والے کی ایک ماہ کی مسافت پر بھی ہو تو وہ خوف سے لرزہ براندم رہتا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: "نصرت بالرعب"۔ میری مدد اللہ تعالیٰ نے رعب سے کی ہے میرا دشمن کتنا دور ہو مارے خوف کے کانپتا رہتا ہے۔

۷۰ فَاَوْفَاهُ وَعْدَ النَّصْرِ وَالرُّعْبِ عَاجِلًا
واعطیٰ لہٗ فتح التبوك وَمَارِبِ

شرح حضرت ناظم

تبوک نام موضع کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدان موضع رسیدہ بودند در غزوۂ تبوک و ہو من البوک والتا زائدۃ۔ مارب نام شہریست بیمن واصلہ مہموز وسہلت الہمزۃ ہہنا للشعر۔

یعنی پس تمام رساندہ بآنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وعدہ نصرت و رعب شتاب وداداو رافتح تبوک و مارب

تشریح مشکل الفاظ

تبوک ایک جگہ کا نام ہے۔ مارب یمن میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اصل میں مأرب ہے۔ ضرورت شعری کے طور پر برائے آسانی اس کو الف سے بدل دیا۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے نصرت و رعب کا جو وعدہ فرمایا تھا۔ اس کو بہت جلد پورا فرما دیا۔ چنانچہ حضورؐ کی فتوحات کا سلسلہ مغرب میں تبوک اور مشرق میں مارب کے دور دراز قصبوں تک پہنچ گیا تھا۔

Marfat.com

۱۱ے

وَاَخْبَرَ عَنْهُ اَنْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهُ
اِلٰى مَا اُرِىْ مِنْ مَشْرِقٍ وَمَغَارِبٖ

شرح حضرت ناظم

یعنے خبرداد از پروردگار خود کہ خواہد رسید بادشاہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسوئے آنچہ نمودہ شد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را از مشرق ومغرب ہا۔

ترجمہ

اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے خبردار کیا کہ آپ کی حکومت مشرق ومغرب کے ان علاقوں تک پہنچے گی جو اللہ تعالےٰ نے اے حبیب! آپ کو دکھا دیئے ہیں۔

۱۲ے

فَاَسْبَلَ رَبُّ الْاَرْضِ بَعْدَ نَبِيِّهٖ
فُتُوْحًا تُوَارِىْ مَالَهَا مِنْ مَنَاكِبٖ

شرح حضرت ناظم

اسبال: فروریختن باراں۔ موارات: پوشیدہ کردن۔ منکب: کتف۔ و مُراد ایں جا طرف است۔ ومنہ قولہ تعالیٰ: فامشوا فی مناکبہا۔

یعنے پس فروریخت پروردگار زمین بعد وفات پیغامبر خود فتح ہا کہ می پوشانید آنچہ زمین راست از اطراف وجوانب۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

اسبال، بارش کا برسنا۔ تواری: پوشیدہ کرنا، چھپا دینا۔ مناکب، جمع ہے منکب کی، کندھا۔ اور جانب: طرف۔ آیت: فامشوا فی مناکبھا، میں مناکب کا معنے اطراف و جوانب ہے۔

ترجمہ

زمین کے پروردگار نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فتوحات کا مینہ برسا دیا۔ جس نے زمین کے اطراف و جوانب کو اپنے دامن میں چھپا لیا۔

تشریح

تاریخ شاہد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیصر و کسریٰ، یمن، مصر اور دیگر ممالک کے مفتوح ہونے کی جو بشارتیں اپنے غلاموں کو دی تھیں۔ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد موسلا دھار بارش کی طرح برسیں اور مشرق و مغرب میں اسلامی لشکروں کی یلغاروں کے سامنے کفار و ملحدین کے قلعے، فصیلیں، خندقیں اور تمام دفاعی انتظامات دم توڑ گئے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کے جانباز سپاہیوں نے اللہ کی توحید کے پرچم کو سربلند کر دیا۔

۱۳ وَكَلَّمَهُ الْاَحْجَارُ وَالْعُجْمُ وَالْحَصٰى
وَتَكَلُّمُ هٰذَا النَّوْعِ لَيْسَ بِرَائِبٖ

شرح حضرت ناظم

عُجم جمع اعجم: وکلما لا یقدر علے الکلام اصلا ہو اعجم۔ امر رائب ای قار ثابت۔

Marfat.com

یعنی سخن گفت با او سنگھا، وبستہ زباناں و سنگریزہا وسخن گفتن ایں نوع نیست موافق عادت۔

تشریح مشکل الفاظ

عُجم جمع ہے اعجم کی: جو صحیح گفتگو کرنے پر قادر نہ ہو۔ حصٰی: جمع ہے حصاۃ کی: سنگریزے
رائب: عادت کے مطابق۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پتھروں نے اور عجمیوں نے اور سنگریزوں نے گفتگو کی۔ اور اس قسم کی گفتگو عام عادات کے مطابق نہیں ہے۔

تشریح

اس قسم کی بے شمار روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک احادیث بطور تبرک نقل کی جاتی ہیں تاکہ تقویت ایمان کا باعث بنیں۔

عن ابن عباس قال قدم ملوك حضرموت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم الاشعث بن قيس فقالوا انا قد خبأنا لك خبأ فما هو۔ فقال سبحان الله انما يفعل ذلك بالكاهن وان الكاهن والكهانة فى النار۔ فقالوا كيف نعلم انك رسول الله و اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم كفا من حصى و قال هذا يشهد انى رسول الله فسبح الحصى فى يده قالوا نشهد انك رسول الله۔

(خصائص کبریٰ)

Marfat.com

(ترجمہ) : حضر موت کے چند رئیس (یہاں ملوک سے مراد رئیس ہیں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے۔ ان میں اشعث بن قیس بھی تھے۔ ان روسائے نے کہا کہ ہم نے اپنے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے، بتائیے! وہ کیا ہے؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! ایسی باتیں کاہنوں سے پوچھی جاتی ہیں۔ کاہن اور کہانت کا پیشہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ انھوں نے دریافت کیا ہمیں کیسے معلوم ہو کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مٹھی میں کنکریاں لیں اور فرمایا: یہ گواہی دیتی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس ان کنکریوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ یہ سن کر ان روسائے نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

شمائل الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، میں امام ابن کثیر نے امام احمد سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الآن۔

(رواہ مسلم و رواہ ابو داؤد)

(ترجمہ) : حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں: رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے اعلان نبوت سے قبل مجھ پر سلام بھیجا کرتا تھا میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

اس قسم کی کثیر التعداد صحیح احادیث موجود ہیں۔ بطور تبرک ان دو احادیث کو ذکر

Marfat.com

کر دیا گیا ہے۔

۱۴؎ وَحَنَّ لَہُ الْجِذْعُ الْقَدِیْمُ تَحَزُّنًا

فَإِنَّ فِرَاقَ الْحِبِّ أَدْهَى الْمَصَائِبِ

شرح حضرت ناظم

وناله کرد برائے او تنه درخت کهنه از جهت اندوه پس تحقیق فراق دوست شاق ترین مصیبت ہا است۔

تشریح مشکل الفاظ

حنّ: شوق و محبت سے فریاد کرنا۔ الجذع: درخت کا تنا۔ ادھیٰ: اسم تفضیل ہے، تکلیف دہ۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجر کے باعث کھجور کے ایک پرانے تنے نے ازراہِ حزن آہ و فریاد شروع کر دی۔ بے شک محبوب کی جدائی تمام مصیبتوں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

تشریح

دیگر ائمہ حدیث کے علاوہ یہ واقعہ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ہم امام بخاری کی روایت ہی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقوم يوم الجمعة الى شجرة او نخلة وقالت امراة من الانصار يا رسول الله الا نجعل لك منبرًا قال

Marfat.com

ان شئتم فجعلوا لہ منبرا فلما کان یوم الجمعۃ دفع الی منبر فصاحت النخلۃ صیاح الصبی ثم نزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضمها الیہ تئن انین الصبی الذی یسکن۔

(ترجمہ): حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز ایک درخت یا کھجور کے ساتھ ٹیک لگا کر قیام فرماتے تھے۔ انصار کی ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کے لیے ایک منبر نہ بنا دیں۔ فرمایا: جیسے تمھاری مرضی۔ پس انھوں نے منبر بنوایا۔ جب جمعہ کا دن آیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف تشریف لے گئے تو اس کھجور کے تنے نے بچے کی طرح چلانا اور رونا شروع کر دیا۔ حضورؐ منبر سے نیچے اترے اور اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا، وہ بچے کی طرح چلا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگیا۔

دوسری روایت میں ہے: حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ سے لگا کر تسلی نہ دیتا تو وہ قیامت تک روتا رہتا۔

۵۵ وَاَعْجَبُ تِلْکَ الْبَدرُ یَنْشَقُّ عِنْدَہٗ
وَمَا ھُوَ فِیْ اِعْجَازِہٖ مِنْ عَجَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی عجیب ترین معجزات ماہِ شب چہاردہم است کہ شگافتہ می شود نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ونیست انشقاق بدر در جنب اعجاز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عجائب۔

ترجمہ

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عجیب ترین معجزات سے یہ ہے کہ چودھویں کا چاند حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے پھٹ گیا۔ اور یہ معجزہ حضور کے معجزات میں کوئی زیادہ عجیب و غریب نہیں ہے۔

تشریح

اس شعر میں واقعہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے جو تقریباً تمام معتبر کتب احادیث میں مذکور ہے۔ امام بخاری کی صحیح سے ہم نقل کرتے ہیں۔

عن انس بن مالک ان اھل مکۃ سئلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم اٰیۃ فاراھم القمر شقتین حتی راؤا حراء بینھما۔

(ترجمہ) "حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ ان کو کوئی معجزہ دکھائیے، تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند دو ٹکڑے کرکے دکھا دیا۔"

ویسے تو ہر روز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی نہ کوئی معجزہ وہ دیکھا کرتے لیکن ان کے بیمار دل اسے جادو پر محمول کرتے۔ آخر انھوں نے سوچا کہ جادو کا اثر زمینی چیزوں پر تو ہوتا ہے لیکن افلاک پر تو اس کا اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ مطالبہ کیا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی انگلی کے اشارہ سے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھا دیا تو پھر بھی جو بدنصیب تھے جن کے مقدر میں ہدایت کی نعمت نہیں تھی، انھوں نے کہا کہ یہ جادو ہے۔

Marfat.com

قرآن کریم میں بھی اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے۔ سورہ قمر میں ارشاد الٰہی ہے:

اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا أیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر۔

(ترجمہ): قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ جادو ہے۔

۱۶ وَشَقَّ لَهُ جِبْرِيْلُ بَاطِنَ صَدْرِهِ
لِغُسْلِ سَوَادٍ بِالسُّوَيْدَاءِ لَازِبٍ

شرح حضرت ناظم

لازب: چفسندہ: یعنی بشگافت برائے او جبرئیل اندرون جوف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برائے شستن سیاہی کہ بدانہ دل چفسندہ است۔

تشریح مشکل الفاظ

سویداء القلب: حبتہ، دل کے اندر ایک خاص نقطہ ہے اس کو سویداء قلب کہتے ہیں۔

لازب: چمٹ جانے والا، چپاں ہونے والا۔

ترجمہ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے سینہ مبارک کے باطن کو شق کر دیا تا کہ سویداء قلب میں اگر کوئی سیاہی چپاں ہو تو اس کو دھو دیا جائے۔

Marfat.com

۱۷۔ وَاَسْرٰی عَلٰی مَتْنِ الْبُرَاقِ اِلَی السَّمَآءِ
فَیَا خَیْرَ مَرْکُوْبٍ وَیَا خَیْرَ رَاکِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی شب روی کرد بر پشت براق بسوئے آسمان پس چہ نیک مرکوب است براق و چہ نیک راکب است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

اسریٰ: رات کو سفر کرنا۔ متن: پیٹھ، پشت۔ مرکوب، سواری۔

ترجمہ

رات کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم براق کی پشت پر سوار ہو کر آسمان کی طرف تشریف لے گئے۔ پس کتنا بابرکت ہے وہ براق جس پر نبی الانبیاء نے سواری کی۔ اور کتنا بابرکت ہے وہ شہسوار جو عالم آب و گل کی سرحدوں کو عبور کر کے لامکاں کی وسعتوں کی طرح روانہ ہوا۔

اس میں معجزہ معراج شریف کی طرف اشارہ ہے۔

۱۸۔ وَشَاھَدَ اَرْوَاحَ النَّبِیّٖنَ جُمْلَۃً
لَدَی الصَّخْرَۃِ الْعُظْمٰی وَفَوْقَ الْکَوَاکِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنے معائنہ فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارواح پیغامبراں را ہمہ یک جا نزدیک

Marfat.com

صخرۃ کہ در مسجد بیت المقدس است و بالائے ستارہ ہا یعنی بالائے آسمان۔

تشریح مشکل الفاظ

صخرۃ: پتھر کی چٹان۔ العظمٰی: بہت بڑی۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد بیت المقدس میں اس بڑی چٹان کے پاس تمام انبیاءً کرام کے ارواح کا مشاہدہ کیا اور اسی طرح ستاروں کے اوپر یعنے آسمانوں کے اوپر بھی ارواح انبیاء سے ملاقات کی۔

۱۹ وَشَاهَدَ فَوْقَ الْفَوْقِ اَنْوَارَ رَبِّهٖ
کَمِثْلِ فَرَاشٍ وَافِرٍ مُتَرَاکِبٖ

شرح حضرت ناظم

یعنی معائنہ فرمود بالائے آن بالا یعنی بالائے سبع سمٰوات انوار پروردگار خویش مانند پروانہائے بسیار یکے بیکے متصل شدہ۔

تشریح مشکل الفاظ

فراش: پروانہ۔ وافر: کثیر التعداد۔ متراکب: پے درپے ایک دوسرے کے اوپر

ترجمہ

اور سات آسمانوں سے اوپر اپنے پروردگار کے انوار کا مشاہدہ کیا وہ انوار کثیر التعداد پروانوں کی طرح تھے جو آپس میں باہم پیوستہ تھے۔

تشریح: ان تین چار اشعار میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین معجزہ

Marfat.com

معراج شریف کی طرف اشارات ہیں۔ جس کی تفصیل سے ناظرین کرام بخوبی واقف ہیں۔

۲۰۔ وَرَاعَتْ بَلِيغُ الْآيِ كُلَّ مُجَادِلٍ
خَصِيمٍ تَمَادَىٰ فِي مِرَاءِ الْمَطَالِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی ترسانید آیات قرآن کہ در نہایت بلاعت است ہر جدال کنندہ ستنیزندہ را کہ از حد گزشت در جدال کردن در مباحث علیہ۔

تشریح مشکل الفاظ

الآی جمع ہے اس کا واحد آیۃ ہے۔ مجادل: جھگڑالو۔ خصیم: مخالف۔ تمادی: سرکشی کرنا۔ مراء: ماری مراء و مماراۃ: جادل و نازع: جھگڑا کرنا، بحث مباحثہ کرنا۔

ترجمہ

قرآن کریم کی فصیح و بلیغ آیات نے ہر جھگڑالو مخالف کو خوفزدہ کر دیا۔ جو مباحث علیہ میں جھگڑا کرنے میں حد سے تجاوز کر جایا کرتا تھا۔

تشریح

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بے شمار ایسے واقعات ہیں کہ جب منکرین حق کو حضور علیہ السلام آیات قرآنی سناتے ان پر خوف اور لرزہ طاری ہو جاتا اور اپنی جہالت و ضلالت ان پر واشگاف ہو جاتی۔ بعض تو ان اندھیروں سے نکل کر حق کی وادی ایمن میں پہنچ جاتے اور بعض تعصب اور ہٹ دھرمی کے باعث حق کو سمجھ لینے کے بعد بھی انکار پر اڑے رہتے۔

Marfat.com

۲۱ بَرَاعَۃُ اُسْلُوْبٍ وَعِجْزُ مُعَارِض
بَلَاغَۃُ اقوال واخبار غائب

شرح حضرت ناظم

براعۃ: تمام شدن در فضل و گزشتن از یاراں در دانش بدل است از بلیغ الآیۃ بدل اشتمال۔

یعنی در ترس انداخت مجادل منکر را بچند وجہ فضل اسلوب و درماندن معارض وقت معارضہ و بلاغت کلام و خبر دادن از امر غائب۔ چوں خبر عاد و ثمود و خبر فتح بدر و غلبہ روم بر فارس و جز آں۔ و در بیت اشارتست بآنکہ نزدیک محققین اعجاز قرآن بچہار وجہ است۔

تشریح مشکل الفاظ

براعۃ اسلوب: اندازِ بیان کا اتنا ارفع و اعلیٰ ہونا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔

ترجمہ

یہ شعر بلیغ الآیۃ کا بدل اشتمال ہے۔ یعنی ان آیتوں کی بلاغت ان چار وجوہ کی وجہ سے تھی، اندازِ بیاں بے نظیر و بے مثل تھا۔ مقابلہ کرنے والا عاجز و درماندہ ہو جایا کرتا تھا۔ اقوال کی بلاغت حدِ نہایت کو پہنچی ہوئی تھی اور غیب کی خبروں سے قرآن کریم مملو تھا۔

قرآن کریم کے یہی اعجازی پہلو ہیں جنھوں نے اہلِ مکہ بلکہ اہل عرب کو اس دینِ حق پر ایمان لانے کے لیے مجبور کر دیا۔

Marfat.com

۲۲ وَسَمَّاہُ رَبُّ الْعَرْشِ اَسْمَاءَ مَدْحِہٖ
تُبَیِّنُ مَا اَعْطٰی لَہٗ مِنْ مَنَاقِبٖ

شرح حضرت ناظم

یعنی نامید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خداوند عرش بنامہا کہ دلالت بر مدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم می کنند کہ بیان می کنند برائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آنچہ فرمودہ است او را از منقبتہا۔

ترجمہ

عرش کے پروردگار نے اپنے ایسے ناموں سے مسمّی فرمایا جس سے وہ مناقب اور وہ مراتب عالیہ ظاہر ہوتے ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرماتے۔

۲۳ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ
مقفی و مفضال یسمّی بعاقب

شرح حضرت ناظم

المقفی؛ آخر الانبیاء۔ وکذلک العاقب۔ چہار اسم در قرآن آمدہ است؛ رؤف رحیم، محمد و احمد، و سہ اسم مقفی، نبی رحمت و عاقب در حدیث آمد۔ مفضال؛ بمعنے نبی الرحمۃ۔

تشریح مشکل الفاظ

المقفی؛ سب انبیاء کے آخر میں تشریف لانے والا۔ عاقب کا بھی یہی معنی ہے۔

Marfat.com

مفضال: مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مؤنث مفضالۃ ہے۔ اس کا معنی ہے: کثیر الفضل۔ یقال ہو مفضال علےٰ قومہ ای ذو معروف وفضل۔

جو اپنی قوم پر فضل و احسان کرے اس کو مفضال کہتے ہیں۔ اسی لیے حضرت شاہ صاحب نے اس کا معنی نبی الرحمۃ کیا ہے۔

ترجمہ

اس شعر میں حضرت شاہ صاحب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چند اسمار مبارکہ ذکر کئے ہیں جن سے حضور کے مقامات رفیعہ کا پتہ چلتا ہے۔ ان میں سے چار اسمار رؤف، رحیم احمد اور محمدؐ ایسے ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں اور باقی تین اسمار مبارکہ مقفی، مفضال اور عاقب احادیث میں مذکور ہیں۔

اب مختصر سی ان اسمار مبارکہ کی تشریح ملاحظہ فرمائیں:

رؤف: فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جو رأفت سے مشتق ہے۔ از حد مہربان۔

رحیم: فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ہمیشہ رحم کرنے والا۔

احمد: اسم تفضیل ہے، یعنے ساری مخلوق سے زیادہ اپنے رب کی حمد و ثنار کرنے والا

محمدؐ: اسم مفعول ہے۔ جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

مقفی: قفا سے ہے۔ پیچھے آنے والا۔

مفضال: کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

عاقب: عقب سے ہے۔ اس کا معنی بھی پیچھے آنے والے ہے کیونکہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالےٰ کے آخری نبی ہیں اس لیے حضور کو ان ناموں سے موسوم کیا گیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل ہشتم

در دعا بر آل واصحاب
وذکر شجاعت اصحاب ونجابت
اہلِ بیت ۔

Marfat.com

ترجمہ

اس فصل میں بارگاہ ایزدی میں آل واصحاب کے لیے درجات کی بلندی کی دعائیں کی گئی ہیں نیز راہِ حق میں پیش آنے والے آلام ومصائب کا جس شجاعت و بہادری سے صحابہ کرام نے مقابلہ کیا اور انھوں نے جس شرافت ونجابت کا مظاہرہ کیا اس کا ذکر بھی اس فصل میں کیا گیا ہے۔

۱ إِذَا مَا أَثَارُوا فِتْنَةً جَاهِلِيَّةً
تَقُودُ بِبَحْرٍ زَاخِرٍ مِنْ كَتَائِبِ

شرح حضرت ناظم

زخر: پر شدن رود و دریا از آب: کتیبہ: لشکر۔

یعنی ہر گاہ برانگیزند کاروان جاہلیت یعنی بر عداوت حضرت پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم وابطال عمر اسلام جمع شوند آں فتنہ کہ می کشد دریائے پر شدہ از لشکر ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

زخر: ندیوں اور دریاؤں کا پانی سے لبریز ہو جانا۔ اثاروا: برانگیختہ کرنا۔ کتائب، جمع ہے کتیبہ کی۔ اس کا معنی ہے لشکر۔

ترجمہ

جب کفار نے جاہلیت کے ایسے فتنہ کو بھڑکایا جو لشکروں کے بھرے ہوئے سمندر کو کھینچ کرلے آیا۔

یعنی جب کفار نے اسلام کے خلاف اپنی تمام تر قوت کو یکجا کر دیا اور شمع اسلام کو

Marfat.com

بھانے کے لیے ہر قبیلہ کے بہادر شہسوار ایک لشکر جرار کی صورت میں سمندر کی بپھری ہوئی موجوں کی طرح اسلام کے مرکز پر یلغار کرنے کے لیے آگے بڑھے۔

۲ یَقُوْمُ لِدَفْعِ الْبَأْسِ اَسْرَعَ قَوْمَةٍ
بِجَیْشٍ مِنَ الْاَبْطَالِ غُرًّا لِسَّلَاهِبِ

شرح حضرت ناظم

البطل: بالتحریک دلیر۔ الغرۃ: بیاض الوجہ۔ الغر: البیض۔ سلہب: اسپ دراز خانہ۔

یعنی می خیزد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برائے دفع شر کافراں زود ترین برخاستن بلشکر از پہلواناں کہ سفید است پیشانی اسپانِ ایشاں۔

تشریح مشکل الفاظ

ابطال جمع ہے البطل کی۔ اس کا معنیٰ ہے: بہادر، دلیر۔ غرۃ: چہرے کی سفیدی کو کہتے ہیں۔ سلاہب جمع ہے اس کا واحد سلہب ہے۔ اس کا معنی ہے: طویل قامت گھوڑا۔

ترجمہ

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم دشمنوں کے سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتی ہوئی فوج کے مقابلے کے لیے بڑی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک ایسے لشکر کو ہمرکاب لے کر جس کے بہادر شہسوار ایسے گھوڑوں پر سوار ہیں جو دراز قد ہیں اور ان کی پیشانیاں سفید ہیں

Marfat.com

۳۔ اَشِدَّاءُ یَوْمَ الْبَأْسِ مِنْ کُلِّ بَاسِلٍ
وَمِنْ کُلِّ قَرْمٍ بِالْاَسِنَّةِ لَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

بسالت: دلیری نمودن۔ یقال شجاع باسل۔ قرم: شتر گرامی کہ بروے بار نکنند وبجہت کشتی گزارند ثم قیل للسید الشجاع قرم۔

یعنی قوی دل اندر روز جنگ از ہر شجاع دلیر واز ہر زور آزمائے کہ بسنا نہائے نیزہ بازی کنندہ باشد۔

تشریح مشکل الفاظ

باسل: بسالت سے ہے۔ اس کا معنی ہے: بہادر اور شجاع۔ قرم: اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سواری نہیں کی جاتی اور بوجھ نہیں لادا جاتا تاکہ اس سے نسل کشی کی جاسکے۔ یہاں اس سے مراد وہ سردار ہے جو بہادر ہو۔ اسنہ: سنان کی جمع ہے۔ اس کا معنے ہے: نیزہ۔ لاعب: کھیلنے والا۔

ترجمہ

اسلام کے یہ سپاہی جنگ کے دن ہر بہادر سے زیادہ دلیر اور شجاع ہوتے ہیں۔ اور ہر اس بہادر رئیس سے طاقتور ہوتے ہیں جو نیزوں کے ساتھ کھیلنے والے ہیں۔

۴۔ تَوَارَثَ اِقْدَامًا وَنَیْلًا وَجُرْاَۃً
نُفُوْسُھُمْ مِنْ اُمَّھَاتٍ نَجَائِبِ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

اقدام: پیش درآمدن و شجاعت نمودن، نیل و نیالہ: آگاہی و بزرگی۔

یعنے میراث گرفتہ است اقدام و بزرگی و جرأت رانفوس ایشاں از مادران صاحب نجابت۔ و ایں بیت بر طور کلام قریش واقعہ شدہ کہ بنجابت والدات می ستودند وی دانستند کہ اخلاق فاضلہ از جانب والدہ میراث می رسد۔ و فی الحدیث أَنَا ابْنُ العواتک۔

تشریح مشکل الفاظ

توارث: کسی چیز کو ورثہ میں لینا۔ اقدام: جنگ میں پیش قدمی کرنا، آگے بڑھ کر دشمن پر حملہ کرنا۔ نیل: مقصد حاصل کرنا۔ نجائب: شریف اور عالی ہمت۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بہادر سپاہیوں نے دشمنوں پر آگے بڑھ کر حملہ کرنا، مقصد کا پالینا اور مشکل وقت میں جرأت کا مظاہرہ کرنا یہ صفات اپنی ان ماؤں سے ورثہ میں لی تھیں جو بڑی شریف، عالی حوصلہ اور بلند کردار تھیں۔

اس شعر میں اہل عرب کے اس نظریہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ والدات کی نجابت کی وجہ سے ان کی اولاد کی تعریف کیا کرتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ اخلاق فاضلہ اولاد کو اپنی والدہ سے بطور میراث ملتے ہیں۔ اور حدیث پاک میں ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا ابن العواتک۔ (میں ان ماؤں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ ہے۔)

جن مشہور خواتین کا نام عاتکہ ہے ان سب کا تعلق قبیلہ بنی سلیم سے ہے اور ان کی

Marfat.com

تعداد نو ہے اور منجملہ ان کے چند خواتین آپ کی دادیاں ہیں۔ ان خواتین کا نسب نامہ یوں ہے؛

اول : عاتکہ بنت ہلال جو حضرت ہاشم کے دادا کی ماں ہیں۔

دوم : عاتکہ بنت مرہ بن ہلال جو آپ کے پر دادا حضرت ہاشم کی والدہ ہیں۔

سوم : عاتکہ بنت الاوقص بن مرہ بن ہلال جو وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی ماں ہیں۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب کی طرف سے حضورؐ کی نانی بنتی ہیں۔

۵ جَزَى اللّٰهُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
جَمِيْعًا كَمَا كَانُوْا لَهٗ خَيْرَ صَاحِبِ

شرح حضرت ناظم

ثواب دہاد خدا تعالیٰ اصحاب پیغمبر را صلے اللہ علیہ وسلم ہمہ ایشاں را چنانچہ بہترین بودند ہم نشیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ

اللہ تعالےٰ اپنے نبی مکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جملہ صحابہ کرام کو جزائے خیر دے جس طرح وہ اللہ کے رسول کے بہترین ہم نشین اور ساتھی تھے۔

۶ وَاٰلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا زَالَ اَمْرُهُمْ
قَوِيًّا عَلٰى اِرْغَامِ اَنْفِ النَّوَاصِبِ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

یعنی اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باد حال ایشاں راست و درست بحال آلودہ کردن بینی جمعی کہ عداوتِ اہل بیت دارند۔

تشریح مشکل الفاظ

ارغام : خاک آلود کرنا۔ نواصب : اس بدبخت گروہ کو کہتے ہیں جو حضور علیہ السلام کی آل کے دشمن اور بدخواہ ہیں۔

ترجمہ

اللہ تعالے اپنے رسول مکرم کے اہل بیت کی شان وشوکت کو مستحکم اور مضبوط رکھے اور دشمنان اہل بیت کے ناک کو خاک آلود کرے۔

ثَلَاثُ خِصَالٍ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا ۝ نَجَابَةُ اَعْقَابٍ لِوَالِدِ طَالِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی سہ خصلت از اعجوبہ ہا آثار قدرت پروردگار ما است یکے نجابت اولاد ابی طالب بجوں ابی طالب درشعر است نمی نشست بلفظ والد نقل کردہ شد۔

تشریح مشکل الفاظ

تعاجیب : اس کا معنی ہے : العجائب جس کا واحد عجیبۃٌ ہے۔ تعاجیب کا اپنا مفرد کوئی نہیں ہے۔ اعقاب جمع ہے عقب کی۔ اس کا معنی ہے : اولاد۔

ترجمہ : تین خصلتیں ہمارے پروردگار کی قدرت کی عجیب وغریب

Marfat.com

نشانیوں میں سے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ طالب کے باپ کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے نجابت و شرافت رکھ دی ہے۔

ضرورتِ شعری کی وجہ سے ابی طالب کی جگہ والد طالب لکھا گیا ہے۔

۸ خِلَافَةُ عَبَّاسٍ وَدِيْنُ نَبِيِّنَا
تَزَايَدُ فِي الْأَقْطَارِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی دوم خلافت بنی عباس، سوم دین حضرت پیغامبر ما صلے اللہ علیہ وسلم کہ در اندک مدت زائد شد در جہاں اطراف از ہر جانب۔

دریں دو بیت اشارتست بآں قصہ کہ عبد المطلب پیش سیف بن یزن رفت و وے کاہنان را طلبید و جمیع کاہناں خبر دادند کہ در یک نیمہ بدن عبد المطلب نبوت ودیعت نہادہ اند و در نیمہ دیگر خلافت و تمکیت است در قول کاہناں بآنکہ خدا تعالیٰ از اعاجیب قدرت خود سہ چیز در عبد المطلب ودیعت نہادہ، نجابت، در آل ابی طالب و خلافت در آل عباس و نبوت ظاہرہ باہرہ در نسل عبد اللہ۔

ترجمہ

دوسری قدرتِ الٰہی کی نشانی یہ ہے کہ حضرت عباس کی اولاد میں خلافت کو ودیعت کیا۔ اور تیسری نشانی یہ ہے کہ اس نے ہمارے نبی مکرم کو دین اسلام سے سرفراز فرمایا جو ہر لحظہ ہر لمحہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں روبترقی ہے اور روز بروز اس کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

Marfat.com

اس کی شرح کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں :

ان دو شعروں میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب سیف بن یزن کے دربار میں پیش ہوئے اور اس نے اپنے درباری کاہنوں کو طلب کیا۔ سب کاہنوں نے اسے متفقہ طور پر بتایا کہ عبدالمطلب کے نصف بدن میں نبوت ودیعت کی گئی ہے اور دوسرے نصف میں خلافت۔

شاہ صاحب نے ان کاہنوں کی اس پیش گوئی پر نکتہ چینی کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عبدالمطلب کو اپنی قدرت کی نشانیوں سے صرف دو چیزیں نبوت و خلافت ارزانی نہیں فرمائی تھی، بلکہ ایک تیسری علامت بھی فرمائی کہ نجابت و شرافت کو جناب ابی طالب کی اولاد میں مخصوص کر دیا۔

لیکن جہاں تک اس ناچیز کی عقل کام کرتی ہے اس میں حضرت عبدالمطلب کا کوئی دخل نہیں، سب فیض ہے نگاہِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضور کی توجہ باطنی سے اولاد ابی طالب کو شرافت و نجابت کی سعادت سے بہرہ ور کیا گیا اور حضورؐ ہی کے طفیل حضرت عباس کی اولاد کو خلافت ارضی مرحمت کی گئی۔ یہ سب فیضان ہے نبوتِ محمدّی کا اور دین مصطفوی کا۔ البتہ حضرت عبدالمطلب کو یہ شرف ضرور حاصل ہے کہ وہ ایک ایسے مولود مسعود کے جدِامجد ہیں جو منبع ہے تمام فیوضات کا، جو مصدر ہے تمام خیرات کا، جو معدن و مخزن ہے جملہ کمالاتِ صوری اور معنوی کا۔ ہر وہ چیز جس کو اس ذاتِ اقدس و اطہر سے نسبت ہوگئی۔ اس کو شرف و کمال عطا فرما دیا گیا۔ اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد منبع الجود والکرم و اٰلہ و اصحابہ و بارک وسلم۔

○

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل نہم

در طبقات مسلمین کہ قرنا بعد
قرن حامل دین متین ہستند و
دعا برائے ایشاں۔

Marfat.com

ترجمہ

اس میں مسلمانوں کے ان طبقات کا ذکر ہے جو صدیوں تک دین متین کے علم کو بلند کیے رہے۔ اور ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا ہے۔

۱۔ يُؤَيِّدُ دِيْنَ اللّٰهِ فِي كُلِّ دَوْرَةٍ
عَصَائِبُ تَتْلُوْا مِثْلُهَا مِنْ عَصَائِبِ

شرح حضرت ناظم

العصائب: جمع عصابة هم الجماعة من الناس من العشرة الى الاربعين. ولا واحد لها من لفظها۔

یعنی تقویت دین خدا تعالیٰ میکند در ہر دورہ از زمان جماعتہا کہ از پے می آئند مانند خود را از جماعتہائے دیگر یعنی در ہر زمان ہمہ ایں جماعت پیدا می شود۔

تشریح مشکل الفاظ

عصائب، یہ عصابۃ کی جمع ہے لوگوں کی ایک جماعت کو کہتے ہیں جس کی تعداد دس سے چالیس تک ہو۔ اس کے لفظ سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔

ترجمہ

ہر زمانہ میں ایک ایسا گروہ نمودار ہوجاتا ہے جو اللہ تعالٰی کے دین کی تائید و نصرت کرتا ہے اور اس کے بعد اسی قسم کے گروہ ہر دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

تشریح

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک ایسی جماعت

Marfat.com

موجود رہی جنھوں نے ہر قسم کے شدائد و مصائب کو برداشت کیا اور ناگفتہ بہ حالات میں بھی دین کے پرچم کو سربلند رکھا۔ مرور زمانہ سے اگر اس جماعت کے جوش و خروش میں ضعف آگیا تو جانبازوں کا ایک اور گروہ نمودار ہوگیا جس نے احیاء اسلام کے فریضہ کو بڑی شجاعت و دلیری سے انجام دیا۔ اس طرح ہر زمانہ میں اسلام کے جانبازوں نے اپنے دین سے اپنے نبی کریم سے، اپنی بے پناہ وارفتگی اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے باطل کے مقابلہ میں حق کو سربلند کرنے کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ اس طرح روز اول سے اب تک اور بفضلہ تعالیٰ قیامت تک شمع جمالِ مصطفوی کے پروانے ایثار و قربانی کے میدان میں ایسی مثالیں قائم کرتے رہیں گے اور ایسے نقوش جادۂ حیات پر ثبت کرتے رہیں گے جو آنے والی نسلوں کے لیے روشنی کا مینار اور خضر راہ ثابت ہوں گے۔

۲۔ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَدْفَعُوْنَ عَدُوَّهُمْ
بِسُمْرِ الْقَنَا وَالْمُرْهَفَاتِ الْقَوَاضِبِ

شرح حضرت ناظم

سمرہ، بالضم۔گندم گوں شدن۔ القناۃ الرمح والجمع قنوات وقنی۔ ارہاف، تیز کردن شمشیر۔ مرہف، نعت منہ۔ قاضب وقضیب، تیغ براں و قواضب جماعہ۔

یعنی پس ازیں جماعات جمع ہستند کہ دفع میکنند دشمنان خود را بنیزہ ہائے گندم گوں و شمشیر ہائے تیز۔ دریں بیت اشارتست بغزاۃ کہ دفع کفر میکنند بکارزار۔

تشریح مشکل الفاظ

سمر: جمع ہے سمرۃ کی، گندم گوں۔ قنا، اور قنوات جمع ہے، اس کا واحد قناۃ ہے

Marfat.com

ارھاف: تلوار کو تیز کرنا۔ مُرھف: تیز تلوار کو کہتے ہیں۔ قواضب: جمع ہے، اس کا واحد قاضب اور قضیب ہے۔ تیز تلوار کو کہتے ہیں۔

ترجمہ

ان جماعتوں کے علاوہ ایسے مردانِ شجاع بھی ہیں جو گندم گوں نیزوں اور تیز تلواروں کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کی یلغار سے دین کے قلعہ کا دفاع کرتے ہیں۔

جن طبقات کا ذکر پہلے ہوا ہے کہ وہ ہر زمانہ میں دین کو سربلند رکھنے کے لیے مصروف جہاد رہتے ہیں۔ اب ان کی مختلف قسموں کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ ان میں سے بعض تو وہ مردان غازی ہیں جو میدان جہاد میں کفار کے لشکروں کو تہ تیغ کرتے ہیں اور اسلام کی فتح و نصرت کے علم گاڑ دیتے ہیں۔

۳ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَغْلِبُوْنَ عَدُوَّهُمْ

بِاَقْوٰى دَلِيْلٍ مُفْحِمٍ لِلْمُغَاضِبِ

شرح حضرت ناظم

افحام: خاموش گردانیدن۔

یعنی ازیں جماعات جمع ہستند کہ غالب می شوند بر دشمنان خود باقوی دلیل کہ ساکت کنندہ است خصومت کنندہ را۔

و دریں بیت اشارتست بمتکلمین کہ بالزام مخالفان ملت و نوابت ملت مصطفویہ مشغول اند۔

تشریح مشکل الفاظ: افحام: دلیل سے مدمقابل کو خاموش کر دینا۔ مغاضب: جھگڑنے والا

Marfat.com

ترجمہ

دین کے مددگاروں میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو اپنے قوی دلائل اور براھینِ قاطعہ سے دشمنوں کو خاموش کر دیتے ہیں اور دلائل کے ذریعہ اسلام کا غلبہ تسلیم کرنے پر انھیں مجبور کر دیتے ہیں۔ اس سے مراد علم کلام کے ماہرین ہیں جو ہر زمانہ میں پیدا ہونے والے فتنہ پردازوں کے دلائل کا استیصال کرتے ہیں اور حجج قاطعہ سے ان کو خاموش ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

۴ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ بَيَّنُوا شَرْعَ رَبِّنَا
وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ وَّ وَاجِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی از یں جماعت جمعے ہستند کہ بیان کردند شریعت پروردگار مارا و آنچہ در شرع است از حرام و واجب وغیرآں۔

و ایں اشارتست بفقہاء کہ بعلم احکام و فتاوی قائم اند۔

ترجمہ

دین کے خدمت گاروں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو ہمارے سامنے ہمارے پروردگار کی شریعت کو کھول کر بیان کرتے ہیں اور اس میں جو حرام اور واجب ہے، اس سے امت کو آگاہ کرتے ہیں۔

اس سے مراد فقہاء اور مجتہدین ہیں جو ہر زمانہ میں شریعت اسلامیہ کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہیں اور اس کے احکام کو مدلل طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

۵ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَدْرُسُونَ كِتَابَهُ
بِتَجْوِيدِ تَرْتِيلٍ وَحِفْظِ مَرَاتِبْ

شرح حضرت ناظم

درس و دراستہ: سبق گفتن از کتاب۔

یعنی ازیں جماعت جمع ہستند کہ درس میگویند کتاب خدا تعالیٰ را بجید ساختن ترتیل ونگہداشتن مراتب ادائے لفظ مثل مخارج حروف وصفات حروف وانواع وقوف و مانند آں۔

وایں اشارتست بقراء تلاوہ کتاب اللہ مشغول اند۔

تشریح مشکل الفاظ

درس اور دراستہ: شاگرد کو سبق پڑھانا۔

ترجمہ

یعنے دین کے ان خدام میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو ترتیل و تجوید کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی کتاب کی اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہیں اور اپنے شاگردوں کو حروف کے مخارج اور صفات کی حفاظت کی تلقین کرتے ہیں۔ اس سے مراد قاری صاحبان ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول رہتے ہیں۔

۶ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ فَسَّرُوهُ بِعِلْمِهِمْ
وَهُمْ عَلَّمُونَا مَا بِهِ مِنْ غَرَائِبْ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

غریب، لفظ قلیل الاستعمال را گویند و نیز دقیقہ ہر کسے بفہم آں نتواند رسید۔

یعنی ازیں جماعات جمع ہستند کہ تفسیر کردند قرآں را بعلم خویش و ایشاں آموختند مارا آنچہ در قرآن است از غرائب۔ وایں اشارتست بمفسرین کہ بتفسیر کتاب اللہ مشغول اند

تشریح مشکل الفاظ

غریب: اس لفظ کو کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہو نیز اس مشکل بات کو بھی غریب کہتے ہیں جس کو ہر شخص سمجھنے پر قادر نہ ہو۔

ترجمہ

یعنے دین کے خادموں میں سے ایک گروہ وہ ہے جنھوں نے اپنے علم سے قرآن کریم کی تفسیر بیان کی ہے اور قرآن مجید میں جو مشکل مقامات تھے وہ ہمیں سکھاتے۔

اس شعر میں مفسرین کی طرف اشارہ ہے جو کتاب اللہ کی تفسیر میں شب و روز مشغول رہتے ہیں۔

۷ وَ مِنْهُمْ رِجَالٌ لِلْحَدِيثِ تَوَلَّعُوا
وَمَا كَانَ مِنْهُ مِنْ صَحِيحٍ وَ ذَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

ولع: حریص شدن بچیزے صلتہ بالبا۔

یعنی ازیں جماعات جمع ہستند کہ حریص شدہ اند بعلم حدیث و دانستن آنچہ از حدیث ضعیف و صحیح است۔ وایں اشارتست بمحدثین کہ بقائم اند بعلم حدیث۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

تولعوا: ولع سے ہے۔ کسی چیز کے بارے میں حریص ہونا، شدت اشتیاق کا اظہار کرنا۔ اس کا صلہ بآ ہے۔

ترجمہ

یعنی دین کے خدام میں سے ایک جماعت ان لوگوں کی ہے جو علم حدیث کے حصول پر از حد حریص ہیں۔ اور اس چیز کو جاننے کے لیے کہ کون سی حدیث صحیح اور ضعیف ہے، شب و روز مشغول رہتے ہیں۔

اس شعر میں محدثین کی طرف اشارہ ہے جو علم حدیث کی خدمت میں ہمہ وقت کمربستہ رہتے ہیں۔

۸ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ مُخْلِصُوْنَ لِرَبِّهِمْ
بِاَنْفَاسِهِمْ خِصْبُ الْبِلَادِ الْاَجَادِبِ

شرح حضرت ناظم

خصب: بکسر خا۔ فراخی سال۔ الاجادب الارض التی لانبات فیہ۔ ماخوذ من الجدب وہو القحط۔

یعنی ازیں جماعات جمع ہستند کہ خالص کنندگان اندنیت خود را و عمل خود را برائے خدا تعالےٰ برکت دمہائے ایشاں است ارزانی شہرہائے قحط زدہ۔ و ایں اشارتست بعباد صوفیہ۔

تشریح مشکل الفاظ: خصب: فراخ سالی، خوشحالی، زرخیزی۔ جادب:

Marfat.com

جدب سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنی قحط اور خشک سالی ہے۔ اجادب اس زمین کو کہتے ہیں جو چٹیل میدان ہو جس میں کوئی کھیتی باڑی نہ ہو۔

ترجمہ

یعنی خدام دین میں سے ایک پاک جماعت ان مردانِ باصفا کی ہے جنھوں نے اپنی نیتوں کو اور اپنے اعمال کو صرف رضائے الٰہی کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔ انھیں کے بابرکت نفوس سے قحط زدہ علاقوں میں زرخیزی اور خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

اس شعر میں عبادت گزار صوفیاء کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذوق وشوق اور درد وسوز میں ڈوبے ہوئے اعمال کے صدقے عالم انسانیت کی ہر قسم کی پریشانیوں اور خشک سالیوں کو دور فرماتا ہے۔

۹ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَهْتَدِي بِعِظَاتِهِمْ
فِئَامٌ إِلَى دِينٍ مِنَ اللهِ وَاصِبٍ

شرح حضرت ناظم

الفئام: مهموز، الجماعة الكثيرة - الواصب اللازم الدائم۔ قال الله تعالى وله الدين واصبا يقال وصب عليه اى واظب عليه۔

یعنی ازیں جماعات جمع ہستند کہ راہ یاب می شوند بسبب وعظ ایشاں جماعت کثیرہ از مردماں بسوئے دینے کہ لازم و دائم است آمدہ از جانب خدا تعالیٰ۔

ایں اشارتست بواعظاں۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

فئام : یہ مہموز ہے۔ اس کا معنٰے ہے ، جماعت کثیرہ۔

واصب : لازم ، دائم۔ عظات ، عظۃ

عظات ، عظۃ کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے ، وعظ و نصیحت۔

ترجمہ

یعنے ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہے جو مخلوق خدا کو اپنے وعظ و نصیحت سے اللہ تعالےٰ کے دین کی طرف راہنمائی کرتے ہیں ایسا دین جو کہ لازمی اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اس میں واعظان خوش بیان کی طرف اشارہ ہے۔

۱۱ عَلَى اللّٰهِ رَبِّ النَّاسِ حُسْنُ جَزَاءِهِمْ

بِمَا لَا يُوَافِي حَدَّهٗ ذِهْنُ حَاسِبٖ

شرح حضرت ناظم

موافات : بہم رسیدن۔

یعنی بر خدا ئے پروردگار مرداں است جزائے نیک ایشاں باں ثواب کہ درنمی یابد شمردن اورا ذہن ہیچ حساب کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

موافات : پورا کرنا۔

ترجمہ : ان تمام نفوس قدسیہ کی جزائے خیر اللہ تعالےٰ کے ذمہ کرم

Marfat.com

پر ہے جو تمام انسانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالٰے ان کو بھرپور جزائے خیر عطا فرمائے جسے کسی حساب کرنے والے کا ذہن شمار نہ کر سکے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دہم

در بیان عشق آنجناب صلی اللہ
علیہ وسلم و اشارہ بنسبتہ اولیسیہ
و بعض آثار آں۔

Marfat.com

ترجمہ

اس فصل میں حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ وسلم کے عشق کا بیان ہے اور اس میں نسبت اویسیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اس نسبت کے بعض آثار بیان کئے گئے ہیں۔

لہ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَذْكُرْ جَمَالَ بُثَيْنَةٍ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيَغْزِلْ بِحُبِّ الزَّيَانِبِ

شرح حضرت ناظم

بثینہ، نام معشوقہ۔ زیائب، جمع زینب۔ مغازلہ عشق بازی۔

یعنی پس ہر کہ خواہد او ذکر کند جمال بثینہ را و ہر کہ خواہد پس اظہار عشق کند بحب زینب ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

بثینہ، بنی عذرا کی ایک خاتون تھی، جب پر جمیل جو اسی قبیلہ کا ایک فرد تھا، محبت میں اسیر تھا، اور دونوں ایک دوسرے کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ جمیل کے بارے میں کہا جاتا ہے، صاحب بثینہ۔ اور بثینہ کے بارے میں کہا جاتا ہے، صاحبۃ جمیل۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے بیس سال تک محبت کرتے رہے، لیکن انھوں نے شادی نہیں کی۔ اور ان کے درمیان محبت پاک اور طاہر تھی وہ خلوتوں میں بھی ہر قسم کی نازیبا حرکات سے باز رہا کرتے تھے۔ انہی کی نسبت سے سچی محبت جو نفس کی ہوسناکیوں سے بالاتر ہو اسے اہل عرب الحب العذری کہتے ہیں۔

Marfat.com

یغزل، غزل یغزل غزلا بالنساء، حادثہن و فاض بذکرھن، کسی عورت کے ساتھ محبت بھری باتیں کرنا اور کسی کے عشق کا ذکر کرنا۔ زیانب، جمع ہے زینب کی۔

ترجمہ

حضرت شاہ صاحب کا جذبۂ عشق مصطفوی اب اپنے عروج پر ہے۔ وہ فرماتے ہیں، جس کا جی چاہے وہ بثینہ کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا رہے اور جس کا جی چاہے وہ کسی اور محبوبہ کی محبت میں غزل سرائی کرتا رہے۔

۲؎ سَأَذْكُرُ حُبِّيْ لِلْحَبِيْبِ مُحَمَّدٍ
إِذَا وَصَفَ الْعُشَّاقُ حُبَّ الْحَبَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بیان خواہم کرد عشق خود را بنسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وقتیکہ بیان کنند عاشقاں دوستی معشوقہا را۔

تشریح مشکل الفاظ

حبائب، حبیب کی جمع ہے۔

ترجمہ

جب دنیا کے دوسرے عشاق اپنے محبوبوں کی محبت کا بیان کریں گے تو میں فقط اپنے اس عشق کا ذکر کروں گا جو مجھے اپنے حبیب کریم سے ہے جن کا نام نامی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے

Marfat.com

۳۔ وَاذْكُرُ وَجْدًا قَدْ تَقَادَمَ عَهْدُهُ
حَوَاهُ فُؤَادِيْ قَبْلَ كَوْنِ الْكَوَاكِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بیان خواہم کرد عشقے را کہ قدیم شدہ است زماں او در گرفتہ است دل من آں عشق را پیش از پیدا شدن ستارہا۔

دریں بیت اشارہا واقعہ شدہ است بدقیقہ از دقائق علوم تصوف کہ میل اعیان ثابتہ بسوئے واحدیت پیش از زماں است وہمہ عشق است کہ امروز درمیاں کمل اہل اولیہ و جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بر روئے کار می آید و تفصیل ایں دقیقہ را ایں رسالہ گنجائش ندارد۔

تشریح مشکل الفاظ

حواہ: گھیر لینا۔ جمع کرنا۔ تقادم عہدہ: جس کا زمانہ بہت ہی پرانا ہو گیا۔

ترجمہ

اور میں اس عشق کی وجد آفریں کیفیت کو یاد کروں گا جس کا زمانہ بہت ہی قدیم ہے اور جس کو میرے دل نے ستاروں کی تخلیق سے پہلے اپنے اندر جمع کر لیا تھا۔

تشریح

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں علوم تصوف کے مشکل ترین مسائل میں سے ایک مشکل مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ کہ اعیان ثابتہ کا میلان اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کی طرف زمانہ کی تخلیق سے بھی مقدم ہے اور اس سے مراد وہی

Marfat.com

عشق ہے جو آج اویسی سلسلہ کے کاملین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان موجود ہے۔ اور اس مشکل مسئلہ کی تفصیل کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں۔

اگرچہ شاہ صاحب نے اس مسئلہ کو شرح وبسط سے بیان کرنے سے اعراض کیا ہے، لیکن اپنے قارئین کو یہ بتادیا کہ عشق مصطفوی کی جو آگ ان کے روح وقلب میں بھڑک رہی ہے، وہ کوئی آج اور کل کی پیداوار نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اس عہد سے ہے جب کہ ابھی مہر وماہ کی تخلیق ہوئی اور نہ ان کی گردش معرض وجود میں آئی تھی اور نہ زمانہ کا کوئی تحقق تھا۔ یہ زمانے سے بھی پہلے کی بات ہے کہ عشق محمدی کی یہ چنگاری ان کے قلب مبارک میں روشن ہے اور انھیں بیقرار اور مضطرب رکھتی ہے۔

۴۔ وَيَبْدُوْا مُحَيَّاهُ لِعَيْنِيْ فِي الْكَرٰى
بِنَفْسِيْ أُفَدِّيْهِ إِذًا وَالْأَقَارِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی ظاہر می شود روئے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برائے دو چشم من در پینکی نفس خود را و اقارب خود را نثار و فدائے آنحضرت می گردانم در آں ساعت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

محیّا: چہرہ۔ کریٰ: اونگھ، نیند۔

ترجمہ

اور میرے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رُخِ انور نیند کی حالت میں میری دونوں

Marfat.com

آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس وقت اپنی ذات اور اپنے تمام رشتہ داروں کو اپنے حبیب کریم کی ذاتِ مبارک پر قربان و نثار کر دوں۔

۵ وَيُذَكِّرُنِي فِي ذِكْرِهِ قُشْعَرِيرَةٌ
مِنَ الْوَجْدِ لَا يَحْوِيهِ عِلْمُ الْأَجَانِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی درمی یا بدمرا درحالت یاد کردم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برخاستن مُو برتن بسبب عشق درنمی یابد کیفیت آں عشق را علم بیگانگاں۔

تشریح مشکل الفاظ

قشعریرہ الاسم من اقشعر: بالوں کا جسم پر کھڑے ہو جانا۔ وجد: محبت۔ اجانب: اجنبی کی جمع ہے۔ بیگانہ۔

ترجمہ

جب میں اپنے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتا ہوں تو عشق و محبت کے باعث میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے بیگانوں کا علم نہیں پا سکتا صرف اہلِ نسبت اور یگانوں کو ہی اس کی حقیقت کا شعور ہو سکتا ہے

۶ وَأُلْفِي لِرُوحِي عِنْدَ ذَلِكَ هَزَّةً
وَأُنْسًا وَرَوْحًا دُونَ وَثْبَةِ وَاثِبِ

شرح حضرت ناظم: ہزۃ: جنبانیدن۔ وثبہ: جست کردن۔

Marfat.com

یعنی می یابم روح خود را نزدیک یاد کردن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنبش والفت وتازگی غیر جست کردن جست کنندہ ۔

اشارہ بآں است کہ خرق و صاعق و وثبہ از احوالِ لطیفہ قلبیہ است وانس مقتضی جنبش معنوی است وآں از احوال لطیفہ روحیہ است ۔

تشریح مشکل الفاظ

ہزہ : جنبش دینا، حرکت دینا۔ وثبہ : کودنا، اچھلنا ۔

ترجمہ

ذکر حبیب کے وقت میں اپنی روح کے لیے ایک ایسی جنبش اور انس اور راحت محسوس کرتا ہوں جس کا کودنے والے کے کودنے سے کوئی تعلق نہیں ۔

اس آخری شعر میں لطیفہ قلبیہ کے تین احوال کی طرف اشارہ ہے یعنی خرق (پھٹنا) صعق (بجلی کا کودنا)، وثبہ : (جنبش پیدا کرنا) اور انس جنبش معنوی کا مقتضی ہے اور یہ لطیفہ روحیہ کے احوال میں سے ہے ۔

ان اصطلاحات کا حقیقی معنی اہل تصوف ہی سمجھ سکتے ہیں ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل یازدہم

در ابتہال بجناب آں حضرت
صلّے اللہ علیہ وسلم و اشارہ
بتمامیِ قصیدہ ۔

Marfat.com

ترجمہ

اس فصل میں سرور دو عالم محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں اظہار عجز و نیاز کیا گیا ہے۔ اور اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انھیں درد بھرے اشعار پر اس قصیدہ کا اختتام ہے۔

۱۔ وَصَلَّى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهٖ
وَيَا خَيْرَ مَأْمُولٍ وَيَا خَيْرَ وَاهِبٖ

شرح حضرت ناظم

یعنی رحمت فرستد بر تو خدائے تعالےٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیکہ امید او داشتہ شود و اے بہترین عطا کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

مأمول: جس سے امید وابستہ کی جاتے۔ واہب: عطا فرمانے والا۔

ترجمہ

اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول! اور اے تمام ان لوگوں سے بہتر جن سے خیر کی امید وابستہ کی جا سکتی ہے! اور اے ان تمام جود و عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی! آپ پر اللہ تعالےٰ کے درود ہوں۔

۲۔ وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجٰى لِكَشْفِ رَزِيَّةٍ
وَمَنْ جُوْدُهٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبٖ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

رزیۃ : مصیبۃ۔ الجود : بالفتح المطرالواسع۔

یعنی واے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے۔ واے بہترین کسیکہ سخاوت او زیادہ است از باران بارہا۔

تشریح مشکل الفاظ

رزیۃ : مصیبت، تکلیف۔ جود : جب جیم پر ضمہ ہو تو اس کا معنی سخاوت ہے اور جب جیم پر فتح ہو تو اس کا معنٰے موسلادھار بارش ہے۔ سحائب : سحاب کی جمع ہے : بادل۔

ترجمہ

اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جاسکتی ہے اور اے وہ نبی! جس کی سخاوت بادلوں کی موسلادھار بارش سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

۳۔ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ رَاحِمُ خَلْقِهٖ
وَاَنَّكَ مِفْتَاحٌ لِكَنْزِ الْمَوَاهِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی گواہی می دہم کہ خدا تعالٰے رحمت کنندہ بر بندگان خود است و تو اے رسول خدا! کلید گنج بخشش ہاتے۔

تشریح مشکل الفاظ

المواہب : جمع ہے۔ اس کا واحد الموہبۃ۔ اس کا معنٰے ہے : عطیہ۔

کنز : خزانہ۔

Marfat.com

ترجمہ

پس میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق پر رحمت فرمانے والا ہے،
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی ذات اقدس واطہر اللہ تعالےٰ کے عطیات کے خزانوں
کی کنجی ہے۔

۴ وَاَنَّكَ اَعْلَى الْمُرْسَلِيْنَ مَكَانَةً
وَاَنْتَ لَهُمْ شَمْسٌ وَهُمْ كَالثَّوَاقِبِ

شرح حضرت ناظم

گواہی می دہم کہ تو بلندترین پیغمبرانی در مرتبہ وتو بمنزلہ آفتابی ایشاں را وایشاں بمنزلہ
ستارہا اند۔

تشریح مشکل الفاظ

ثواقب جمع ہے ثاقب کی۔ چمکدار ستارے۔

ترجمہ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا مرتبہ تمام رسولوں سے اعلیٰ وارفع ہے۔ اور آپ کی
ذات ان کے لیے آفتاب ہے اور وہ ستاروں کی مانند ہیں۔

تشریح

علامہ شرف الدین بوصیری نے اپنے شہرہ آفاق قصیدہ بردہ شریف میں اس حقیقت
کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

Marfat.com

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

(یعنی جتنے معجزات اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں نے پیش کیے ہیں بے شک انھیں یہ نعمت حضورؐ کے نور سے ہی ارزانی ہوئی ہے۔)

ـــہ فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

(بے شک حضور صلے اللہ علیہ وسلم فضیلت و بزرگی کے مہر عالمتاب ہیں اور سارے انبیاء اس آفتاب کے ستارے ہیں جو اندھیروں میں لوگوں کے لیے اپنے انوار کو ظاہر کرتے ہیں۔)

۵ وَأَنْتَ شَفِيْعٌ يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ
بِمُغْنٍ كَمَا أَثْنٰى سَوَادُ بْنُ قَارِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی تو شفیعی روزیکہ ہیچ شفاعت کنندہ نفع ندہد چنانکہ مدح تو گفتہ است سواد بن قارب۔

دریں کلمہ اشارتست بآنکہ ایں مصرع تضمین کردہ شدہ است از سواد بن قارب بلکہ ایں قصیدہ تتبع قصیدہ او است کہ در خدمت حضرت پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم انشاد کردہ و مرتبہ قبول یافتہ۔

ترجمہ: آپ قیامت کے روز جب کہ کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت

Marfat.com

نفع نہیں دے گی آپ اس روز شفاعت فرمائیں گے جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گی۔ جس طرح حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ثنا گستری کی ہے۔

اس کلمہ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مصرع سواد بن قارب کا ہے جس پر تضمین کی گئی ہے بلکہ درحقیقت یہ سارا قصیدہ آپ کے قصیدہ کی پیروی میں لکھا گیا ہے جو رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں پڑھا گیا اور جس کو شرف قبولیت نصیب ہوا۔

تشریح جنات کی تبلیغ کا ایک عجیب واقعہ علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرماتیے۔

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت فاروق اعظمؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے پوچھا، تم میں سواد بن قارب ہے۔ خاموشی طاری رہی۔ آئندہ سال پھر آپ نے یہی سوال دہرایا۔ میں نے عرض کیا، یہ سواد کون صاحب ہیں۔ فرمایا: ان کے ایمان لانے کا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ اسی اثنا میں حضرت سواد بھی آ پہنچے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرو۔ سواد بولے اے امیر المومنین! میں ہند میں تھا ایک جن میرا تابع تھا۔ ایک شب میں سویا ہوا تھا۔ اور اس نے آکر مجھے خواب میں کہا: اٹھو اور میری بات غور سے سنو اللہ تعالیٰ نے قبیلہ لوئی بن غالب سے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے دوڑ دو اور اس پر ایمان لاؤ۔ تین رات یوں ہی ہوتا رہا۔ اس کے بار بار کہنے سے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی۔ میں اونٹنی پر سوار ہوا اور مکہ مکرمہ پہنچا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضور کے آس پاس حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ جب حضورؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا: مرحبا بك یا سواد بن قارب! قد علمنا ما جاء بك۔ (اے سواد! خوش آمدید جو تجھے لے آیا ہے ہم اس کو بھی جانتے ہیں)۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے چند شعر عرض کئے ہیں اجازت ہو تو پیش کروں

Marfat.com

حضورؐ نے اجازت دی انھوں نے قصیدہ پیش کیا۔ ابتدا میں اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا۔ پھر بڑے محبت بھرے انداز میں اپنے ایمان کا اعلان کیا۔ چند شعر آپ بھی سنئے۔

(۱) فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرَهٗ
وَ اَنَّكَ مَأْمُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٖ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ کو ہر قسم کے غیبوں کا امین بنایا گیا ہے۔)

وَ اَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْلَةً
اِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَائِبِ

(اے بزرگوں اور پاکبازوں کے فرزند! تمام رسولوں سے آپ کا وسیلہ اللہ تعالےٰ کی جناب میں بہت قریب ہے۔)

فَمُرْنَا بِمَا يَاتِيْكَ يَا خَيْرَ مُرْسَلٍ
وَ اِنْ كَانَ فِيْمَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

(جو وحی آپ کے پاس آتی ہے آپ ہمیں اس کا حکم دیجئے ہم حضور کے ارشاد کی تعمیل کریں گے خواہ تعمیل حکم میں ہمارے بال ہی سفید ہو جائیں۔)

وَ كُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

(یا رسول اللہؐ! اس روز سواد بن قارب کی شفاعت فرمائیے جب کہ حضور کے بغیر کسی کی شفاعت کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔)

عشق و محبت، ایمان و یقین سے لبریز یہ اشعار سن کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور مجھے فرمایا: افلحت یا سواد! تو دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گیا۔

Marfat.com

۶ وَاَنْتَ مُجِيْرِىْ مِنْ هُجُوْمِ مُلِمَّةٍ
اِذَا اَنْشَبَتْ فِى الْقَلْبِ شَرَّ الْمَخَالِبِ

شرح حضرت ناظم

مُلِمَّہ : وواقعہ و نازلہ بمعنی واحد۔

یعنی تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگالہا را

التشریح مشکل الفاظ

مجیر : پناہ دینے والا۔ ملمہ : مصیبت۔ انشبت : یہ باب افعال سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ یہ باب انفعال نہیں ورنہ شعر کا وزن درست نہیں رہے گا۔ اس کا معنیٰ ہے : پنجہ گاڑھنا۔ مخالب : جمع ہے مخلب کی۔ درندہ کا پنجہ۔

ترجمہ

یارسول اللہ! آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبت ہجوم کر کے آجائے اور اپنے اذیت ناک تیز پنجے میرے دل میں گاڑ دے۔

۷ فَمَا اَنَا اَخْشٰى اَزْمَةً مُدْلَهِمَّةً
وَلَا اَنَا مِنْ رَيْبِ الزَّمَانِ بِرَاهِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس نمی ترسم از سختی تاریک و نہ ہستم از گردش زمانہ ہراساں۔

و دریں بیت اشارتست بقبول استمداد و عوداست بفاتحہ قصیدہ۔

Marfat.com

تشریح مشکل الفاظ

ازمہ: مصیبت سختی۔ مدلہمۃ: تاریک۔ ریب الزمان: زمانہ کی گردش۔ راہب: ڈرنے والا۔

ترجمہ

پس میں تاریک اور سیاہ سختیوں سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی میں زمانہ کی گردش سے خوفزدہ ہوں۔

۸؎ فَاِنِّیْ مِنْکُمْ فِیْ قِلَاعٍ حَصِیْنَۃٍ
وَحَدِّ حَدِیْدٍ مِنْ سُیُوْفِ الْمُحَارِبٖ

شرح حضرت ناظم

یعنی من در قلعہ ہائے محکمہ ام از جانب شما و در دیوار آہنم از شمشیر ہائے جنگ کنندہ۔
یعنی گو در حصار شمشیر ہا ام کہ بہ نصرت من و برائے دفع اعدائے من نصب کردہ باشند

تشریح مشکل الفاظ

قلاع: جمع ہے قلعہ کی۔ حصینۃ: مضبوط، مستحکم۔ حدید: لوہا۔ حد: دیوار۔ محارب: جنگجو۔

ترجمہ

یا رسول اللہ! مجھے اس لیے مصائب اور گردش زمانہ کا کوئی اندیشہ اور فکر نہیں کہ میں حضور کی نگاہ کرم سے مضبوط قلعوں میں محفوظ ہوں اور جنگ کرنے والے کی تلوار کے درمیان اور میرے درمیان ایک آہنی دیوار حائل ہے۔

تشریح: ان آخری چند اشعار میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

بارگاہ رسالت میں صلوۃ والسلام عرض کرنے کے بعد حضور کے بارے میں اپنے اس عقیدہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ آپ وہ بہترین ہستی ہیں جن سے امید وابستہ کی جاسکتی ہے۔ اور آپ وہ بہترین سخی ہیں جو اپنے سائل کی جھولی کو اپنی بخشش کے عطیات سے لبریز کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس حقیقت کا بھی اظہار کیا کہ جب مصائب و آلام کے بادل چاروں طرف سے گھر کر آجائیں تو اس وقت ان کالی گھٹاؤں کو دور کرنے کے لیے حضور سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور حضور کی سخاوت کے سامنے گھنگھور گھٹاؤں کی موسلا دھار بارش کی بھی کوئی وقعت نہیں۔ اور اس امر کی بھی تصریح کر دی کہ اللہ تعالٰے کے عطیات کے خزانوں کی کنجی حضورؐ کی ذات اقدس و اطہر ہے۔ جس کو بھی انعامات الٰہی سے کوئی انعام ملا ہے وہ حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلہ سے ملا ہے۔ اور حضرت سواد بن قارب کے قصیدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جو بڑا شدید اور مشکل دن ہوگا حضور ہی کی شفاعت ہم گنہ گاروں کی چارہ سازی فرمائے گی۔ اور آخر میں اپنے اس یقین کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ حضور نے از راہ نوازش اپنی توجہ اور عنایت کے مضبوط قلعوں میں مجھے پناہ دے دی ہے اس لیے مجھے نہ کسی مصیبت کا خوف ہے اور کسی گردش زمانہ کا فکر۔ بے شک جس خوش نصیب کو یہ سعادت ارزانی ہوتی ہے، لا خوف علیہم ولاھم یحزنون کا مژدہ اس کے سامع نواز ہوتا ہے۔ اللہ تعالٰے ہم سب غلاموں کو بھی اپنے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ وہی عقیدت وہی محبت اور وہی عشق ارزانی فرمائے جو حضرت شاہ صاحب کو عطا فرمایا گیا تھا اور ہمیں بھی بارگاہِ رسالت میں اسی طرح سراپا عجز و نیاز بن کر اپنی فریاد کرنے کی سعادت بخشے تاکہ ہم بھی اندیشہ ہائے روزگار سے محفوظ ہو کر اطمینان کی زندگی بسر کریں۔

Marfat.com

صرف حضرت شاہ صاحب ہی نہیں تمام اولیاء امت اور علماء ملت کا اپنے محبوب رسول کے ساتھ یہی تعلق استوار رہا ہے وہ ہمیشہ مشکل کے وقت میں کشود کار کیلئے بارگاہ رسالت میں فریاد و استغاثہ کرتے رہے ہیں اور حضور کی نظر توجہ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان کی التجاؤں کو شرف قبول عطا فرمایا۔

۹ وَلَیْسَ مَلُوْمًا عَیُّ صَبٍّ اَصَابَہٗ
غَلِیْلُ الْھَوٰی فِی الْاَکْرَمِیْنَ الْاَطَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی نیست ملامت کردہ شدہ زبان بند شدن عاشق کہ رسیدہ باشد اورا سوزش عشق در مدح بزرگاں و پاکاں۔

و دریں بیت اشارتست بختم سخن بعجز ادائے مدعا کہ لائق آنجناب باشد بدو سبب یکے آنکہ عشق مقتضی سکوت است۔ دیگر آنکہ مدح بزرگاں و پاکاں را پایانی نیست۔

تشریح مشکل الفاظ

ملوم: جس کو ملامت کی جائے۔ عیّ: زبان میں لکنت پیدا ہونا۔ کسی بات کو صحیح طور پر بیان نہ کر سکنا۔ صب: عاشق۔ غلیل الھوی: عشق کی سوزش۔

ترجمہ

شاہ صاحب قصیدہ کو ختم کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر عاشق سوزش عشق کی وجہ سے اپنے مدعا کو بیان کرنے سے قاصر رہے تو اسے ملامت نہیں کی جاتی کیونکہ اس کے عجز

Marfat.com

کے دو سبب ہیں۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ عشق خاموشی کا تقاضا کرتا ہے محبوب کی بارگاہ میں مہر بلب ہو کر بیٹھنا ہی قرین ادب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بزرگوں اور پاکوں کے فضائل ایک بیکراں سمندر ہیں جنھیں بیان نہیں کیا جا سکتا اس لیے میں بھی اب اس قصیدہ کو یہاں ختم کرتا ہوں اور اپنے عجز کا اور اپنے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں اوصاف و کمالات کا اعتراف کرتا ہوں۔

Marfat.com

ختام

تامل باید کرد در اسلوبِ قصیدہ کہ چہ قسم تشبیب کردہ شد و از آنجا تخلص کردہ آمد بمدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و کلام را در آنجا بفنون بسیار ادا کردہ شد اور در آخر بیان عشق کردہ شد و چوں استحضار بمرتبہ کمال رسید ختام کردہ شد۔ و در آخر قصیدہ عود کردہ شد یابتدائے آں و اشعار بتمامی کردہ آمد۔ و ھذا ما علقناہ علی القصیدہ و قد فرغنا من ذلک الشرح یوم الثلثاء۔ الرابع والعشرین من ربیع الثانی ۱۱۶۵ھ ست و خمسین بعد الالف والمائۃ من الہجرۃ۔

ترجمہ

قصیدہ کے اسلوب بیان میں غور کرنا چاہیئے کہ تشبیب کس قسم کی ہے اور وہاں سے کس طرح مدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تخلص کیا گیا ہے اور کس طرح بہت سے اقسام پر گفتگو کی گئی ہے اور آخر میں ذات اقدس و اطہر سے جو عشق ہے

Marfat.com

اس کو بیان کیا اور جب بارگاہ رسالت میں استحضار مرتبہ کمال کو پہنچا تو خطاب کیا گیا اور قصیدہ کے آخر میں بھی ابتدا کی طرف رجوع کیا گیا۔ اس طرح یہ اشعار پایۂ تکمیل تک پہنچے۔

یہ وہ شرح ہے جو ہم نے قصیدہ پر لکھی ہے اور اس سے ہم منگل کے دن ۲۴ ربیع الثانی ۱۱۵۶ھ فارغ ہوئے۔

خطاطی:

میاں عبید اللہ

نوشہرہ ورکاں (گوجرانوالہ)

Marfat.com

قصیدہ ہمزیہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی مولانا محمد سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

امّا بعد:

می گوید فقیر ولی اللہ عفی عنہ در نیولا قصیدہ ہمزیہ در مدح سرور انبیاء علیہ الصلوات والتسلیمات نظم کردہ شد۔ چوں بعض الفاظ آں محتاج بتتبع کتب لغت بود بخاطر جماعۃ کہ مشق اشعار عرب نکردہ اند۔ بغیر ترجمہ معنی آں منقح نمی شد لہٰذا ترجمہ آں ابیات و معانی لغویہ آں املا کردہ ام۔ وَاللہ المیسر لکل عسیر۔ وآنرا شش فصل ساختیم۔

Marfat.com

ترجمہ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو رب العالمین ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو ہمارے آقا محمدؐ پر جو سید المرسلین ہیں اور آپ کی آل پر اور تمام صحابہ پر۔

امابعد:

فقیر ولی اللہ عفی اللہ عنہ کہتا ہے کہ ایک قصیدہ ہمزیہ سرور انبیاء علیہ الصلوات و التسلیمات کی مدح میں نظم کیا گیا۔ اور چونکہ اس کے بعض الفاظ اس بات کے محتاج تھے کہ لغت عرب کی طرف رجوع کیا جائے اور وہاں ان کے معانی تلاش کیے جائیں اور وہ لوگ جو اشعار عرب کے سمجھنے کے خوگر نہیں ان کے لیے ترجمہ کے بغیر ان کا معنے واضح نہیں ہوتا۔ اس لیے ان شعروں کا ترجمہ اور ان کے لغوی معنے لکھ دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسان کرنے والا ہے ہر مشکل کو۔ اور اس قصیدہ کی چھ فصلیں بنائی گئی ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل اوّل

در تشبیب بطرز تازہ کہ
معہود شعرا نیست۔

Marfat.com

ترجمہ:

پہلی فصل میں ایک نئے انداز سے تشبیب کی گئی ہے جو اس سے پہلے شعراء کے نزدیک مروّج نہیں۔

لہ إِذَا أَخْبَرْتَ يَوْمًا عَنْ ضِيَاءٍ
فَلَا تَلْهَجْ بِبَدْرٍ أَوْ ذُكَاءٍ

شرح حضرت ناظم

لہج بالشئ، اولع بہ، ذکاء، بالضم غیر مصروف آفتاب۔ لایدخلھا الالف واللام۔ یعنی چوں بخواہی روزے خبر دادن از روشنی چیزے پس حریص مشو بذکر ماہ چہاردہم یا ذکر آفتاب۔ یعنی تشبیب بماہ و آفتاب مکن۔

حل مشکل الفاظ

لہج بالشئ، کسی شے کی محبت میں وارفتہ ہونا۔ ذکاء، ذال کے پیش کے ساتھ۔ یہ غیر منصرف ہے۔ اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔ اس کا معنی ہے، سورج۔

ترجمہ

یعنی جب تو یہ چاہے کہ تو خبر دے کسی چیز کی چمک دمک سے تو اس وقت چودھویں کے چاند یا سورج کے ذکر کرنے پر حریص نہ ہو۔ یعنی اس چیز کی روشنی کو چاند و سورج سے تشبیہ نہ دے۔

Marfat.com

۲۔ وان تمدح بجود او سُمُوٍّ
فلا تنظر بجود او سماء

شرح حضرت ناظم

سمو: بلندی۔ جود: بالفتح مطر و بالضم الکرم۔
یعنی تو اگر ستائش خواہی بسخا یا بعلوِ مرتبہ پس نگاہ مکن بسوئے باراں یا بسوئے آسمان یعنی سخی را بباراں و عالی قدر را بآسمان تشبیہ مکن۔

حل مشکل الفاظ

سمو: بلندی۔ جود: اگر جیم پر فتح ہو تو اس کا معنی بارش ہے۔ اگر پیش ہو تو اس کا معنی کرم اور سخاوت ہے۔

ترجمہ

اگر تو کسی چیز کی تعریف سخاوت یا علو مرتبہ سے کرے تو نہ بارش کی طرف دیکھ اور نہ آسمان کی طرف۔ یعنی سخی کو بارش سے اور عالی قدر شخص کو آسمان سے تشبیہ نہ دے۔

۳۔ ولا تذکر اَخَا طِیٍّ وَ مَعْنًا
اذا کلمت فی مَعْنَی السَّخَاءِ

شرح حضرت ناظم

اخو القوم: واحد منہم۔ والمراد ھہنا حاتم الطائی۔ و معن نام امیرے مشہور کہ در سخا بودے داستاں زنند شخصے از عرب در لفظ کلمت مناقشہ کرد کہ استعمال مشہور تکلمت است و

ایں مناقشہ بے اصل است۔ قال اللہ تعالےٰ : و یکلم الناس فی المھد وکھلا۔ و در احادیث بسیار یافتہ می سود گویند کلّمت فلاناً و تکلمت مع فلاں۔

یعنی بیاد مکن حاتم طائی را و نہ معن بن یزید را چوں سخن گوئی در وصف سخاوت و در معن و معنی تجنیس غیر نام است۔

حل مشکل الفاظ

اخو القوم : قوم کا ایک فرد۔ یہاں اخا طی سے مراد حاتم طائی ہے جو اس قبیلے کا ایک مشہور و معروف فرد ہے۔ مَعْن : ایک معروف مشہور امیر کا نام ہے۔ سخاوت میں اس کے ساتھ مثال دی جاتی ہے۔ ایک اہل عرب نے کلّمت پر اعتراض کیا کہ اہل لغت کے نزدیک تکلمت مشہور ہے کلمت مناسب نہیں لیکن اس اعتراض کی کوئی بنیاد نہیں۔ قرآن کریم میں ہے : و تکلم الناس فی المھد وکھلا کہ عیسیٰ علیہ السلام پنگھوڑے اور پختہ عمر میں لوگوں کے ساتھ باتیں کریں گے۔ اور اسی طرح بہت سی احادیث میں بھی ہے : کلمت فلانا اور تکلمت مع فلاں۔ یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔

یعنی جب تو سخاوت کا معنی بیان کرنے میں لب کشائی کرے تو تجھے اس بات کی ضرورت نہیں کہ تو حاتم طائی اور معن کا ذکر کرے۔

۴ وَلَا تَنْسُبْ اَخَا بَأْسٍ لِلَیْثٍ
وَلَا ذَا الرِّفْقِ لِلرِّیْحِ الرُّخَاءِ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

نبسہ الی ابیہ ولابیہ الحقہ بہ من باب نصر۔ رخاء : بالضم باد نرم۔
قال اللہ تعالےٰ : رخاء حیث اصابہ یعنی نسبت مکن صاحب حرب شدید را
و نہ صاحب نرمی اخلاق را لبوئے باد نرم۔

حل مشکل الفاظ

نسبۂ الی ابیہ و لابیہ : کسی کو کسی کے ساتھ ملا دینا۔ یہ باب نصر ینصر سے ہے۔
رخاء : آہستہ چلنے والی ہوا۔

ترجمہ

یعنے کسی جنگجو بہادر کو شیر کے ساتھ اور کسی نرم خُلق والے کو آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا کے ساتھ منسوب مت کر۔

۵ وَاِنْ بَیَّنْتَ فِی الْمَنْظُوْمِ وَجْدًا
فَحَاشَا اَنْ تُشَبِّبَ بِالنِّسَاءِ

شرح حضرت ناظم

جار فی القوم حاشا زیدا ای الا زیدا وحقیقتہ معنی حاشک فی ناحیۃ من الحاشیۃ۔
وہی الناحیۃ وحاشاہ ان یفعل کذا ای بعدہ اللہ من ان یفعل کذا کذا فی البردۃ مصرع
حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ تشبیب الشعر ترقیقہ بذکر النسا۔
واگر بیان کنی در شعر عشق را پس خدا پناہ دہد ازانکہ تشبیب کنی بجمال
زنان۔

Marfat.com

حل مشکل الفاظ

حاشا: الا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ حاشاک کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تجھے ایک کونہ میں کر دیا۔ عرب کہتے ہیں، حاشاہ ان یفعل کذا۔ یعنے اللہ تعالے اسے بچائے کہ اس سے یہ فعل سرزد ہو۔

قصیدہ بردہ میں ہے: حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ۔ یعنے اللہ تعالیٰ پناہ دے کہ کوئی امید کرنے والا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق سے محروم ہو۔

تشبیب کا معنی یہ ہے کہ عورتوں کے ذکر سے اپنے شعر کو لطیف و خوشگوار بنانا۔

ترجمہ

اگر تو اشعار میں عشق کو بیان کرے تو خدا تجھے اس سے بچائے کہ عورتوں کے حسن و جمال سے تو تشبیب کرے۔

۶ فَتِلْكَ شَرَائِعُ لِلشِّعْرِ قِدْمًا
وَقَدْ نُسِخَتْ بِخَتْمِ الْاَنْبِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

قدما: ظرف یعنے در زمان پیشین خا برائے تعلیل است۔

یعنی منع از تشبیب بماہ وآفتاب و از تشبیہ بباران وآسمان از تشبیہ مع حاتم و معن و از تشبیہ لبشیر و باد نرم و از تشبیب بجمال نساء از سبب است کہ ایں ہمراہ ہا واسلوبہا است در فن شعر شدہ اند در زمان پیشین و شریعت ہائے پیشین منسوخ شدہ است بخاتم الانبیاء علیہ الصلوات والتسلیمات مراد آنست کہ بعد وجود

Marfat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدح بنی آدم بایں تشبیہات حیف عظیم است زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکمل اند از جمیع در ہر وصفے ازیں اوصاف پس حق مدح آں است کہ بآنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشبیہ دادہ شود نہ بغیر او وایں لطیفہ شعریست مسمّی بادعائے تعلیل راہ ہا واسلوبہا را شرائع می تواں گفت بحسب وضع لغت وشریعتہا بحسب عرف شرع منسوخ شدہ است بآنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعتماد بریں مسامحہ کردہ تعلیل می نماید بعد ازاں پرورش کردہ شد ایں مضمون را بچندیں بیت دیگر۔

حل مشکل الفاظ

قدماً : ظرف ہے یعنی گذشتہ زمانہ میں۔ تہلک پر فا تعلیل کے لیے ہے یعنے یہ جو منع کیا گیا ہے کہ چاند اور سورج، بارش اور آسماں، حاتم اور معن، شیر اور باد نرم کے ساتھ تشبیہ مت دو اور عورتوں کے حسن سے تشبیب سے روکا گیا ہے، اس کا یہ سبب ہے کہ یہ ساری راہیں اور اسلوب فن شعر میں پہلے زمانوں میں تھے اور پہلی شریعتیں خاتم انبیائ علیہ الصلوات والتسلیمات کی آمد سے منسوخ ہوگئیں۔ مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے کے بعد بنی آدم کی مدح میں ان تشبیہات کا ذکر ظلم عظیم ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ تمام لوگوں سے ان جملہ اوصاف میں اکمل تریں ہیں۔ پس مدح کا حق یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشبیہ دی جائے نہ کسی اور کے ساتھ یہ ایک شعری لطیفہ ہے جسے ادّعا تعلیل کہتے ہیں یعنے کسی چیز کے بارے میں یہ فرض کر لینا کہ یہ چیز اس کی علت ہے۔

راہوں اور اسلوبوں کو لغت کے اعتبار سے شرائع کہا جا سکتا ہے لیکن شریعت کے عرف میں جملہ شرائع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے منسوخ ہوگئیں۔ اس مسامحت

Marfat.com

پر اعتماد کرتے ہوئے اس کو علت بنا دیا۔ اس کے بعد اسی مضمون کو چند دیگر اشعار میں مزید وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

۷ فَهَلَّا قُلْتَ اِذْ حَاوَلْتَ مَدْحًا
بِبَأْسٍ اَوْ سَخَاءٍ اَوْ سَنَاءٍ

شرح حضرت ناظم

سنیٰ بالقصر، روشنی برق و سناء، بمد، بلندی قدر۔

یعنی پس چرا نگفتی چوں قصد کردی مدح را بشدت حرب یا سخا یا بلندی مرتبہ۔

حل مشکل الفاظ

سنیٰ اگر مقصور ہو تو اس کا معنی بجلی کی روشنی اور اگر ممدود ہو تو اس کا معنی مرتبہ کی بلندی ہے۔

ترجمہ

یعنے تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ جب تو نے کسی کی تعریف کا ارادہ کیا شجاعت، سخاوت یا بلندی مرتبہ سے۔

۸ اَرٰی طَیْفًا یُذَکِّرُنِیْ عُهُوْدًا
بِطَیْبَةَ حَیْثُ مُجْتَمَعُ الرَّجَاءِ

شرح حضرت ناظم

ایں مقولہ ہلا است۔ طیف خیال۔ طیبہ از اسمار مدینہ منورہ است۔

Marfat.com

یعنی می بینم کہ بیاد می دھد مرا حالت ہائے گزشتہ بدینہ منورہ جائیکہ اجتماع انواع امید آنجا است۔ حاصل آنست کہ کمال مدح آدمی باعتبار شجاعت وسخاوت وبلندی قدر آنست کہ گفتہ شود کہ ایں وقائع ناشید ازیں اخلاق خیال طیفی است ازاں حالت ہا کہ در مدینہ منورہ ز ذات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صادر می شد وبیاد می دھد ایں وقائع آں حالات شریفہ را غیر ایں مدح متصور نیست زیرا نکہ ہیچ کس را بلوغ بمبلغ اخلاق آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ممکن نہ۔ پس غایت مدح آنست کہ نمایشی باشد از اخلاق کریمہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رخیال طیفی باشد از آنچہ آنجا واقع شد۔

حل مشکل الفاظ

یہ شعر ہلا قلت کا مقولہ ہے۔ طیف کا معنی ہے: خیال۔ طیبہ: مدینہ منورہ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔

ترجمہ میں ایسا خیال دیکھتا ہوں کہ مجھے ان احوال کی یاد دلاتا ہے جو مدینہ منورہ میں گزرے جو ہر قسم کی امیدوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی آدمی کی مدح کا کمال باعتبار شجاعت، سخاوت اور بلندیٔ مرتبہ کے یہ ہے کہ کہا جائے کہ یہ واقعات ان اخلاق کے تصور سے پیدا ہوئے جو مدینہ منورہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صادر ہوتے۔ اور یہ واقعات ان پاکیزہ حالات کی یاد کو تازہ کرتے ہیں جن کے بغیر مدح کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ کوئی شخص بھی اخلاق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب تک نہیں پہنچا پس سب سے اعلیٰ قسم کی ستائش یہ ہے کہ اس شخص میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کی کوئی جھلک پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

۹ أَشِيمُ بِهِ وَمِيضًا مِنْ وَمِيضٍ
تَأَلَّقَ فِي الْبَقِيعِ وَفِي قُبَاءِ

شرح حضرت ناظم

شام البرق ای نظر الیه الومیض البریق، اومض البرق۔ و ومض ایماضا و مضا و میضا لمع خفیا۔ قوله اشیم به بدل است از اری طفیا۔ بدل جملہ من جملہ ہمچنیں احس و تذکرنی و تشوقنی درابیات آئندہ۔ واقع موقع بدل است۔

تالق: درخشیدن۔

یعنی می بینم بسبب عوض آں طیف روشنی را از درخشیدن برق کہ درخشندہ است دربقیع الغرقد کہ میدانی است قریب مدینہ ومقابر صحابہ آنجا است ودرقبا کہ عالیہ است ازعوالی مدینہ واول نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آنجا بودہ است حاصل آں است کہ چنانکہ لمعان برں می آید وزود می رود ہمیں صفت از وقائع شجاعت وسخاوت وبلندی مرتبہ مرداں آثار فاضلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ دریں امکنہ بود بنظر می آید وعن قریب منمحی میگردد زیراکہ مشابہتے دارد امامشابہتہ ناقصہ۔

حل مشکل الفاظ

شام البرق: اس نے بجلی کی طرف دیکھا۔ ومیض: بجلی کی چمک۔ لغت میں اومض البرق اور ومض ایماضا و ومضا و ومیضا، ایسی چمک جو پوشیدہ ہو۔ اشیم بہ کا جملہ پہلے جملہ اری طیفاً کا بدل ہے اور اسی طرح آئندہ اشعار میں احس، تذکرنی، تشوقنی میں بھی بدل ہے
تالق کا معنی ہے: چمکنا۔

Marfat.com

ترجمہ

یعنی اس خیال کے پیش آنے سے میں اس روشنی کو دیکھ رہا ہوں جو بقیع الغرقد میں بجلی کے چمکنے سے نمودار ہو رہی ہے۔ اور بقیع الغرقد، مدینہ طیبہ کے قریب ایک میدان ہے جہاں صحابہ کرام کے مزارات پُر انوار ہیں جسے آج کل ہم جنت البقیع کہتے ہیں، اور قبا، مدینہ طیبہ کی نواحی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہجرت کے موقع پر سب سے پہلے وہیں نزول اجلال فرمایا تھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح بجلی کی چمک آناً فاناً آتی ہے اور چلی جاتی ہے اسی طرح لوگوں کی شجاعت سخاوت اور بلندی مرتبہ کے واقعات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آثار فاضلہ سے ان مکانوں میں نظر آتے ہیں پھر محو ہو جاتے ہیں کیونکہ مشابہت تو ہے لیکن یہ مشابہت ناقص ہے۔

ك۱۰ أُحِسُّ بِهٖ نَسِيمًا مِنْ فُتُوحٍ !
تَنَسَّمَ مِنْ كُدًى أَوْ كَدَاءٍ

شرح حضرت ناظم

تنسمت الریح: اذا ھبّت نسیمھا۔ نسیم۔ باد خوش۔ کداء: بالفتح والمد الثنیۃ العلیا مما یلی المقابر و کدیٰ بالضم والثنیۃ السفلی مما یلی باب العمرۃ۔ وکدیّ: موضع باسفل مکۃ و فی قصہ فتح مکّہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخلھا یوم الفتح من کداء لشعر حسان بن ثابت

ع تثیر النقع مطلعھا کداء

یعنی احساس میکنم بسبب آں طیف بادی خوش از فتوح کہ وزندہ بودہ است

Marfat.com

از موضع کدیٰ یا از ثنیۃ کدار۔

حل مشکل الفاظ

تنسمت الریح، جب خوشگوار ہوا چلتی ہے تو اہلِ عرب کہتے ہیں تنسمت الریح۔

کدآر وہ اونچا ٹیلہ جو مقابر کے قریب ہے۔ اور کُدیٰ، وہ ٹیلہ جو پست ہے اور باب العمرہ کے ساتھ ملحق ہے۔

کُدیٰ، مکہ کے نشیب میں ایک جگہ کا نام ہے۔ فتح مکہ کے واقعہ میں یہ مذکور ہے کہ حضور علیہ السلام اس روز کدار سے داخل ہوئے اور حضرت حسان کے شعر سے اس حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کا مصرعہ ہے:

ع تثیر النقع مطلعها کداء

(یعنے اس تصور طیبہ کی وجہ سے مجھے نسیم صبح کا احساس ہو رہا ہے جو کُدیٰ کے موضع سے یا کدار کے ٹیلہ سے چل رہی تھی۔)

۱۱ تُذَکِّرُنِی اَحَادِیْثُ التَّصَافِیْ

مقامات بثور و حراءِ

شرح حضرت ناظم

اصفیتہ اذا اخلصت لہٗ۔ تضافینا۔ تخالصنا، المعنی اخلاص العبد لربہٖ فی طاعتہٖ و اخلاص الرب لہٗ فی حسن جزائہٖ، مقامات یعنی الوقائع۔ ثور: جبل نزل بہٖ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و ابوبکر ثلاث لیال عند ارادتہما الھجرۃ: الحراء جبل تعبد فیہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم قبل النبوۃ۔

Marfat.com

یاد می دہد مرا پیچ ہائے صوفیاں در اخلاص و محبت خالصہ آں وقائع را کہ گزشتہ است در جبل ثور و در جبل حرا یعنی قصص صوفیہ عن آخرہا نمائشی است از وقائع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ دریں دو مکان بوقوع آمد۔

حل مشکل الفاظ

اصفتیہ: جس وقت تو اس کے لیے خلوص کا اظہار کرے۔ تصافینا: آپس میں ایک دوسرے کے لیے خلوص کا اظہار کرنا۔ یہاں معنی یہ ہے کہ بندے کا اپنے رب کی اطاعت میں اخلاص اور رب کریم کا اپنے بندے کو بہتر جزا دینے میں اخلاص۔ مقامات: لیعنے واقعات جو رو پذیر ہوتے۔ ثور: اس پہاڑ کا نام ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین رات تک سفر ہجرت میں قیام فرما رہے۔ الحراء: اس پہاڑ کا نام ہے جس میں اعلان نبوت سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔

ترجمہ

صوفیہ کے باہمی اخلاص ومحبت کے واقعات مجھے ان واقعات کی یاد دلاتے ہیں جو جبلِ ثور میں اور جبلِ حرا میں رو پذیر ہوتے تھے یعنی صوفیاً کے تمام قصے درحقیقت خلوص وللہیت میں ایک جھلک ہیں۔ ان واقعات کی جو ان دو مقامات پر وقوع پذیر ہوتے۔

۱۲ تُشَوِّقُنِیْ لِاَحْوَالٍ تَقَضَّتْ
بِسَلْعٍ اَوْ نَوَاحِیْ بِیْرِحَاءٍ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

تقضّی: سپری شدن۔ یعنی مشتاق می گرداند اخبار تصافی بجانب آں احوال کہ گزشتہ است بجبل سلع یا در نواحی بئرِ حاء۔ السلع جبل قریب المدینۃ کان عندہ وقعۃ الخندق البئر حاء: بئر کان لابی طلحۃ الانصاری کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشرب من ماء فیہا۔ طیب: فلما نزلت لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا مما تحبّون تصدق بہا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ علےٰ اقاربہ وبنی عمہ والقصۃ مشہورۃ۔ باید دانست کہ آنچہ مذکور شد از منع اسالیب مشہورہ در شعر وازابداع اسلوب غریب کہ تشبیہ است بانحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در خصال نیک وخلق فاضل مقرون بکمال ادب کہ گویم آنچہ در مردماں یافتہ می شود خیالے است طفیف ووبیصے است از برق بنسبت آنچہ در ذاتِ مقدس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بود تشبیہے تازہ است کہ عبد ضعیف باں مہتدی شدہ والحمدللہ باز ایں جا انتقال کردہ شد بوصف عشق وتخلص ہم بطوری جدید واقع شد۔

حل مشکل الفاظ

تقضّی کا معنی گزر جانا ہے۔

یعنی اخلاص وللہیت کی خبریں مجھے ان حالات وواقعات کا مشتاق بنا دیتی ہیں جو سلع کی پہاڑی یا حاء کے کنویں کے قرب وجوار میں وقوع پذیر ہوئے۔

السلع: مدینہ طیبہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں خندق کا واقعہ پیش آیا۔

البئر حاء: ایک کنویں کا نام ہے جس کے مالک ابوطلحہ انصاری تھے اور حضور علیہ السلام وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا پاکیزہ پانی نوش فرماتے۔ اور جب یہ آیت

Marfat.com

نازل ہوئی ؛ لن تنالوا البر...(الآیۃ) تو حضرت ابوطلحہ نے اپنے اس محبوب ترین مال کو اپنے رشتہ داروں، اپنے چچا کے لڑکوں پر صدقہ کر دیا۔ یہ واقعہ کتب احادیث میں مشہور ہے۔

جاننا چاہیے کہ مشہور اسالیب کے ذکر کرنے سے منع کیا گیا اور تشبیہ میں ایک نیا بدیع اسلوب اختیار کیا گیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خصال حمیدہ اور اخلاق فاضلہ سے تشبیہ دی جائے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں میں جو کمالات پائے جاتے ہیں وہ حضورؐ کے محامدؐ محاسن کے اوصاف کے مقابلہ میں ان کی حیثیت ایسی ہے جیسے ایک خیال محض یا بجلی کی ایک چمک۔ یہ بالکل نئی تشبیہ ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ نے اپنے اس ضعیف بندے کی راہنمائی کی ہے اور اس پر میں اس کی حمد بجا لاتا ہوں یہاں سے پھر اب عشق کا بیان شروع ہوتا ہے اور ایک نئے انداز سے پہلے مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

Marfat.com

ا۔ تَصَوَّرْتُ الدِّيَارَ فَهَامَ قَلْبِيْ
وَهَيَّجَ ذِكْرُهَا مِنِّيْ بُكَائِيْ

شرح حضرت ناظم

ہیجاں سرگشتگی از عشق۔

یعنی تصور کردم دیار حبیب را چوں ذکر طیبہ و بقیع و قبار و مانند آں آمد پس سرگشتہ شد دل من و برانگیخت یاد کردن آں دیار از من بکائے مرا۔

حل مشکل الفاظ

ہیجان، عشق کی وجہ سے جو بے چینی اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔

ترجمہ

یعنی میں نے اپنے محبوب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیار کا تصور کیا اور جب طیبہ بقیع، قبا اور اس قسم کے دیگر مقامات کا ذکر آیا تو میرا دل فرط عشق سے مضطرب ہو گیا اور ان مقامات کی یاد نے مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔

۲۔ رَوَتْ عِنْدِيْ شَمَائِلَ عَنْ حَبِيْبٍ
فَأَبْكَتْنِيْ وَزَادَتْ مِنْ عَنَائِيْ

شرح حضرت ناظم

روایت کرد آں دیار خوبیہا را از محبوب پس گریانید مرا و زیادہ ساخت محنت

Marfat.com

مرا در ذکر روایت شمائل کرکتا ہے است مشہور ولفظ عن ابہام اطباق است ۔

ترجمہ

ان مقامات نے میرے محبوب کے شمائل کی روایت میرے سامنے بیان کی اور مجھے اپنے محبوب کی یاد دلا کر رُلا دیا اور میرے رنج وغم میں اضافہ کر دیا۔

۳ـ أَيَا قَلْبِيْ بِأَحْزَانِي تَقَطَّعْ
فَلَا سُلْوَانَ لِيْ بَعْدَ النَّوَاءِ

شرح حضرت ناظم

سلوان بوزن السلطان ، دوا رئیلی بہ المحزون ۔ النوار کالفراق وزناً ومعنیً ای دل بسبب احزان من پارہ پارہ شو زیرآنکہ دوا تسلی بخش نیست مرا بعد فراق محبوب ۔

حل مشکل الفاظ

سلوان بوزن سلطان ، وہ دوا جو غمزدہ دل کو تسلی دے ۔ نوار ، وزن اور معنی کے لحاظ سے فراق ۔

ترجمہ

یعنی اے دل ! میرے رنج وآلام کے باعث تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جا ، کیونکہ محبوب کی جدائی کے بعد کوئی دوا مجھے سکون نہیں پہنچا سکتی ۔

۴ـ وَيَا صَدْرِيْ بِآلَامِيْ تَشَقَّقْ
وَلَا أَرْضٰى لِنَفْسِيْ بِالْبَقَاءِ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

وائے سینہ من بسبب دردہائے من بشگاف زیرآنکہ راضی نیستم ببقا برائے نفس خود۔

حل مشکل الفاظ

تنشقق: پھٹ جانا۔

ترجمہ

اے میرے سینہ! اپنے محبوب کے فراق میں جس رنج والم سے میں دوچار ہوں اس کے باعث پھٹ جا، مجھے اپنی زندگی کی ضرورت نہیں ہے۔

۵ فَهَلْ مِنْ مُشْتَرٍ رُوْحِيْ بِرَوْحٍ
يُرَوِّحُنِيْ بِوَعْدٍ مِنْ لِقَاءٍ

شرح حضرت ناظم

روح: بالضم: جان۔ رَوح: بالفتح: آسائش۔

آیا خریدکنندہ ہست جان مرا بآسائشی آسائش دہد مرا وعدہ ازلقائے محبوب یعنی آسائش بمن رساند و جان مرا غلام کند میان رُوح و رَوح

حل مشکل الفاظ

رُوح: راء مضموم ہو تو اس کا معنی جان ہے اور راء مفتوح ہو تو اس کے معنی آسائش و آرام ہے۔

ترجمہ: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو میری جان کو اس خوشی کے بدلے

Marfat.com

خرید لے اور مجھے اس رنج فراق سے وصال کے وعدہ سے آرام پہنچا دے۔

۶ يُبَشِّرُنِىْ بِنُعْمٍ بَعْدَ بُؤْسٍ
وَاِسْعَادٍ لَهَا بَعْدَ الشِّقَاءِ

شرح حضرت ناظم

بدل است یبشرنی بدل جملہ از جملہ۔ نعم، نازکی و راحت۔ ضد بؤس ہر دو بضم اوّل وسکون ثانی۔

یعنی بشارت دہد مرا باسودگی بعد محنت و بشارت دہد بنیک بختی جاں بعد بدبختی آں۔

حل مشکل الفاظ

نُعم، نزاکت و راحت، اور بؤس، رنج وسختی۔ دونوں کا فا کلمہ مضموم اور عین کلمہ ساکن ہے۔ یہ سارا جملہ بدل ہے سابقہ جملہ یبشرنی کا۔

ترجمہ

کوئی ایسا ہے جو فراق کے رنج والم کے بعد مجھے وصال کی خوشیوں کی بشارت دے اور میری شومئ قسمت کو سعادت مندی سے تبدیل کر دے۔

۷ وَقَالُوْا اُخْرُجْ تَنَزَّهْ فِىْ مُرُوْجٍ
لِتَسْلُوَ مِنْ تَبَارِيْحِ الْبَلَاءِ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

تنزہ : بصحرا رفتن ۔ مرج : بسکون وسط : سبزہ زار ۔ برحا مشقت و تبریح ہم چناں ۔
یعنی گفتند نصیحت کنندگان برائی از خانہ سیر کن در سبزہ زار ہا تا تسلی یابی از مشقت ہائے بلائے عشق ۔

حل مشکل الفاظ

تنزہ : تفریح کے لیے صحرا میں نکلنا ۔ مَرج : سبزہ زار ، مرغزار ۔ تباریح : جمع ہے تبریح کی ۔ اس کا معنٰی مشقت اور برحار کا بھی یہی معنی ہے ۔

ترجمہ

میرے ناصحین نے میری حالت زار کو دیکھ کر مجھے کہا کہ گھر سے باہر نکلو اور سبزاروں کی سیر کرو تاکہ عشق کی تکلیف کی مشقتوں سے تمھیں کچھ سکون نصیب ہو ۔

۵ وَمَا عُذْرُ الْمَشُوْقِ اِذَا تَلَہّٰی
خَلِیَّ الْقَلْبِ فِیْ شَرْعِ الْوَفَاءِ

شرح حضرت ناظم

المشوق : شائق ، مشتاق ساخت او را ۔ شوق آرزومند گردانیدن و آرزومند شدن مشوق : عاشق ۔ تلہّٰی : بازی کردن ۔ خلی : بے غم ۔ ضد شجی ۔
جواب آں ناصح می گوید وچیست عذر عاشق در شرع وفا وقتیکہ بازی کند بے غم شدہ دل او ۔
یعنی در شرع وفا آں گناہیست کہ عذر ندارد ۔

Marfat.com

حل مشکل الفاظ

المشوق ، شاق سے اسم مفعول ہے جس کو مشتاق بنا دیا گیا ہو۔ شوق ، کسی چیز کی آرزو دل میں پیدا کرنا۔ اس لیے عاشق کو مشوق کہتے ہیں۔ تلھّی ؛ لہو ولعب میں مشغول ہو جانا۔ خلی ؛ وہ دل جو غم سے خالی ہو۔ اس کی ضد شجی ہے جس کا معنی وہ دل جو غم سے پُر ہو۔

ترجمہ

اپنے ناصحین کو جواب دیتے ہیں کہ وفا کی شریعت میں وہ عاشق کیا عذر پیش کر سکتا ہے کہ اگر وہ کسی وقت غم عشق کو فراموش کر کے لہو و لعب میں محو ہو جاتے۔

وفا اور عشق کی شریعت میں یہ ایسا گناہ ہے جس کا کوئی عذر نہیں۔

۹ بِجُبِّ الحُبِّ قَدْ اَمسٰی رَھِیْنًا
فَمَا بَالُ الحَدَائِقِ وَالْفَضَاءِ

شرح حضرت ناظم

جُب ؛ چاہ عمیق۔ حدیقہ ؛ باغ۔ فضا ؛ میدان واسع۔

ایں جواب دیگر است بچاہ عشق در ماندہ شام کردہ است پس چہ حال است باغ ہا و میدان واسع را۔

یعنے در چاہ عشق افتادہ را باغہا و میدان واسع بچہ کار آید در جُب و حب تجنیس خطی واقع شدہ۔

حل مشکل الفاظ

جُب ؛ گہرا کنواں۔ حدائق ؛ حدیقہ کی جمع ہے باغ۔ فضا ؛ کھلا میدان۔

Marfat.com

ترجمہ

اپنے ناصحین کو دوسرا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص محبت کے گہرے کنوئیں میں قیدی بنا دیا گیا ہو اس کو پُر بہار باغوں اور کھلے میدانوں سے کیا واسطہ۔ جُب اور حب میں تجنیس خطی ہے یعنی دونوں لکھنے میں ایک جیسے ہیں۔

١٠ وَمَنْ قَاسَىٰ أَذًى مِنْ مَاءِ عَيْنٍ
فَهَلْ يُغْنِيهِ شَيْئًا عَيْنُ مَاءِ

شرح حضرت ناظم

المقاساة: معالجة الامر الشديد۔

یعنی و ہر کہ یافتہ باشد محنت از آب چشمہ آیا سود می دہد او را ہیچ سود دادن چشمہ آب یعنی کسیکہ پیوستہ گریاں است از دیدن چشمہا چہ فائدہ دارد، در ماء عین و عین ماء قلب واقع شدہ۔

حل مشکل الفاظ

مقاساہ: کسی تکلیف دہ چیز کو چکھنا۔

ترجمہ

یعنی جو شخص اپنی آنکھوں سے ہر لحظہ بہنے والے آنسوؤں کی مصیبت میں مبتلا ہو اسے کسی پانی کے چشمے کو دیکھ کر کیونکر سکون حاصل ہو سکتا ہے، یعنے تم مجھے سیر و تفریح کی نصیحت کرتے ہو مجھے ہجر یار میں رونے سے ہی فرصت نہیں میں چشمۂ جاری کو دیکھ کر کیا کروں گا۔

Marfat.com

ما رعین اور عین ما ر صنعت قلب ہے یعنی دو لفظوں میں تقدیم و تاخیر کر دی گئی ہے۔

۱۱ وَقَالُوْا انْظُمْ قَصِیْدًا فِیْ مَدِیْحٍ
يُخَفِّفُ بَعْضَ مَابِكَ مِنْ عَنَاءٍ

شرح حضرت ناظم

قصید : پارہ شعر ۔ کذلک القصیدہ کالسفین والسفینہ ۔

گفتند ناصحاں نظم کن قصیدہ در مدح کہ سبک کند از تو بعض آنچہ می یابی از رنج یعنے خاطر خود را بفکر شعر مشغول کن تا تخفیف رنج تو باشد ۔

حل مشکل الفاظ

قصید اور قصیدہ کا ایک ہی معنی ہے ، مجموعہ اشعار ، جس طرح سفین اور سفینہ ہم معنی ہیں ۔

ترجمہ

میرے ناصحین کہتے ہیں کہ تم کسی کی مدح سرائی میں قصیدہ نظم کرنا شروع کر دو اس وجہ سے تمہارے حزن و ملال میں تخفیف ہو جائے گی یعنے اپنے دل کو شعر لکھنے میں مشغول کر دو تاکہ تمہارے دکھ میں کمی آ جائے ۔

۱۲ وَاَنّٰی لِلْمُعَنّٰی مِنْ قَصِیْدٍ
یُوَشِّحُهٗ بِمَدْحٍ اَوْ هِجَاءٍ

شرح حضرت ناظم

تعنیہ رنج دادن ، وشاح ، وشی من ادیم یتحلی بہ ور بما یرصّع بالجوہر ۔

Marfat.com

جواب می گوید کہ از کجا میسر شود رنج دیدہ را قصیدہ شعر مزین کند او را بمضامین مدح یا ہجو باید دانست کہ ازیں جا تخلص کردہ شد بمدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

حل مشکل الفاظ

تعنیہ، کسی کو تکلیف دینا۔ مُعنّٰی مفعول ہے جس کو تکلیف دی گئی ہو۔ وشاحٌ: زیب و زینت، جس سے کسی چمڑے کو مزّین کیا جاتا ہے اور بسا اوقات جواہرات سے اسے مرصع کیا جاتا ہے۔

ترجمہ

حضرت شاہ صاحب اپنے ناصحین کو جواب دیتے ہیں:

ایک رنجیدہ خاطر انسان کے لیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ قصیدہ لکھے اور فخر سخن کرے اور اسے مدح یا ہجو سے مزین و آراستہ کرے۔

اس شعر سے اب وہ مدح سرور انبیاء کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔

۱۳ وَاِنْ لَا بُدَّ تَمْدَحُ ذَا مَعَالٍ
فَحَسْبُكَ مَدْحُ خَيْرِ الْاَصْفِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

علا بالفتح والمد: بلندی در قدر۔ معلاۃ کذلک والجمع معالی۔

واگر ناچار مدح کنی صاحب بلندی ہائے قدر را پس کافیست مدح بہترین اصفیاء یعنی ذات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

حل مشکل الفاظ: علا کا معنی ہے، مرتبہ کی بلندی۔ معلاۃ کا معنی بھی یہی ہے

Marfat.com

معالی اس کی جمع ہے۔

ترجمہ

یعنی اگر ناچار تو کسی عالی مرتبت شخصیت کی مدح سرائی کرنا ہی چاہتا ہے تو تیرے لیے پھر تمام پاکوں کے سردار یعنی حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کافی ہے۔

۱۴؎ وَاِنْ تَمْدَحْ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَوْمًا
فَحَاذِرْ اَنْ تُقَصِّرَ فِی الثَّنَاءِ

شرح حضرت ناظم

و اگر مدح کنی پیغامبر خدا را روزے پس احتیاط کن ازاں کہ تقصیر کنی در ثنائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ

اور اگر تجھے کسی دن اللہ کے محبوب رسول کی مدح کی توفیق نصیب ہو تو خبردار! اللہ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی ثناگستری میں کوتاہی نہ کرنا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل سوم

در نکتہ تازہ در مدح
آنجناب صلّے اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

ترجمہ

اس میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں ایک نکتہ تازہ بیان کیا گیا ہے۔

۱ـ وَحَاشَا اَنْ تَقُوْلَ لَهُ الْمَعَالِیْ

بِهٖ كُلَّ الْمَعَالِیْ وَالْعَلَاءِ

شرح حضرت ناظم

خدا پناہ دہد ترا ازاں کہ گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را است بلند قدریہا کہ ایں تقصیر است در مدح وے صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ حق سخن آنست کہ بانحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منقوم است انواع بلند قدریہا مفصلا و تمام بلند قدری مجمل اند۔

ترجمہ

اللہ تعالے تجھے یہ کہنے سے محفوظ رکھے کہ تو یہ کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ عالی قدریں ہیں کیونکہ ایسا کہنا آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں کوتاہی کرنے کے مترادف ہے سچی بات تو یہ ہے کہ جتنی بلند قدریں ہیں مفصل ہوں یا مجمل سب کو یہ عزتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے نصیب ہوئی ہیں۔

۲ـ كَرِيْمٌ اِنْ تَجَمَّعَتِ الْمَعَالِیْ

تَرٰى فِیْ جَنْبِهٖ مِثْلَ الْهَبَاءِ

شرح حضرت ناظم

الحال اثبات می کند ایں مضموں را بدلیل ومی گوید آں کریم است کہ اگر جمع شوند

Marfat.com

ہمہ بلندی ہا دیدہ شود آں خوبی ہا در پہلوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مانند غبار۔

ترجمہ

اب حضرت شاہ صاحب پہلے مضمون کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں فرماتے ہیں :

حضور نبی کریم کی ذاتِ اقدس وہ ذات کریم ہے جب سارے اوصاف کمال اور محامد حسنہ جمع کر دیئے جائیں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حقیقت گرد و غبار کی مانند ہے۔

۳۔ مَعَالِی النَّاسِ اِنْ اَمْعَنْتَ فِکْرًا
بَرَازِخُ فِی انْتِقَاصٍ وَّاعْتِدَاءٍ

شرح حضرت ناظم

برزخ : حجاب متوسط، اخلاق فاضلہ مردم اگر دور دور روی در فکر متوسط است در کمی و زیادہ یعنی ہر خلق فاضل توسط است در افراط و تفریط مانند شجاعت کہ برزخ است در جبن و تہور و حکمت کہ برزخ است در سفہ و جربزہ و علیٰ ھٰذا

حل مشکل الفاظ

برزخ : حجاب جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔

ترجمہ

اگر لوگوں کے اخلاق فاضلہ میں تم دور دور تک اپنا فکر دوڑاؤ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ کمی اور زیادتی کے درمیان ہیں یعنے ہر اچھا خلق افراط و تفریط کی درمیانی حالت کو کہا جاتا ہے جیسے شجاعت بزدلی۔ اور تہور کی درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔ اسی طرح

Marfat.com

حکمت، بیوقوفی اور چالاکی کی درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔

۴ هُوَ الْفَرْدُ الَّذِی یُنْمیٰ اِلَیْہِ
لِیُعْرَفَ حَالُ دَانِیْھِمْ وَنَاءٍ

شرح حضرت ناظم

ینمیٰ الیہ، ای ینتسب الیہ دانی دنو ای قرب۔ نای ینای ای بعد۔

اوست آں مرد کہ نسبت کردہ می شود بسوئے او سائر افراد را تا شناختہ شود حال قریب از میان ایشاں وحال بعید از میاں ایشاں یعنے شناختن اخلاق فاضلہ نمی تواند بود الا بشناخت فرد معتدل کامل الاعتدال پس ہرچہ دراں فرد یافتہ شود خلق فاضل است وآنچہ ازوے متجاوز وجانب افراط یا بجانب تفریط آں خلق غیر فاضل است۔ بعض آنچہ متجاوز است نیز متفاوت ہرچہ بایں فرد نزدیک تراست بہتر از آنچہ دور افتادہ وآں فرد معتدل ذات معلی آنحضرت است صلے اللہ علیہ وسلم چوں خلق فاضل متحقق ومتشخص نمی شود الا باآں فرد کامل پس اخلاق فاضلہ متقوم باوست۔

حل مشکل الفاظ

ینمیٰ، کسی چیز کو کسی کی طرف منسوب کرنا۔ دنا یدنو، قریب ہونا۔ نائ ینای؛ دور ہونا۔

ترجمہ

یعنے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات ہے جن کی نسبت سے افراد کو پہچانا جاتا ہے کہ وہ اعتدال ومیانہ روی سے قریب ہیں یا دور۔ یعنے اخلاق فاضلہ کی پہچان اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک کہ ایک فرد ایسا نہ ہو جو معتدل ہو اور

Marfat.com

اس کا اعتدال کامل ہو۔ پس جو خلق ایسے شخص میں پایا جائے گا وہ خلق فاضل ہوگا اور جو اس سے متجاوز ہوگا خواہ افراط کے لحاظ سے خواہ تفریط کے لحاظ سے وہ خلق غیر فاضلہ ہوگا۔ پھر حد اعتدال سے تجاوز بھی یکساں نہیں۔ اس کے بھی مختلف درجے ہیں کوئی حدِ اعتدال سے تھوڑا دُور ہوتا ہے کوئی زیادہ دُور۔ جو کم دور ہوگا وہ افضل ہوگا اس سے جو زیادہ دُور ہے اور وہ فرد معتدل جو معیار کامل ہے اخلاقِ فاضلہ اور اخلاقِ غیر فاضلہ کے لیے وہ ذات معلّیٰ ہے آں سرور صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی خلق فاضل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس فردِ کامل کے ساتھ اس کو نسبت نہ ہو، تو معلوم ہوا کہ حضورؐ کی ذات مبارکہ ہی اخلاق فاضلہ کی متقوّم ہے۔

۵ كَاَطْرَافِ الدَّوَائِرِ حِيْنَ يُعْزٰى لِمَرْكَزِهَا بِقُرْبٍ وَّانْتِوَاءٍ

شرح حضرت ناظم

العزو بالنسبۃ۔ انتواء: البعد۔

مانند اطراف دوائر یعنی جزائے محیط دائرہ و سطح آں وقتیکہ نسبت کردہ شود بسوئے مرکز آں دائرہ بقرب و بعد گفتہ شود ایں طرف نزدیک است و آں طرف دُور معرفت موضع آنطرف و نسبت از دائرہ متحقق نشود تا آنکہ نسبت کنند او را بمرکز دائرہ ہمچناں اخلاق متفاوتہ را تا نسبت بفرد معتدل ندہند موضع او از اعتدال و تفریط و افراط شناختہ نشود۔

Marfat.com

حل مشکل الفاظ

العزو: نسبت کرنا۔ انتواء: بُعد، دُوری۔

ترجمہ

یعنے جیسے کہ دائرے کے اطراف یعنی محیط دائرہ کے اجزاء اور اس کی سطح کو مرکز کی طرف نسبت کر کے قریب اور بعید کہا جا سکتا ہے کہ یہ طرف نزدیک ہے اور وہ طرف دور۔ جب تک مرکز سے اس کی نسبت متحقق نہ ہو اس کو دور نزدیک نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح مختلف اخلاق کو جب تک کامل الاعتدال فرد سے منسوب نہ کیا جائے تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ حد اعتدال سے کتنا قریب ہے اور کتنا دور ہے، اور افراط و تفریط کی کیفیت پہچانی نہیں جا سکتی۔

۶۔ وَبِهٖ صَارَتْ مَعَالِيْهِمْ مَعَالِىْ
بِلَارَيْبٍ هُنَاكَ وَلَاخَفَاءِ

شرح حضرت ناظم

بسبب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شد معالی بنی آدم از قسم معالی بغیر شک دریں مسئلہ وبغیر خصوصیت یعنی ثابت شد بایں بیان واضح کہ معالی متحقق نہ شد الا بذات مطہر آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم وحقیقت معالی متقوم بذات اوست صلی اللہ علیہ وسلم پس مدح کامل آنحضرت است صلے اللہ علیہ وسلم کہ گویم کہ در ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمع شد اخلاق فاضلہ چنانکہ جمہور مادحان می گویند۔

ترجمہ: ارباب اخلاق عالیہ کے اخلاق حضور کے طفیل ہی بلند ہوئے ہیں

Marfat.com

یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں کوئی شک نہیں کوئی خفا نہیں پس حضور علیہ السلام کی کامل مدح یہ ہے کہ ہم یہ کہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس میں جملہ اخلاق فاضلہ یکجا ہو گئے ہیں جیسے کہ اکثر مادحین نبوت نے تسلیم کیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چہارم

در نکتہ دیگر از مدح آن
نیز فکر تازہ است۔

Marfat.com

۱ وَفِیْ اِرْسَالِہٖ لِلنَّاسِ طُرًّا
اِشَارَاتٌ لِاَصْحَابِ الْوِلَاءِ

شرح حضرت ناظم

طرّاً ، ای جمیعاً۔

در فرستادن خدائے تعالیٰ آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم برائے مردماں ہمہ ایشاں اشارت ہا است اصحاب دوستی را۔ یعنے آنانرا کہ محبت پیغامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام علے الوجہ الاتم دارند وآنحالت را درعرف صوفیہ فنا فی الرسول گویند۔

حل مشکل الفاظ

طراً : تمام ۔ ولاء : محبت ، دوستی ۔

ترجمہ

اللہ تعالےٰ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کی طرف رسول بناکر بھیجا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اس فعل میں اصحاب محبت کے لیے بہت سے اشارات ہیں۔

اصحاب الولاء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دل حضورؐ کے عشق سے لبریز ہیں اور جن کی زندگی حضور کی غیر مشروط اطاعت سے عبارت ہے۔ عرف صوفیہ میں اس مقام کو فنا فی الرسول کہتے ہیں۔

Marfat.com

۲۔ فَلَا صَادٍ یٰ غَلِیْلَ الْقَلْبِ اِلَّا
وَیَصْدُرُ مِنْ نَدَاءٍ بِارْتِوَاءٍ

شرح حضرت ناظم

صادٍ تشنہ، پیاسہ۔ غلیل سوزش سینہ بسبب تشنگی۔ الندا ہو العطاء۔ الارتواء: سیراب شدن۔

پس نیست ہیچ تشنہ کہ سوزش سینہ دارد دل وے مگر رجوع میکند از عطائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسیرابی۔

حاصل آنست کہ ہر فردے از افراد بنی آدم براستعدادے مخلوق شدہ است وبعد ریاضت دمقام معین برحسب ہمہ استعداد خود خواہد رسید و در اثنائے ریاضت قبلہ ہمت وے ہمہ مقام است۔ و بالطبع تشنہ ہمہ مقام چوں ثابت شد کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث شدہ برائے اصلاح جمیع افراد بنی آدم لازم آمد کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موصل ہر مستعد باشند بمقامے کہ بالطبع تشنہ آنست۔

حل مشکل الفاظ

صادی تشنہ، پیاسہ۔ غلیل: وہ سوزش جو پیاس کی وجہ سے سینہ میں محسوس ہوتی ہے۔ الندا: عطیہ، بخشش۔ الارتواء: سیراب ہونا۔

ترجمہ

کوئی ایسا پیاسہ نہیں جو اپنے سینہ میں پیاس کی جلن محسوس کرتا ہے مگر جب وہ حضور کی عطا و بخشش کی طرف رجوع کرتا ہے تو سیراب ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

تشریح

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس شعر کا خلاصہ یہ ہے کہ اولاد آدم میں سے ہر شخص کو ایک مخصوص استعداد پر پیدا کیا گیا ہے اور ریاضت کے بعد اپنی استعداد کے مطابق وہ ایک مقرر مقام پر رسائی حاصل کرتا ہے اور ریاضت کے دوران میں اس کی ہمت کا قبلہ وہی مقام ہے اور طبعاً اس مقام تک پہنچنے کا شوق اس کو بے تاب رکھتا ہے جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ اولاد آدم کے تمام افراد کی اصلاح کے لیے ہے تو ثابت ہو گیا کہ سرور عالمیاں صلے اللہ علیہ وسلم ہر مستعد کو اپنے مقام تک پہنچانے والے ہیں جس کی پیاس وہ اپنی طبعیت میں محسوس کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے ہر غلام کے ساتھ تعلق ہے اور اپنی نگاہ کرم سے اس کی استعداد کے مطابق اس کی تربیت فرمائی جا رہی ہے تاکہ وہ اس مقام تک رسائی حاصل کرے جو اس کے لیے فضل خداوندی نے مقرر کیا ہو۔

۳۔ فَفِيهِ رَقِيقَةٌ بِإِزَاءِ كُلٍّ
وَكُلُّ رَقِيقَةٍ سِرُّ اقْتِدَاءِ

شرح حضرت ناظم۔

پس در آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نقطہ باریکے است و بمقابلہ ہر فرد از امت و ہر لفظ سر اقتدائے شخصے است باں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یعنے لطائف بارزہ و کامنہ بایں مثابہ جامعیت دارند کہ بہر اعتبار و بہر وجہ مقتدائے خلق تواند شد۔

دریں کلمہ کہ رقیقۃ بازار کل وکل رقیقۃ قلب واقع شد۔

Marfat.com

حل مشکل الفاظ

رقیقہ: نقطہ باریک۔ بازار: بالمقابل۔ اقتدار: پیروی۔

ترجمہ

یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں اپنی امت کے ہر فرد کے مقابلہ میں ایک باریک نقطہ ہے اور ہر نقطہ اس شخص کی پیروی کا راز ہے جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے یعنی ظاہری اور پوشیدہ لطائف اس طرح حضورؐ کی ذات میں جامعیت سے موجود ہیں کہ ہر اعتبار سے اور ہر وجہ سے حضور اس کے شایاں ہیں کہ مخلوق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ اور اطاعت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے۔

اس کلمہ میں صنعت قلب ہے یعنے پہلے ایک لفظ مقدم ہے جیسے رقیقہؐ بازار کُل، اور دوسرے میں مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر دیا گیا جیسے کُل رقیقہ۔

۴؎ تَعَالَی اللّٰهُ لَا تَحْسِبْهُ فَرْدًا
یَفُوْقُ النَّاسَ طُرًّا فِی الْعُلَاءِ

شرح حضرت ناظم

بزرگ است خدا گماں مکن آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم فرد واحد از افراد بنی آدم کہ فائق شدہ است از مرداں ہمہ ایشاں در بلندی مرتبہ چنانکہ اکثر مادحاں ذکر میکند۔

ترجمہ

اللہ تعالےٰ بزرگ و بلند ہے یہ گمان مت کر کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اولادِ آدم

Marfat.com

میں سے ایک فرد واحد ہیں اور دوسرے تمام فرزندان آدم سے بلندی مرتبہ میں فائق اور اعلیٰ ہیں جس طرح کہ اکثر مدح کرنے والوں نے ذکر کیا ہے۔

۵ وَلٰكِنَّ الْحَقَائِقَ قَدْ تَدَاعَتْ
مُمَثَّلَةً لِإِمَامِ الْاَتْقِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

تداعی: تفاعل است از دعوت فی الحدیث تداعت علیکم الامم ای اجتمعوا و دعا بعضہم بعضاً۔ وفی الحدیث اذا اشتکی بعض الجسد تداعی الیہ سائر الجسد بالحمی والسہر۔ دعا بعضہ بعضاً۔

این مگو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرد واحد است فائق شدہ بر سائر افراد لکن این را بگو کہ حقیقت ہائے افراد بنی آدم یک دیگر خواندہ جمع شدہ صورت گرفتہ است بشکل امام متقیاں کہ ذات مکرم جناب اوست صلے اللہ علیہ وسلم۔ و این مضمون ہماں می مانند کہ حکیمی گفتہ است:

ولیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی الواحد۔

حل مشکل الفاظ

تداعی: باب تفعل ہے دعوت مصدر سے۔ حدیث شریف میں ہے: تداعت علیکم الامم۔ یعنے ایک وقت وہ آئے گا کہ ساری امتیں جمع ہو کر تم پر ٹوٹ پڑیں گی۔ دوسری حدیث میں ہے: اذا اشتکی بعض الجسد تداعی الیہ سائر الجسد بالحمی والسہر ای دعا بعضہ بعضاً۔ یعنے جب جسم کا کوئی عضو

Marfat.com

بیمار ہوتا ہے تو جسم کا باقی حصہ ایک دوسرے کو پکارتا ہے بخار اور بے خوابی سے یعنی زخم پاؤں میں ہو تو بخار سارے جسم کو ہو جاتا ہے اور سارا جسم نیند سے محروم رہتا ہے۔

ترجمہ

یہ مت کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک فرد واحد ہیں اور باقی افراد پر فوقیت اور برتری رکھتے ہیں بلکہ یہ کہو کہ تمام بنی آدم کے افراد کی حقیقتیں ایک دوسرے کو ملا کر جمع ہو گئیں اور امام اتقیا کی صورت مبارکہ میں ظہور پذیر ہو گئی ہیں۔ اور یہ مضمون اس مضمون سے مماثلت رکھتا ہے جو کسی حکیم نے کہا ہے : فلیس علی اللہ بمستنکر.. الخ اللہ پر یہ کوئی مشکل نہیں کہ وہ سارے جہان کو ایک ذات میں جمع کر دے۔

○

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل پنجم

در نکتہ سوم کہ نیز فکر تازہ است۔

Marfat.com

ترجمہ :

اس میں تیسرا نکتہ بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی تازہ اور جدید فکر ہے۔

۱؎ وَفِی اَمْرِ الشَّفَاعَۃِ حِیْنَ یُدْعٰی
لَھَا مِنْ بَعْدِ عُذْرِ الْاَنْبِیَاءِ

شرح حضرت ناظم

اصحاب فنا فی الرسول را اشارات ہا است در قصہ شفاعت وقتیکہ خوانده شوند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برائے شفاعت بعد عذر آوردن پیغمبران۔

یعنی ہر پیغامبرے عذرے تقریر کند و گوید نفسی نفسی ایتوا فلاناً تا آنکہ پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیند و آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایند : اَنَا لھا اَنَا لَھَا۔

ترجمہ

یعنے قصہ شفاعت میں بھی اصحاب فنا فی الرسول کے لیے کئی اشارے ہیں یعنے اس وقت جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کے لیے عرض کیا جاتے گا جب کہ تمام انبیأ عذر پیش کر چکے ہوں گے۔

یعنے ہر پیغمبر کی خدمت میں روز محشر مخلوق خدا حاضر ہوکر شفاعت کی التجا کرے گی، لیکن ہر پیغمبر عذر پیش کرے گا اور نفسی نفسی کہے گا اور انھیں کہے گا کہ فلاں پیغمبر کے پاس جاؤ، آخر کار شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں ہر طرف سے مایوس ہوکر خلق خدا حاضر ہوگی اور شفاعت کی درخواست کرے گی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے : انا لہا انا لہا۔ یعنے اللہ تعالے نے مجھے یہ مقام بخشا ہے کہ میں آج

Marfat.com

تمہاری شفاعت کروں۔

۲ـ فَیَرْحَمُہُمْ بِدَعْوَتِہٖ جَمِیْعًا،
فَیُکْرِمُہُمْ بِاَصْنَافِ الْعَطَاءِ

شرح حضرت ناظمؒ

پس رحم کند خداتعالیٰ افراد بنی آدم را ہمہ ایشاں بدعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وگرامی کند ایشاں را بانواع عطاء۔

اشارہ باں است کہ شفاعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رسندہ است بہر فرد بنی آدم از جہت خلاص از انتظار باز صالحاں بشفاعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ ثواب یابند از آنچہ پاداش اعمال ایشاں بودہ است واہلِ صغائر را طہارت وصلوٰۃ و صوم و صدقہ و ذکر و تلاوت مکفر ذنوب گردد بسبب شفاعت آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم واہل کبائر پارہ در اوّل مرّہ خلاص شوند برکت شفاعت آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم و پارہ در دوزخ معذّب مانند بعد زمانے خلاص یابند پیش از وقتیکہ اعمال ایشاں آنرا تقاضا کردہ است از جہت شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وایں است سرّ قول شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ؛ فھی نائلۃ ان شاء اللہ من قال لا الٰہ الا اللہ من قلبہ۔

ترجمہ:

پس اللہ تعالےٰ تمام اولاد آدم پر محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے طفیل رحم فرمائے گا اور ان کو طرح طرح کے انعامات سے مشرف فرمائے گا۔

Marfat.com

اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے تمام اولاد آدم کو حصہ ملے گا۔ بعض کو تو جان لیوا انتظار سے نجات ملے گی نیکوں کو حضور کی شفاعت کے طفیل ان کے نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ملے گا اور جو لوگ صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہے ہیں وضو، نماز، روزہ، صدقہ، ذکر اور تلاوت قرآن کو ان کے گناہ کا کفارہ بنا دیا جائے گا اور جو لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہے ہیں ان میں سے بعض کو تو حضور علیہ السلام کی شفاعت کی برکت سے بخش دیا جائے گا اور کچھ کو دوزخ میں مبتلائے عذاب کیا جائے گا لیکن اپنے گناہوں کے باعث جس لمبے عرصے تک انھیں دوزخ میں رہنا چاہیئے تھا اس میں تخفیف کر دی جائے گی اور قبل از وقت انھیں دوزخ سے رہائی مل جائے گی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک میں یہی راز پنہاں ہے۔ فہی نائلہ.....الخ یعنے میری شفاعت پہنچنے والی ہے ہر اس شخص کو جس نے صدق دل سے کہا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔

۳۔ کَاُنْبُوْبٍ لِرَحْمَتِهٖ تَعَالٰی
وَمَا الْاُنْبُوْبُ اِلَّا قَيْسُ مَاءٍ

شرح حضرت ناظم

انبوب: آنچہ از قصبہ مجوف می باشد یقال بینہما قیس رمح وقاس رمح یعنے مقدار یک رمح۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در امر شفاعت مانند فوارہ است برائے رحمتِ خدا تعالی۔ ونیست فوارہ مگر باندازہ آب۔

Marfat.com

حاصل آنست کہ در محشر رحمتِ الٰہی برائے افراد بنی آدم نازل می شود و طلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بمنزلۂ فوارہ اوست شرف فوارہ از آب کہ در وے می جوشد می تواں دانست چنیں آب را چنیں فوارہ می بایست ۔

حل مشکل الفاظ

انبوب : وہ بانس جو اندر سے خالی ہو۔ قیس رمح یا قاس رمح : کا ایک معنے ہے ایک نیزہ کی مقدار۔

ترجمہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امر شفاعت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لیے فوارہ کی مانند ہیں اور فوارہ اس پانی کی مقدار کے مطابق ہوتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ محشر میں اللہ تعالےٰ کی رحمت تمام بنی آدم پر نازل ہو گی اور حضور کی طلب فوارہ کے مطابق ہو گی۔ اور فوارے کی عزت و قدر اس پانی سے ہوتی ہے جو اس میں جوش مارتا ہے چنانچہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے پانی کے لیے اس قسم اور اس مقدار کا فوارہ چاہیئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل ششم

در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوٰت
و اکمل التحیات و التسلیمات ۔

Marfat.com

ترجمہ

اس میں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض نیاز کی جا رہی ہے۔

۱۔ وَآخِرُ مَا لِمَادِحِهٖ إِذَا مَا
أَحَسَّ الْعِجْزَ عَنْ كُنْهِ الثَّنَاءِ

شرح حضرت ناظم

کنہ الشیٔ، حقیقۃ۔

و آخر حالت کہ ثابت است مادح آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا۔

حل مشکل الفاظ

کنہ الشیٔ، کسی چیز کی حقیقت۔

ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ثنا گو جب حقیقتِ ثنا گوئی سے اپنی نارسائی کا احساس کرتا ہے تو اس وقت آخر میں اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے۔

۲۔ يُنَادِي ضَارِعًا لِخُضُوعِ قَلْبٍ
وَ ذُلٍّ وَابْتِهَالٍ وَ الْتِجَاءِ

شرح حضرت ناظم

ضراعۃ، بالفتح خواری و زاری۔ ابتھال، اخلاص در دُعا۔

Marfat.com

آنست کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بیقدری خود و با خلاص در مناجات بہ پناہ گرفتن۔

حل مشکل الفاظ

ضراعۃ: عاجزی اور ذلت۔ ابتہال: دعا میں اخلاص اور زاری کی انتہا یہ ہے کہ خوار و شکستہ دل ہو کر اپنی بے مائیگی کا اظہار کرے اور بڑے اخلاص کے ساتھ بارگاہ رسالت میں یوں مناجات کرے۔

۳۔ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا خَیْرَ الْبَرَایَا
نَوَالَكَ اَبْتَغِیْ یَوْمَ الْقَضَاءِ

شرح حضرت ناظم

بایں طریق اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات عطا ترا می خواہم۔ روز فیصل کردن یعنی روز حشر و حساب۔

ترجمہ

یا رسول اللہ! اے اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر! ہم قیامت کے دن حضور کی عطا کے خواستگار ہیں۔

۴۔ اِذَا مَا حَلَّ خَطْبٌ مُدْلَهِمٌّ
فَاَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ كُلِّ الْبَلَاءِ

Marfat.com

شرح حضرت ناظم

حلول: فرود آمدن۔ خطب: کار عظیم۔ مدلہم: ادلہام، تاریک شدن لیلۃ مدلہمۃ۔
وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

حل مشکل الفاظ

حلول: اترنا۔ خطب: بہت بڑی مصیبت۔ مدلہم: تاریک۔ حصن: قلعہ پناہ گاہ۔

ترجمہ

جب آپ کے اس غلام پر کوئی بڑی تاریک مصیبت نازل ہو جاتے اے میرے حبیب! آپ ہی میرے لیے قلعہ پناہ ہیں ہر مصیبت سے۔

۵ إِلَيْكَ تَوَجُّهِيْ وَبِكَ اسْتِنَادِيْ
وَفِيْكَ مَطَامِعِيْ وَبِكَ ارْتِجَائِيْ

شرح حضرت ناظم

بسوئے تو است رو آوردن من و بتو است پناہ گرفتن من۔ و در تو است امید داشتن من۔

ایں است آنچہ در ترجمہ قصیدہ ہمزیہ مفتوح شدہ کان ذالک یوم الخمیس احدی عشر من شہر جمادی الاولی ۱۲۷۷ھ۔ الحمد للہ تعالیٰ اولاً و آخراً۔

ترجمہ

ان مصیبت کے لمحوں میں یارسول اللہ! میں اپنا رُخ حضور کی ذات کی طرف کرتا ہوں

Marfat.com

اور حضور کی ذات کے دامن میں ہی پناہ لیتا ہوں اور میری ساری امیدیں حضور کی ذات سے ہی وابستہ ہیں۔

یہ ہے جو قصیدہ ہمزہ کے ترجمہ کے سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر الہام فرمایا۔ اور یہ اختتام خمیس کے دن ہوا بتاریخ ۱۱ رجادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ۔ الحمد للہ اولاً و آخراً۔

نقاطی،

(میاں، عبید اللہ

نوشہرہ ورکاں (گوجرانوالہ)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

1008

Marfat.com